روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم پھل خرید کر لاؤ تو اس میں سے پڑوسی کے ہاں بھی ہدیہ بھیج دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو اس کو چھپا کے لاؤ، تمہارا کوئی بچہ وہ پھل لے کر گھر سے باہر نہ نکلے کہ پڑوسی کے بچے کے دل میں اسے دیکھ کر جلن پیدا ہو''۔ (کنز)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 189, Thursday- 09 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۸۹ ❁ جمعرات ، ۹؍جولائی، ۲۰۲۶، ۲۳؍محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

امریکی حملے کے بعد ایران کا منہ توڑ جواب، کویت پر ڈرون اور میزائل حملہ

بحرین میں بھی بجا سائرن، امریکی فوج کے مطابق حملوں میں ایران کے فضائی دفاعی نظام، کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹرز، ساحلی رڈار اسٹیشنز، ڈرون لانچ سائٹس اور آئی آر جی سی کی ۶۰؍ سے زائد تیز رفتار کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا

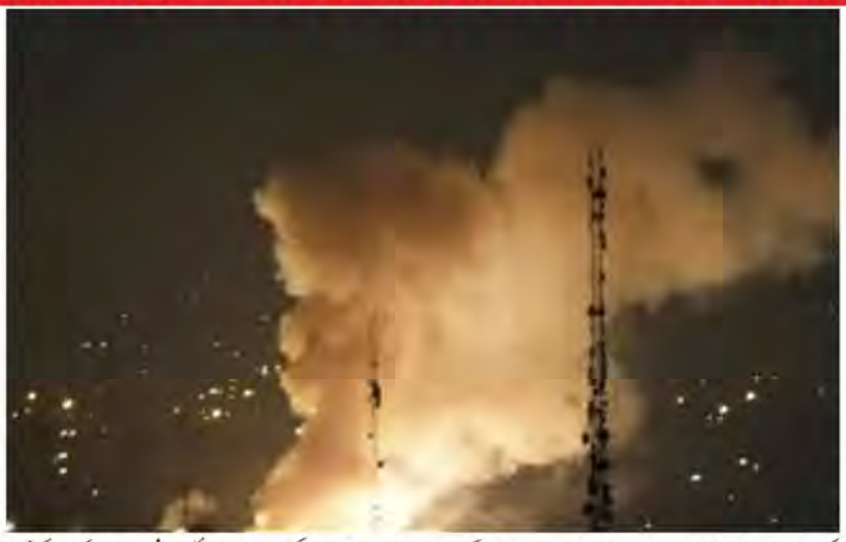

امریکہ اور ایران کے مابین بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان خلیجی ملک بحرین نے پورے ملک میں انتباہی سائرن بجا دیے ہیں اور لوگوں سے محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی اپیل کی ہے۔ بحرین کی وزارت داخلہ نے ایک نہایت اہم اور سرکاری سیکورٹی ایڈوائزری بھی جاری کی ہے۔ اس کے بعد بحرین میں سیکورٹی ایجنسیاں الرٹ موڈ پر ہیں۔ بحرین نے عوام سے پرامن رہنے کی اپیل کرتے ہوئے صرف سرکاری ذرائع پر دی جانے والی تازہ اطلاعات پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ دراصل امریکی فوج نے ایران کے خلاف منگل کی دیر رات شروع کیا گیا آپریشن بدھ کی صبح تک جاری رکھا۔ اس دوران امریکی فوج نے آئی آر جی سی کے 80 سے زائد فوجی ٹھکانوں پر بڑے پیمانے پر فضائی حملے کیے۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں کی گئی ہے، جب ایران میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات ادا کی جا رہی ہیں۔ امریکی فوج کے مطابق ان حملوں میں ایران کے فضائی دفاعی نظام، کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹرز، ساحلی رڈار اسٹیشنز، اینٹی شپ میزائل لانچرز، ڈرون لانچ سائٹس اور اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی 60 سے زائد تیز رفتار کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ بندر عباس، جزیرہ قشم اور سیریک کے اطراف موجود کئی فوجی ٹھکانوں پر بھی حملے کیے گئے۔ بندر عباس میں واقع شہید حقانی بندرگاہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ بہرحال، بحرین کی وزارت نے اپنی تازہ جاری ایڈوائزری میں وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سبھی شہری اور بحرین میں رہ رہے باشندے پرامن رہیں اور بلا تاخیر اپنے قریبی حفاظتی مقام یا شیلٹر میں جائیں۔ اس درمیان ایک انتہائی اہم خبر یہ سامنے آرہی ہے کہ ایران نے کویت کو نشانہ بناتے ہوئے کئی ڈرون اور میزائل داغ دیے ہیں۔ کویت کی فوج نے اس حملے کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ فوج نے بتایا ہے کہ کویت کا ایئر ڈیفنس سسٹم اس وقت دشمن ملک کی جانب سے داغی جا رہی میزائل اور ڈرون کو انٹرسیپٹ کر رہا ہے۔ آرمی جنرل اسٹاف نے وضاحت کی ہے کہ اگر دھماکے کی آوازیں آتی ہیں تو ایئر ڈیفنس سسٹم کے ذریعہ دشمن کے حملوں کو روکنے کا نتیجہ تھا۔ فوج نے شہریوں سے محفوظ مقامات پر جانے کی اپیل کی ہے۔ اس سے قبل امریکی فوج نے بدھ کی صبح ایران کے 80 سے زائد فوجی ٹھکانوں پر بڑے ہوائی حملے کیے۔ اس حملے کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ایک ویڈیو شیئر کی۔ ویڈیو میں قریب 8 سیکنڈ کے اندر مسلسل 5 دھماکے ہوتے نظر آئے۔ حالانکہ ٹرمپ نے یہ نہیں بتایا ہے کہ یہ ویڈیو ایران کی ہے یا کسی دوسرے علاقے کی۔ ویسے ایران پر تازہ حملے سے متعلق امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کا کہنا ہے کہ یہ آبنائے ہرمز سے گزر رہے 3 تجارتی جہازوں پر ہوئے حملوں کے جواب میں کیا گیا ہے۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ ایران نے ان جہازوں کو نشانہ بنایا تھا، جس سے بین الاقوامی سمندری تجارت اور جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ امریکا اور ایران کے درمیان شدید کشیدگی کے بعد ایران نے کویت اور بحرین میں واقع امریکی فوجی اڈوں سمیت تقریباً 85 مقامات کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی پاسدارانِ انقلاب (IRGC) کے مطابق، یہ کارروائی امریکی فوج کی جانب سے ایرانی فوجی ٹھکانوں پر کیے گئے فضائی حملوں کا منہ توڑ جواب ہے۔

آواز کا نمونہ دینے کیلئے دوسری بار بھی عدالت نہیں پہنچے ابھیشیک بنرجی
سی آئی ڈی کا جان بوجھ کر تاخیر کا الزام

ابھیشیک بنرجی دوسری بار بھی آواز کا نمونہ دینے کے لیے عدالت میں پیش نہیں ہوئے۔ سی آئی ڈی نے عدالت میں الزام لگایا کہ وہ جان بوجھ کر نفرت انگیز تقریر کے مقدمے کی جانچ میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی بدھ کے روز بھی شمالی چوبیس پرگنہ ضلع کی بیدھان نگر عدالت میں آواز کا نمونہ دینے کے لیے پیش نہیں ہوئے۔ انہیں حالیہ اسمبلی انتخابات کے دوران مبینہ نفرت انگیز تقریر کے مقدمے کی جانچ کے سلسلے میں سی آئی ڈی کے سامنے اپنی آواز کا نمونہ پیش کرنا تھا، تاہم مقررہ وقت گزر جانے کے باوجود وہ عدالت نہیں پہنچے۔ عدالت کے حکم کے مطابق ابھیشیک بنرجی کو دوپہر بارہ بجے تک عدالتی مجسٹریٹ اور فارنسک ماہرین کی موجودگی میں اپنی آواز کا نمونہ دینا تھا۔ سی آئی ڈی کے افسران وقت پر عدالت پہنچ گئے تھے اور انہوں نے کافی دیر تک انتظار بھی کیا، لیکن ابھیشیک بنرجی کی عدم موجودگی کے باعث کارروائی مکمل نہ ہو سکی۔ بعد ازاں سرکاری وکیل بیباس چٹوپادھیائے نے عدالت کو بتایا کہ ابھیشیک بنرجی دوسری مرتبہ بھی آواز کا نمونہ دینے کے لیے حاضر نہیں ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جانچ کے عمل میں جان بوجھ کر تاخیر کر رہے ہیں اور تفتیش میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرکاری وکیل نے عدالت میں ایک تحریری بیان بھی داخل کیا، جس میں الزام عائد کیا گیا کہ ابھیشیک بنرجی دانستہ طور پر نفرت انگیز تقریر کے مقدمے کی جانچ کو طول دے رہے ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایسا بیان دیا تھا جس سے تشدد بھڑک سکتا تھا اور انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو دھمکی بھی دی تھی۔ تحریری بیان میں مزید کہا گیا کہ بار بار عدالت میں حاضر نہ ہونا عدالتی حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی ہے، اس لیے اب ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا وقت آ گیا ہے۔ اس سے ایک روز قبل کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے بھی سماعت کے دوران سوال اٹھایا تھا کہ جب ابھیشیک بنرجی کو اکتیس جولائی تک گرفتاری سمیت کسی بھی پولیس کارروائی سے عبوری راحت حاصل ہے تو پھر وہ جانچ میں تعاون کرنے سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔ ابھیشیک بنرجی کے وکیل نے ضلع عدالت کے اس حکم کے خلاف فوری سماعت کی درخواست کی تھی، جس میں آواز کا نمونہ دینے کی ہدایت دی گئی تھی، تاہم جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے فوری سماعت کی یہ درخواست مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ انہیں جانچ ایجنسیوں کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہیے اور بلا تاخیر آواز کا نمونہ فراہم کرنا چاہیے۔

۸۶؍لاکھ طلبا نے سرکاری اسکولوں کو کہا خیرباد
پرائیویٹ اسکولوں میں لیا داخلہ، وزارت تعلیم کی رپورٹ میں انکشاف

ہندوستان میں سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد سے متعلق ایک اہم تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ وزارت تعلیم کی جانب سے جاری کردہ 'یوڈائس 2025-26 رپورٹ' کے مطابق گزشتہ 2 برسوں کے دوران سرکاری اسکولوں میں طلبا و طالبات کی تعداد میں تیزی سے کمی آئی ہے، جبکہ پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھنے والے طلبا و طالبات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ جاری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب بڑی تعداد میں والدین اپنے بچوں کا داخلہ پرائیویٹ اسکولوں میں کرا رہے ہیں۔ وزارت تعلیم کی 'یوڈائس 2025-26 رپورٹ' کے مطابق تعلیمی سال 2023-24 سے 2026-26 کے درمیان سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم طلبا و طالبات کی تعداد میں تقریباً 86 لاکھ کی کمی درج کی گئی ہے۔ یہ تبدیلی ملک کے اسکولی تعلیمی نظام کے لیے اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں طلبا کی کمی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ سرکاری اسکولوں میں داخلے کا رجحان پہلے کے مقابلے میں کم ہوا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسی مدت کے دوران سرکاری امداد سے محروم تسلیم شدہ پرائیویٹ اسکولوں میں 88 لاکھ سے زیادہ نئے طلبا و طالبات کا داخلہ ہوا۔ یعنی جس عرصے میں سرکاری اسکولوں میں طلبا کی تعداد گھٹی، اسی دوران پرائیویٹ اسکولوں میں بڑی تعداد میں نئے طلبا شامل ہوئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اب بہت سے خاندان اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے پرائیویٹ اسکولوں کو زیادہ ترجیح دے رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 'یو ڈائس' یعنی 'یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن' ملک کے تمام اسکولوں سے متعلق ایک جامع ڈاٹا نظام ہے۔ اس میں ہر سال اسکولوں کی تعداد، طلبا کے داخلے، اساتذہ کی معلومات، اسکولوں میں دستیاب سہولیات اور تعلیم سے متعلق کئی اہم اعداد و شمار شامل کیے جاتے ہیں۔ حکومت اسی رپورٹ کی بنیاد پر تعلیمی نظام کی صورتحال کا جائزہ لیتی ہے اور آئندہ کی منصوبہ بندی کرتی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس رپورٹ میں سرکاری اسکولوں میں طلبا کی تعداد کم ہونے کی کوئی ایک وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ تاہم تعلیم سے وابستہ ماہرین کا ماننا ہے کہ بہتر تعلیم، انگریزی ذریعۂ تعلیم، جدید سہولیات، ڈیجیٹل کلاس روم، بہتر نتائج اور ہم نصابی سرگرمیوں کی وجہ سے بہت سے والدین نجی اسکولوں کا رخ کر رہے ہیں۔

امریکہ۔ ایران کشیدگی: تہران کا جنگ بندی معاہدہ توڑنے کا الزام، ٹرمپ نے مذاکرات کیے مسترد

ایران نے امریکہ پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے خبردار کیا کہ جہاں سے بھی حملہ ہوگا وہاں جواب دیا جائے گا

ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کر گئی ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ پر جنگ بندی سے متعلق مفاہمتی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی حملوں، ایرانی تیل کی فروخت پر دوبارہ عائد پابندیوں اور لبنان میں حزب اللہ کے خلاف اسرائیلی کارروائیوں نے جنگ بندی کے معاہدے کے اہم اور بنیادی حصوں کو غیر مؤثر بنا دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران اپنی علاقائی سالمیت، قومی خودمختاری اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے ہر ضروری اقدام اٹھانے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ عباس عراقچی نے ان خلیجی ممالک کو بھی سخت انتباہ دیا جہاں امریکی فوجی اڈے موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان اڈوں سے ایران پر کسی بھی قسم کا حملہ کیا گیا تو ایران حملے کے مقام اور اس کے منبع کو براہ راست نشانہ بنائے گا۔ ایرانی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ نے ایران کے جنوبی ساحلی علاقوں کے قریب نگرانی کے متعدد مراکز کو نشانہ بنایا، جو جنگ بندی کے معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ایران نے یہ بھی الزام لگایا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق بعض انتظامات کی خلاف ورزی ہوئی ہے جبکہ لبنان پر اسرائیلی حملے بھی جاری ہیں، جس کے باعث معاہدے کی افادیت شدید متاثر ہوئی ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ مزید مذاکرات کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے نزدیک یہ معاملہ اب ختم ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران سے بات کرنا وقت کا ضیاع ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ٹرمپ کے مطابق اگر دونوں ممالک کے نمائندے بات چیت کرنا بھی چاہیں تو یہ ان کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ دنیا اس بات پر متفق ہے کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں ہونے چاہئیں اور ماضی میں ایک سمجھوتہ طے پانے کے باوجود ایران نے بعد میں اس سے انکار کرنے کی کوشش کی۔ اس سے قبل امریکی مرکزی کمان نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ایران کے اسی سے زائد فوجی اہداف پر حملے کیے ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق ان کارروائیوں میں فضائی دفاعی نظام، کمان اور کنٹرول مراکز، ساحلی ریڈار، فضائی دفاعی میزائل نظام اور متعدد فوجی کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تجارتی جہازوں پر ایرانی حملوں کے جواب میں کی گئیں۔ ادھر ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے بحرین میں واقع امریکی فوجی اڈوں کو ڈرون حملوں کے ذریعے نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی فوج کے مطابق یہ

ایودھیا نذرانہ چوری معاملہ میں نیا انکشاف
ٹرسٹ کی فرضی رسید سے کی جاتی تھی وصولی

ملزمین نے قبول کیا ہے کہ وہ صرف نذرانہ ہی چوری نہیں کرتے تھے، بلکہ فرضی رسید کاٹ کر عقیدت مندوں سے پیسے وصول کرتے تھے۔ ملزمین کے پاس سے رام مندر جنم بھومی کی پرانی رسیدیں ملی ہیں۔ رام مندر نذرانہ چوری معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ ملزمین سے پوچھ تاچھ کے دوران نئے نئے انکشافات کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق تحقیقاتی افسران کو رام مندر کے نام پر بنائی گئی پرانی چندہ رسید برآمد ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پوچھ تاچھ میں ملزمین نے قبول کیا ہے کہ وہ صرف نذرانہ ہی چوری نہیں کرتے تھے، بلکہ فرضی رسید کاٹ کر عقیدت مندوں سے پیسے بھی وصول کرتے تھے۔ ملزمین کے پاس سے رام مندر جنم بھومی تیرتھ علاقے کی پرانی رسیدیں ملی ہیں۔ ابتدائی دور میں ٹنو یادو، لوکش، کرونیش، انوکلپ سمیت دیگر گرفتار ملزمین عقیدت مندوں سے رسید کے ذریعہ وصولی کیا کرتے تھے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔ رسید میں رام جنم بھومی کا لوگو بھی چھپوایا گیا تھا۔ یہ رسید بالکل اصل رسید جیسی نظر آتی ہے۔ ذرائع کے مطابق آن لائن رسید نظام کے نفاذ کے بعد ملزمین نے ان کاغذی رسیدوں کا استعمال بند کر دیا۔ آن لائن رسید نظام کے نافذ ہونے کے بعد عقیدت مند ڈائریکٹ مندر کے بینک کھاتوں میں نذرانہ بھیجنے لگے یا مندر احاطے میں واقع کاؤنٹر پر سے رسید حاصل کرتے تھے۔ فی الحال ٹرسٹ کی میٹنگ میں پرانی چوری پکڑے جانے کے باوجود کارروائی نہیں ہونے پر چمپت رائے سوالات کے گھیرے میں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ رام مندر نذرانہ چوری کے معاملے کا انکشاف 5 جون کو ہوا تھا اور پولیس کی مدد سے مبینہ طور پر چوری کی رقم بھی برآمد کر لی گئی تھی۔ اس کے باوجود اُس وقت ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، جسے اب پورے تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ 7 جون کے بعد سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے ذریعہ معاملے کو عام کیے جانے کے بعد یہ معاملہ سرخیوں میں آیا۔ ٹرسٹ نے یہ بھی میٹنگ میں ذکر کیا ہے کہ اگر اسی وقت مقدمہ درج کیا جاتا تو یہ تنازعہ اتنا نہیں بڑھتا۔ رام مندر تعمیر کے بعد چمپت رائے قومی سطح پر اہم کردار نبھا رہے تھے۔

دہلی۔ این سی آر پر مانسون ہوا مہربان، نوئیڈا میں موسلا دھار بارش

کئی مقامات پر آبی جماؤ کا نظارہ، یلو الرٹ جاری

مانسون کی زبردست آمد سے درجۂ حرارت میں کمی آئی اور موسم خوشگوار ہوگیا۔ تاہم اس راحت کے ساتھ کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور طویل ٹریفک جام کی صورتحال بھی دیکھی گئی۔ دہلی۔ این سی آر میں شدید گرمی کے بعد 2 دنوں سے مانسون مہربان ہے۔ 7 جولائی کو دہلی میں موسلا دھار بارش ہوئی تھی اور آج بدھ کو بھی صبح سے رک رک کر کئی علاقوں میں بارش ہو رہی ہے۔ نوئیڈا اور فریدآباد میں تو آج موسلا دھار بارش دیکھنے کو ملی، جس نے کئی مقامات پر آبی جماؤ کا نظارہ پیدا کر دیا ہے۔ دہلی۔ این سی آر میں تیز ہواؤں کے ساتھ ہونے والی بارش سے موسم انتہائی خوشگوار ہوگیا ہے اور لوگوں کو حبس بھری گرمی سے راحت ملی ہے۔ حالانکہ فریدآباد میں اولڈ فریدآباد ریلوے اسٹیشن کے باہر پانی جمع ہونے کے باعث مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ منگل کو دہلی میں دن کے وقت ہی رات جیسا منظر دیکھنے کو ملا تھا۔ مانسون کی زبردست آمد سے درجۂ حرارت میں کمی آئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ تاہم اس راحت کے ساتھ کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور طویل ٹریفک جام کی صورتحال بھی دیکھی گئی۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق دہلی میں آئندہ چند روز تک موسم خوشگوار رہنے کا امکان ہے۔ 8 سے 13 جولائی تک عموماً آسمان پر بادل چھائے رہیں گے اور کئی علاقوں میں ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ 8 اور 9 جولائی کو دہلی کے متعدد حصوں میں صبح یا دوپہر سے پہلے ہلکی بارش کا امکان ہے، جبکہ بعض مقامات پر درمیانی درجے کی بارش بھی ہو سکتی ہے۔ اس دوران 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں، جن کی رفتار 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ آندھی چلنے اور آسمانی بجلی چمکنے کی بھی پیش گوئی کی گئی ہے۔ محکمۂ موسمیات نے بارش کے لیے یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق 10 اور 11 جولائی کو بھی آسمان پر بادل چھائے رہیں گے اور دوپہر کے آس پاس ہلکی بارش، آندھی اور گرج چمک کا امکان ہے۔ 12 اور 13 جولائی کو بھی موسم میں زیادہ تبدیلی کی توقع نہیں ہے اور آسمان پر بادل چھائے رہ سکتے ہیں۔ آئندہ چند دنوں کے دوران زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 32 سے 38 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

پاکستان: غریب خاندانوں کو آخری رسومات کیلئے لینے پڑ رہے ہیں قرض، قبر بنوانے میں خرچ ہو رہے ۳۰؍ہزار روپئے!

'دی ایکسپریس ٹریبیون' کی حالیہ رپورٹ کے مطابق مہنگائی نے راولپنڈی میں کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے آخری رسومات اور دفنانے کے نظام کو ایک بڑا معاشی چیلنج بنا دیا ہے۔ پاکستان میں مہنگائی کے باعث کئی خاندانوں کے لیے اب آخری رسومات کا اخراجات بھی اٹھانا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ راولپنڈی میں دفنانے کا خرچ اتنا بڑھ گیا ہے کہ غریب خاندانوں کو اپنے پیاروں کی آخری رسومات کے لیے قرض لینا پڑ رہا ہے۔ یہ صورتحال عام پاکستانیوں پر پڑ رہے معاشی دباؤ کو واضح طور پر دکھاتا ہے۔ اگرچہ سرکاری اعداد و شمار معاشی استحکام اور تھوڑی بہت معاشی اضافے کی بات کرتے ہوں، لیکن خاندانوں پر معاشی بوجھ اس قدر بڑھ رہا ہے جسے نظرانداز کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ 'دی ایکسپریس ٹریبیون' کی حالیہ رپورٹ کے مطابق مہنگائی نے راولپنڈی میں کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے آخری رسومات اور دفنانے کے نظام کو ایک بڑا معاشی چیلنج بنا دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پڑوسیوں اور مقامی رضاکاروں کے ذریعہ مفت میں قبر کھودنے کی پرانی روایت اب تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ خاندانوں کو اب ان خدمات کے لیے بھی پیسے دینے پڑتے ہیں جو پہلے عطیات کے طور پر دستیاب تھیں۔ ساتھ ہی شہر بھر کے قبرستان میں جگہ تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ کئی قبرستانوں میں ایسے بورڈ لگے ہیں جن پر لکھا ہے کہ دفنانے کے لیے کوئی جگہ دستیاب نہیں ہے۔ آخری رسومات کے اخراجات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ کفن کی قیمت اب 3000 سے 4000 روپے کے درمیان ہے، جبکہ آبِ گلاب، کپور، اگربتی اور پھولوں کی پنکھڑیاں جیسی ضروری چیزوں پر 2000 سے 2500 روپے کا خرچ آتا ہے۔ دفنانے کے لیے جگہ لینے، قبر کھودنے اور اسے اینٹوں سے تیار کرنے میں 40000 سے 45000 روپے تک کا خرچ آ سکتا ہے۔ متوفی کو غسل دینے کے لیے مزدوری کے طور پر 1000 سے 1500 روپے لگتے ہیں۔ جو خاندان پکی قبر بنوانا چاہتے ہیں ان کے لیے خرچ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اینٹ اور سیمنٹ سے بنی عام قبر کی قیمت تقریباً 15000 روپے ہوتی ہے، جبکہ کم کوالیٹی والے ماربل فنش سے یہ خرچ 25000 روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ ماربل کے زیادہ بہتر ڈھانچہ بنوانے پر خرچ 30000 روپے سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی کم آمدنی والے اور متوسط طبقہ والے خاندان صرف آخری رسومات کی رسمیں مکمل کرنے کے لیے قرض کے بوجھ تلے دب رہے ہیں۔ کچھ معاملات میں جگہ کی کمی کا معاملہ اس قدر سنگین ہو گیا ہے کہ پرانی قبروں کو ہٹانے یا دوبارہ استعمال کرنے کی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ آخری رسومات میں ہونے والے زیادہ اخراجات اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ مہنگائی نے خاندانوں کی اچانک آنے والے اخراجات کو اٹھانے کی صلاحیت کو آہستہ آہستہ کیسے ختم کر دیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی معیشت آج اس بحران کی حالت میں نہیں ہے جیسے 3 سال قبل تھی۔ گروتھ واپس آ گئی ہے اور 'کور میکرو۔ اکنامک انڈیکیٹرس' میں بہتری آئی ہے۔ پھر بھی عام شہریوں کی زندگی میں تبدیلی کا بوجھ صاف طور پر نظر آتا ہے۔ یہ حقائق کہ آخری رسومات کا اخراجات کئی خاندانوں کے لیے قرض کی وجہ بن گیا ہے، یہ بتاتا ہے کہ اکنامک ریفارم خواہ کتنا بھی حقیقی کیوں نہ ہو اب تک آبادی کے بڑے حصے کے لیے معاشی راحت میں نہیں بدل پایا ہے۔

میرا سر قلم کردو، پھر بھی میں بی جے پی میں نہیں جاؤں گی، ٹی ایم سی چھوڑنے کی افواہوں پر مہوا موئترا کا سخت ردعمل

ٹی ایم سی میں پڑنے والے شگاف پر مہوا موئترا نے کہا کہ اسے نہ تو پارٹی کی ٹوٹ کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی زوال۔ یہ وہی پارٹی ہے جسے ایک ماہ قبل مغربی بنگال میں 41 فیصد ووٹ حاصل ہوئے تھے

مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں شکست کے بعد ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) میں ٹوٹ پھوٹ کا سلسلہ جاری ہے۔ ممتا بنرجی، ابھشیک بنرجی، کلیان بنرجی اور مہوا موئترا جیسے صرف چند بڑے لیڈران ہی پارٹی میں باقی رہ گئے ہیں۔ سایونی گھوش، جو بی جے پی کی سخت مخالف اور ممتا بنرجی کی انتہائی قریبی لیڈر سمجھی جاتی تھیں، انہوں نے بھی ٹی ایم سی کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اب سوشل میڈیا پر یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ مہوا موئترا بھی بی جے پی میں شامل ہونے والی ہیں۔ اس افواہ پر مہوا موئترا نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''میرا سر قلم کر دو، پھر بھی میں بی جے پی میں نہیں جاؤں گی۔'' ٹی ایم سی میں پڑنے والے شگاف پر مہوا موئترا نے کہا کہ اسے نہ تو پارٹی کی ٹوٹ کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی زوال۔ یہ وہی پارٹی ہے جسے ایک ماہ قبل مغربی بنگال میں 41 فیصد ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ پارٹی کو 6.2 کروڑ ووٹ ملے تھے، جو ڈنمارک کی نصف آبادی کے برابر ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد سے کتنے لوگ پارٹی چھوڑ کر گئے ہیں؟ 20 اراکین پارلیمنٹ، 65 اراکین اسمبلی۔ فرض کریں 10 میئر اور تقریباً 100 دیگر افراد، یعنی مجموعی طور پر تقریباً 200 سے 250 لوگوں نے استعفیٰ دیا ہے یا پارٹی چھوڑی ہے۔ مہوا موئترا نے کہا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹی ایم سی چھوڑنے والے یا تو پیسے کے لالچ میں یا دباؤ اور [illegible] جو ان کی کرشمائی قیادت اور پارٹی کارکنوں کے خون، پسینے و سخت محنت سے بنی ہے۔ یہ پارٹی کبھی بھی درمیانی درجے کے لیڈران کے سہارے قائم نہیں ہوئی تھی۔ مہوا موئترا کا کہنا ہے کہ کوئی بھی مجھے کتنے ہی پیسے دے کر نہیں خرید سکتا۔ آپ میرا سر قلم کر دیں، میں قربانی دے دوں گی، لیکن بی جے پی میں شامل نہیں ہوں گی۔ یا تو انسان اصولوں پر قائم رہتا ہے یا پھر بک جاتا ہے۔ بی جے پی ہندوؤں کی بات کرتی ہے، لیکن آج انہی کے رام مندر کو لوٹ کر عوام کے جذبات سے کھیلا گیا ہے۔ مہوا موئترا نے یہاں تک کہا کہ جو لوگ ٹی ایم سی کے ٹکٹ پر رکن پارلیمنٹ بنے اور بعد میں پارٹی چھوڑ گئے، آج وہ اس قابل بھی نہیں رہے کہ اپنے ہی خاندان کے ووٹ حاصل کر سکیں۔ ترنمول کانگریس کی رہنما مہوا موئترا نے بی جے پی میں شامل ہونے کی افواہوں پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''میرا سر قلم کر دو، پھر بھی میں بی جے پی میں نہیں جاؤں گی''۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بعد ٹی ایم سی کے کئی رہنماؤں کی پارٹی چھوڑنے کی خبروں کے بیچ سوشل میڈیا پر ان کے بارے میں بھی افواہیں گشت کر رہی تھیں، جس پر انہوں نے انٹرویو کے دوران یہ واضح اور جارحانہ بیان دیا ہے۔ مہوا موئترا نے واضح کیا کہ وہ کسی بھی قیمت پر، چاہے کوئی بھی پیشکش کی جائے یا قربانی دینی پڑے، بی جے پی میں شامل نہیں ہوں گی۔

مہاراشٹر: مانسون کی تباہ کاریاں، یکم جون سے اب تک ۶۲ رافراد ہلاک

ساحلی اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ، مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث یکم جون سے اب تک ۶۲ رافراد اور ۲۰۰ رمویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔کئی دریا خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہے ہیں جبکہ ساحلی علاقوں کے لیے ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے

مہاراشٹر میں مانسون کی شدید بارشوں نے ریاست کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی مچادی ہے۔گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران موسلا دھار بارش کے باعث اچانک سیلاب، دریاؤں میں طغیانی، عمارتوں اور دیواروں کے منہدم ہونے اور درخت گرنے جیسے متعدد واقعات پیش آئے۔ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی تازہ رپورٹ کے مطابق یکم جون سے اب تک ریاست میں مختلف بارش سے متعلق حادثات میں 62 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں جبکہ 200 مویشی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق گزشتہ ایک دن کے دوران ساحلی اور مغربی اضلاع میں غیر معمولی بارش ریکارڈ کی گئی۔تھانے میں 196.9 ملی میٹر، پالگھر میں 185.4 ملی میٹر، رائے گڑھ میں 134.1 ملی میٹر، ممبئی مضافات میں 125 ملی میٹر اور پونے میں 69.4 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔حکام کا کہنا ہے کہ یکم جون سے اب تک ہونے والی مجموعی بارش کے اعتبار سے تقریباً تمام اضلاع معمول سے کہیں زیادہ بارش کے زمرے میں پہنچ چکے ہیں۔پالگھر میں معمول سے 457.3 فیصد اور پونے میں 435.4 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔رپورٹ کے مطابق گزشتہ پانچ ہفتوں کے دوران ہونے والی 62 اموات میں سب سے زیادہ جانی نقصان عمارتوں اور دیواروں کے گرنے اور آسمانی بجلی گرنے کے واقعات میں ہوا۔عمارتوں اور دیواروں کے منہدم ہونے سے 25 افراد ہلاک اور 41 زخمی ہوئے جبکہ آسمانی بجلی گرنے سے 23 افراد کی جان گئی اور 17 زخمی ہوئے۔یہ واقعات زیادہ تر ناسک، تھانے اور ممبئی مضافات میں پیش آئے۔ریاست میں ہلاک ہونے والے 200 مویشیوں میں سے 181 آسمانی بجلی گرنے کی زد میں آئے۔اس کے علاوہ لینڈ سلائڈنگ اور ملبہ کھسکنے کے واقعات میں 6 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔ان حادثات کا سب سے زیادہ اثر سندھودرگ، رتناگری، رائے گڑھ، ستارا اور پونے کے پہاڑی علاقوں میں دیکھا گیا۔درخت گرنے سے 6 افراد جان سے گئے جبکہ سیلابی حادثات میں 2 افراد ہلاک ہوئے۔حالیہ واقعات میں ممبئی مضافات میں دیوار گرنے سے ایک شخص زخمی ہوا جبکہ رتناگری میں درخت گرنے سے دو افراد زخمی ہوئے۔مسلسل بارش کے باعث ریاست کی کئی اہم ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں، جس کے پیش نظر نشیبی علاقوں کے متعدد دیہات سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔انتظامیہ نے حساس علاقوں میں ہائی الرٹ نافذ کر دیا ہے۔ہندوستانی قومی سمندری معلوماتی خدمات مرکز نے مہاراشٹر کے پورے ساحلی علاقے کے لیے نصف شب تک ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔حکام نے عوام کو ساحل کے قریب ہر قسم کی تفریحی سرگرمیوں سے گریز کرنے کی ہدایت دی ہے جبکہ چھوٹی ماہی گیر کشتیوں اور تجارتی کشتیوں کو بھی سمندر میں نہ جانے کا سخت مشورہ دیا گیا ہے۔مہاراشٹر اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (ایس ڈی ایم اے) کے مطابق یکم جون ۲۰۲۶ء سے شروع ہونے والے مانسون کے دوران ریاست میں اب تک ۶۲ افراد اور ۲۰۰ مویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے ساحلی اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔سب سے زیادہ ۲۵ اموات عمارتوں اور دیواروں کے گرنے سے ہوئیں۔آسمانی بجلی گرنے سے ۲۳ افراد ہلاک ہوئے۔لینڈ سلائڈنگ (ملبہ کھسکنے) کی وجہ سے ۶ لوگوں کی جان گئی۔

پال گھر: واندری ندی میں
اچانک پانی کی سطح بڑھنے سے سیاح پھنسے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر میں موسلا دھار بارش کے درمیان، پال گھر میں واندری ندی کے آبشار پر تفریح کی غرض سے گئے کچھ افراد کو اس وقت ایک خوفناک تجربہ سے گزرنا پڑا جب پانی کی سطح چند منٹوں میں ڈرامائی طور پر بڑھ گئی۔سیاحوں میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے جنہیں تیز لہروں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔مہاراشٹر میں موسلا دھار بارش کے درمیان، پال گھر میں واندری ندی کے آبشار پر تفریح کی غرض سے گئے کچھ افراد کو اس وقت ایک خوفناک تجربہ سے گزرنا پڑا جب پانی کی سطح چند منٹوں میں ڈرامائی طور پر بڑھ گئی۔سیاحوں میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے جنہیں تیز لہروں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔کیمرے میں قید ہونے والا یہ واقعہ وائرل ہو گیا ہے جس کی بنیاد پر پیغام دیا جا رہا ہے کہ ایسی شدید بارش میں لوگوں کو آبشاروں اور ندیوں پر سیر و تفریح کیلئے جانے سے گریز کرنا چاہئے۔بارش کے دوران سیاح واندری جھیل کے آبشار سے بننے والی نہر میں نہانے کا لطف اٹھا رہے تھے کہ چند لمحوں بعد منظر یکسر بدل گیا اور اچانک پانی کی سطح بڑھنے لگی۔کچھ ہی وقت میں سیاح ایسی مشکل میں پھنس گئے کہ ایکدوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کنارے کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔اس دوران پانی کا بہاؤ مسلسل تیز ہو رہا تھا۔وہ تو خوش قسمتی رہی کہ وقت رہتے مقامی افراد بھی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے سیاحوں کو پانی سے نکالنے میں مدد کی۔انسٹاگرام پر ویڈیو شیئر کرنے والے سیاحوں میں سے ایک نے پروین نامی مقامی شخص اور اس کے دیگر ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سیاحوں کی محفوظ سمت میں بڑھنے کیلئے رہنمائی کی اور بچاؤ میں مدد کی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ واقعے کا ویڈیو بنانے والے کچھ لوگوں نے بھی پانی میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کی اور بالآخر ہر ایک کو جلد ہی محفوظ جگہ تک لایا گیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ویڈیو خوف کی بجائے آگاہی پھیلانے کے لیے شیئر کیا گیا تھا جس میں متنبہ کیا گیا تھا کہ مانسون کے دوران چند منٹوں میں آبشار اور ندیاں خطرناک ہو سکتی ہیں۔انہوں نے سیاحوں پر زور دیا کہ وہ الرٹ رہیں، ایسی جگہ نہ جائیں جہاں پانی کا بہاؤ تیز ہو سکتا ہے اور چھوٹے بچوں کو بالخصوص ایسی پُرخطر جگہوں پر لے جانے سے گریز کریں۔انہوں نے کہا کہ ایسی پکنک یا سوشل میڈیا ریل بے سود ہے جس سے کسی کی جان چلی جائے۔مہاراشٹرا کے ضلع پال گھر میں واقع واندری ندی میں اچانک پانی کا بہاؤ تیز ہونے کی وجہ سے کئی سیاح وہاں پھنس گئے، جنہیں مقامی لوگوں کی مدد سے بحفاظت نکال لیا گیا۔

ممبئی طبیلے کے دودھ پر بندش بے روزگاری کا خطرہ

ابوعاصم اعظمی کا ایف ڈی اے کے حکم کے خلاف احتجاج، کارروائی کی ستائش لیکن طبیلے کے دودھ کو بند کرنا درست نہیں

ممبئی؛ مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے ایف ڈی اے کی دودھ بیوپاریوں اور طبیلے کے خلاف کارروائی اور کھلے دودھ کی فروخت پر پابندی کی مخالفت کرتے ہوئے آج اس کے خلاف ایوان اسمبلی کے باہر سیڑھیوں پر بینر پکڑ کر احتجاج کیا اور کہا کہ ایف ڈی اے کی کارروائی قابل ستائش ہے لیکن جس طرح سے طبیلے کے دودھ کی فروخت پر پابندی عائد کر کے کھلے دودھ کی فروخت بند کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے وہ ان طبیلے والوں کے ساتھ نا انصافی ہے اس سے بے روزگاری میں اضافہ ہو گیا۔اعظمی نے اپنے ہاتھوں میں ایک بینر پکڑ رکھا رکھا جس پر تحریر تھا لاکھوں بے روزگار، ناکام سرکار، طبیلے والوں کے ساتھ ناانصافی بند ہو، اعظمی نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طبیلے کے دودھ ڈیڑھ اور بند دودھ سے بہتر ہوتے ہیں ہمارے گھر میں آرے کالونی سے دودھ فراہم ہوتا ہے وہ ڈیری کے دودھ سے بہتر ہوتا ہے جبکہ طبیلے سے دودھ کے لیے بھینس اور جانور کی پرورش کی جاتی ہے اور اس کا خالص دودھ فروخت کیا جاتا ہے اگر کھلے دودھ پر پابندی عائد کرنی ہے تو اس سے متعلق رہنمایانہ اصول جاری کیے جائیں اس کے ساتھ ہی اگر دودھ میں ملاوٹ ہوتی ہے تو اس پر کارروائی ہو لیکن اچانک طبیلے کے دودھ پر پابندی سے بیروزگاری میں اضافہ ہوگا اس پر سرکار کو غور کرنا چاہیے۔اعظمی نے کہا کہ ملاوٹ خوروں پر کارروائی ضروری ہے کیونکہ سبزی سے لے کر ہر چیز میں ملاوٹ اب عام ہے لیکن اس کے ساتھ دودھ کے طبیلے والوں کو ۶ ماہ کا وقت فراہم کیا جائے اور انہیں رہنمایانہ اصول کے مطابق دودھ فراہمی کی اجازت دی جائے یہ مطالبہ اعظمی نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ ایف ڈی اے کی کھلے دودھ سے متعلق بندش سے طبیلے مالکان سمیت اس سے وابستگان کے لیے روزی روٹی کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

ممبئی بھانڈوپ میں بیسٹ بس کو حادثہ گاڑیوں کی ٹکر

راہگیر بھی حادثہ کی زد میں، واشی میں بیسٹ بس کا ٹائر پھٹنے کے سبب حادثہ افراتفری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے بھانڈوپ علاقے میں بیسٹ حادثہ سے علاقہ میں افراتفری پیدا کردی ہے۔ بھانڈوپ کے کوکن نگر کے کریٹیکل اسپتال علاقے میں ایک بے قابو بس نے سڑک پر کئی گاڑیوں کو ٹکر ماردی، جن میں کچھ راہگیر بھی شامل تھے۔اس حادثے میں گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔بتایا گیا ہے کہ حادثہ کا شکار ای بس ہے اندازہ ہے کہ حادثہ بس ڈرائیور کے بس پر سے کنٹرول کھونے کی وجہ سے پیش آیا۔ابتدائی معلومات کے مطابق یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ حادثہ بس ڈرائیور کے بس پر سے کنٹرول بگڑنے کی وجہ سے پیش آیا۔تاہم بس کو پہنچنے والے نقصان سے حادثے کی حد واضح ہے۔بس نے سڑک عبور کرنے والے ایک راہگیر کو کچل دیا، جس میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔معلوم ہوا ہے کہ اس زخمی راہگیر کا نام اتل پاڈلے ہے۔ نتیجے کے طور پر، پاڈلے قریبی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔حادثے کے بعد مقامی شہری فوری طور پر علاقے میں پہنچ گئے اور زخمی راہگیر کو علاج کے لیے داخل کرایا۔تاہم فی الحال ان کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔دریں اثنا، جہاں کچھ دن پہلے دادر میں بیسٹ بس کے خوفناک حادثے کی خبر تازہ تھی، وہیں اب بھانڈوپ میں ہوئے حادثے نے علاقے میں افراتفری پیدا کر دی ہے اس لیے پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ یہ حادثہ کیسے ہوا۔دوسری جانب پیر کی رات واشی ٹول پلازہ سے گزرتے ہوئے بیسٹ بس کا ٹائر پھٹ گیا بیسٹ ڈرائیور کی حاضر دماغی کے سبب حادثہ ٹل گیا۔یہ واقعہ رات 9:30 بجے کے قریب اس وقت پیش آیا جب وڈالا ڈپو کی بس نمبر 8230 ٹول پلازہ سے گزر رہی تھی۔اس وقت ڈرائیور کرن جادھو کو اچانک پھٹ گیا جس کی وجہ سے وہ چلتی بس پر سے کنٹرول کھو بیٹھا تاہم ڈرائیور کشور گورو نے فوری طور پر حادثہ پر قابو پا لیا دوسری گاڑیوں یا پیدل چلنے والوں سے ٹکرانے سے پہلے بس کو بحفاظت روک دیا۔اس پر بات کرتے ہوئے واشی کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر (اے پی آئی) روبندر نروڈ نے کہا، کرن جادھو (عمر 32 سال) نامی بیسٹ بس ڈرائیور وڈالا بس ڈپو سے کھنسولی کی طرف مسافروں کو لے کر جا رہا تھا۔رات تقریباً 9.50 بجے جادھو اچانک ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی پر سے کنٹرول کھو بیٹھا۔اس حادثے میں ڈرائیور جادھو کو معمولی چوٹ آئی کیونکہ اس نے اسٹیئرنگ وہیل کو ٹکر ماردی تھی اور اس حادثے میں بس کی اگلی ونڈ شیلڈ ٹوٹ گئی تھی واشی کے سینئر پولیس انسپکٹر ششی کانت چندیکر نے کہا، خوش قسمتی سے، بیسٹ بس ڈرائیور کے پاس واشی کریک پل پر سے گزرتے ٹائر پھٹ گیا لیکن بیسٹ ڈرائیور نے حادثہ کو ٹال دیا۔

ممبئی ماتا رمابائی امبیڈکر میٹرنٹی ہوم زچگی
مرکز کا ایڈیشنل میونسپل کمشنر پراجکتا ورمالاونگارے کا دورہ

ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورمالاونگارے نے ماتا رمابائی امبیڈکر میٹرنٹی ہوم اور کا اچانک معائنہ کیا۔کل شام (7 جولائی 2026) چیمبور میں دیوالی بین مہتا (ایم اے) جنرل اسپتال کا دورہ کیا اور ہسپتال کی طرف سے فراہم کردہ طبی سہولیات کا جائزہ لیا۔اسپتال مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (HMIS) ٹھیک سے کام کر رہا ہے؟ کمپیوٹر پر اس کا معائنہ کیا گیا۔اس کے علاوہ اسپتال انتظامیہ کو سسٹم کے استعمال کے حوالے سے اہم ہدایات دی گئیں۔انہوں نے اسپتال کے احاطے میں خالی عملہ کی رہائش کی جگہ اور ملحقہ خالی پلاٹ کا معائنہ کیا۔انہوں نے متعلقہ محکمے کو اس سلسلے میں اب تک کی گئی خط و کتابت کے بارے میں تفصیلی معلومات پیش کرنے کی بھی ہدایت کی۔اس کے بعد ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) نے اسپتال میں داخل مریضوں اور ایک ماہ کے اندر ہونے والی ڈیلیوری زچگی کے بارے میں تفصیلی معلومات لی۔دیوالی بین مہتا (ایم اے) نے جنرل اسپتال میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں اور عملے کی تعداد کے بارے میں تفصیلی جانکاری لی۔اس کے ساتھ انہوں نے پورے ہسپتال کا معائنہ کیا۔انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ ہسپتال کی مرمت اور دیکھ بھال کے کام کو فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) نے متعلقہ میڈیکل افسران کو بھی ہدایت کی کہ علاج کے لیے داخل مریضوں کو صحت کی معیاری سہولیات فراہم کی جائیں اور انہیں بروقت ادویات فراہم کی جائیں۔اس موقع پر ایگزیکٹو ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر دکشا شاہ، جوائنٹ ایگزیکٹو ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سنتوش گائیکواڑ، جنرل اسپتال کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر چندرکانت پوار اور متعلقہ افسران موجود تھے۔برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کی نو منتخب ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورمالاونگارے نے چمبور میں واقع ماتا رمابائی امبیڈکر میٹرنٹی ہوم (زچگی مرکز) کا اچانک دورہ کر کے وہاں طبی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔اس دورے کا بنیادی مقصد کارپوریشن کے زیرِ انتظام اسپتالوں میں صحت کی خدمات کو مزید مضبوط اور بہتر بنانا ہے۔انہوں نے میٹرنٹی ہوم اور اس سے متصل محترمہ دیوالی بین مہتا (ماں) جنرل اسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال، عملے کی موجودگی اور ادویات کی دستیابی کا معائنہ کیا۔اسپتال کی عمارت کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے متعلقہ حکام کو مرمت اور تزئین و آرائش کا کام ہنگامی بنیادوں پر تیز کرنے کا حکم دیا۔

نیٹ کے طلبہ و طالبات اور والدین کے لیے
مالیگاؤں کی اسکس لائبریری میں مفت جامع رہنمائی پروگرام

سرکاری MBBS، بیرونِ ملک تعلیم اور متبادل کورسز پر ماہرین کی رہنمائی

مالیگاؤں :(نامہ نگار) نیٹ NEET 2026 کا امتحان مکمل ہونے کے بعد ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی شہر مالیگاؤں کے سینکڑوں طلبہ و طالبات اور اُن کے والدین اس بات کو لے کر فکر مند رہتے ہیں کہ حاصل شدہ مارکس کی بنیاد پر سرکاری MBBS کالج میں داخلہ کس حد تک ممکن ہے، دیگر ریاستوں یا بیرونِ ملک MBBS کے کیا امکانات ہیں، اور مطلوبہ مارکس نہ ملنے کی صورت میں کون سے بہترین متبادل تعلیمی راستے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔۔اسی اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسکس لائبریری مالیگاؤں کے زیرِ اہتمام اتوار 12 جولائی 2026 کو اسکس ہال (اے ٹی ٹی ہائی اسکول کے سامنے) میں دو علاحدہ پروگرام پر مشتمل یک روزہ مفت رہنمائی پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔۔پروگرام کا مقصد 2026NEET کے طلبہ و طالبات اور اُن کے والدین کو داخلے کے تمام امکانات، کونسلنگ کے مراحل، مختلف ریاستوں کے مواقع، بیرونِ ملک MBBS اور میڈیکل کے دیگر باوقار متبادل کورسز کے بارے میں مستند اور عملی رہنمائی فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ بروقت اور درست فیصلہ کر سکیں۔۔طالبات (گرلز) اور اُن کے والدین کے لیے پہلا پروگرام صبح 11:00 بجے تا 1:00 بجے ہوگا، جبکہ صبح 10:00 بجے تا 10:45 بجے مفت رجسٹریشن کے بعد داخلہ پاس جاری کیے جائیں گے۔۔ طلبہ (بوائز) اور اُن کے والدین کے لیے دوسرا پروگرام دوپہر 2:30 بجے تا 4:30 بجے منعقد ہوگا، جبکہ 1:45 بجے تا 2:30 بجے مفت رجسٹریشن کے بعد داخلہ پاس دیے جائیں گے۔ دونوں پروگرام کی صدارت ڈاکٹر اویس فارانی صاحب فرمائیں گے۔سوال و جواب کے خصوصی سیشن میں شاہد یوسفی صاحب، مسعود انصاری صاحب (فلاحِ امت)، ڈاکٹر فروغ عابد صاحب، عارف عباس صاحب، اخلاق سر (Phoenix) اور رضوان انصاری صاحب (فلاحِ امت) طلبہ اور والدین کے سوالات کے تشفی بخش جوابات دیتے ہوئے عملی رہنمائی فراہم کریں گے۔۔ پروگرام کے افتتاحی کلمات طارق اسلم سر بیان کریں گے جبکہ معزز مہمانوں کا تعارف رضوان ربانی اور امتیاز رفیق صاحبان پیش کریں گے۔ پروگرام کی ماڈریٹر کی ذمے داری عمران جمیل سرانجام دیں گے۔اسکس لائبریری کے صدر و اراکین نے NEET 2026 میں شریک تمام طلبہ و طالبات اور اُن کے والدین سے بروقت شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پروگرام مکمل طور پر غیر تجارتی اور مفت ہے جس کا مقصد درست معلومات اور صحیح رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

تیل کی قیمتوں میں کمی کے بعد عالمی
سرمایہ کاروں کی بھارتی مارکیٹ میں دلچسپی دوبارہ بڑھنے لگی

ممبئی: عالمی سرمایہ کاری ادارے ایک بار پھر بھارتی مالیاتی منڈیوں کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں کیونکہ خام تیل کی قیمتوں میں حالیہ نرمی، مالیاتی استحکام اور روپے پر دباؤ میں کمی نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بہتر بنایا ہے۔گزشتہ کئی ماہ کے دوران مصنوعی ذہانت سے وابستہ عالمی سرمایہ کاری کے رجحان اور مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کے باعث بھارت نسبتاً سرمایہ کاروں کی ترجیحات سے باہر ہو گیا تھا، تاہم اب صورتحال تبدیل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی سرمایہ کاروں سے حالیہ ملاقاتوں کے بعد سٹی گروپ نے کہا ہے کہ بھارت کے حوالے سے سرمایہ کاروں کی دلچسپی دوبارہ بڑھ رہی ہے۔اسی طرح گولڈمین ساکس نے بھارتی مارکیٹ کے بارے میں اپنا موقف زیادہ مثبت کر لیا ہے، جبکہ بارکلیز کا کہنا ہے کہ دنیا کی تیزی سے ترقی کرتی بڑی معیشت میں سرمایہ کاری کے امکانات دوبارہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ماہرین کے مطابق مالیاتی خسارے میں کمی، روپے کے استحکام، غیر ملکی سرمایہ کے دوبارہ بہاؤ اور خام تیل کی قیمتوں میں نرمی نے بھارتی معیشت کے بارے میں خدشات کم کیے ہیں۔اسی وجہ سے وال اسٹریٹ کے کئی بڑے ادارے اب بھارتی ایکویٹی اور دیگر اثاثوں کو دوبارہ پر کشش سرمایہ کاری کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔تاہم تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دوبارہ بڑھنے اور خام تیل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے بھارتی مارکیٹ پر ایک بار پھر دباؤ آ سکتا ہے، کیونکہ بھارت اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے درآمدی تیل پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں نرمی کے بعد غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (FIIs) کی جانب سے بھارتی اسٹاک مارکیٹ میں دلچسپی اور سرمایہ کاری کا رجحان دوبارہ مثبت ہونے لگا ہے۔حال ہی میں عالمی مالیاتی اداروں جیسے Goldman Sachs، Citigroup اور Barclays نے بھارتی مارکیٹ پر اپنے موقف کو بہتر بناتے ہوئے وہاں طویل مدتی سرمایہ کاری کے مضبوط امکانات کی تصدیق کی ہے۔

رئیس المقررین حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ کے بڑے صاحبزادے
مولانا غلام رسول اعظمی کا وصال، علمی و دینی حلقوں میں غم کی لہر

مالیگاؤں: (نامہ نگار) معتبر اور باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا محمد احمد ازہری اعظمی، خطیب ممبئی نے نہایت رنج و الم کے ساتھ اطلاع دی ہے کہ رئیس المقررین، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا غلام رسول اعظمی ولد حضرت عبدالمصطفیٰ اعظمی، ساکن گھوسی (ضلع مئو، اتر پردیش) کا انتقال ہو گیا۔إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔مولانا محمد احمد ازہری اعظمی خطیب ممبئی نبیرہ پسر زادہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث مذکورہ بالا ادارہ جات کی زبانی ملنے والی خبر بجلی بن کر اہلِ علم، اہلِ محبت اور عقیدت مندوں پر گری۔حضرت مولانا غلام رسول اعظمی ایک باوقار، خوش اخلاق، دین دار اور اپنے عظیم والد کی علمی و روحانی میراث کے امین تھے۔ان کے وصال سے نہ صرف خاندانِ اعظمی بلکہ پورے علمی و دینی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے، جس کا پُر ہونا آسان نہیں۔مرحوم کی ذات سے وابستہ بے شمار یادیں آج اہلِ تعلق کے دلوں کو اشک بار کر رہی ہیں اور ہر آنکھ غم سے نم ہے۔اس سانحۂ ارتحال پر مالیگ فیملی مالیگاؤں، گجرات، یوکے، شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد آباد، بھیونڈی، دھوراجی، براؤن شریف، ٹانڈہ اور دیگر مقامات کے علماء، ائمہ، طلبہ، عقیدت مندوں اور مرحوم کے چاہنے والوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے علمی و دینی دنیا کا بڑا خسارہ قرار دیا ہے۔اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنائے، درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان، اہلِ خانہ، متعلقین، شاگردوں، محبین اور سوگواران کو صبرِ جمیل، حوصلۂ کامل اور اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

مالیگاؤں: پرائیوٹ بجلی کمپنی کی لاپرواہی ایک ماہ میں ۲ ربچوں سمیت ۴ رافراد جاں بحق

شان ہندو مستقیم ڈگنٹی کی ایماء پر ابو عاصم اعظمی کی اسمبلی میں نمائندگی، مالیگاؤں کے ایم ایل اے خاموش

ممبئی : (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں بجلی کمپنی کی مبینہ لاپرواہی اور مسلسل حادثات کے سبب ہو رہی اموات پر سماجوادی پارٹی کی صدر شان ہندو مستقیم ڈگنیٹی نے ایوان اسمبلی میں نمائندگی کرنے اور بجلی کمپنی کی لاپرواہی کیخلاف آواز بلند کرنے کا ابو عاصم اعظمی سے مطالبہ کیا تھا۔جس پر آج مہاراشٹر اسمبلی کے مانسون سیشن میں مالیگاؤں شہر میں بجلی کی ناقص فراہمی اور نجی کمپنی کی مبینہ مجرمانہ لاپرواہی کا معاملہ انتہائی شدت کے ساتھ گونج اٹھا۔سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرواتے ہوئے انکشاف کیا کہ مالیگاؤں میں گزشتہ محض ایک ماہ کے دوران کرنٹ لگنے کے مختلف حادثات میں 4 قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔اسپیکر راہول نارویکر کی صدارت میں جاری ایوان کی کارروائی کے دوران ابو عاصم اعظمی نے ضابطہ 293 کے تحت توجہ طلب نوٹس پیش کیا۔انہوں نے انتہائی دکھ اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں دو نوجوان اور دو معصوم بچے شامل ہیں۔ابو عاصم اعظمی نے کہا کہ مالیگاؤں میں گزشتہ 6 سالوں سے نجی کمپنی ایم پی ایس ایل (MPSL) پاور سپلائی کا کام دیکھ رہی ہے، لیکن اس کی لاپرواہی اب عوام کے لیے جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔عاصم اعظمی نے کمپنی کے طریقہ کار پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود کمپنی نے مالیگاؤں میں بجلی کے بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) کو مضبوط یا جدید نہیں کیا۔شہر میں ایل ٹی (LT) اور 11/33 {KV} کی ہائی وولٹیج لائنیں انتہائی خستہ حال اور ننگی تاروں کی صورت میں لٹک رہی ہیں، جو روزانہ کسی نہ کسی بڑے حادثے کو دعوت دے رہی ہیں۔رکن اسمبلی نے ایوان کو بتایا کہ سماجوادی پارٹی اور مالیگاؤں کے مقامی شہریوں کی جانب سے مسلسل لٹکتے ہوئے تاروں کو ہٹا کر بنچ کنڈکٹر اور محفوظ اے بی کیبلز لگانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔اس سلسلے میں کئی مرتبہ عوامی تحریکیں اور احتجاجی مظاہرے بھی کیے گئے، لیکن کمپنی اور متعلقہ انتظامیہ نے اب تک کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔سماجوادی پارٹی کے رہنما نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ نجی بجلی کمپنی ایم پی ایس ایل کے خلاف فوری طور پر مجرمانہ لاپرواہی کا مقدمہ درج کر کے اس کا احتساب کیا جائے۔مالیگاؤں کے پورے بجلی نیٹ ورک کو ہنگامی بنیادوں پر اپ گریڈ اور جدید (Modernize) کیا جائے۔مستقبل میں ایسے المناک اور دلخراش حادثات کو روکنے کے لیے تمام بوسیدہ تاروں کو فوری تبدیل کیا جائے۔ایوان میں اس معاملے پر دیگر ارکان نے بھی تشویش کا اظہار کیا، جبکہ حکومت کی جانب سے اس پر جلد سخت اقدامات اٹھانے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔خیال رہے یہ کام مالیگاؤں شہر کے رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل کو کرنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے اسمبلی کے ایوان میں حاضری لگائی ہے یا نہیں یہ تو وہ خود بتائیں گے لیکن ابو عاصم اعظمی نے شان ہندو مستقیم ڈگنٹی کی ایماء پر اسمبلی میں آواز بلند کر مالیگاؤں سے ہمدردی ثابت کردی۔

ایران میں ثالثی کے دعوے پر امریکی سینیٹر کی پاکستان پر سخت تنقید

پاکستان کو عالمی دہشت گرد بن لادن کی پناہ گاہ قرار دے دیا

واشنگٹن: امریکی سینیٹر رک اسکاٹ نے امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے معاملے میں پاکستان کے ثالثی کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے اسلام آباد پر دوہرے معیار کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف ایران کے مرحوم سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے تہران پہنچے۔ سینیٹر رک اسکاٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں وزیر اعظم شہباز شریف آیت اللہ خامنہ ای کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے انہیں عظیم عالم اور رہنما قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان اور ایران ہر حال میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ اس ویڈیو کے ساتھ جاری اپنے بیان میں امریکی سینیٹر نے پاکستان کی دہشت گردی سے متعلق ماضی کی تاریخ اور مذہبی اقلیتوں کے ساتھ مبینہ امتیازی سلوک پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستان کا اصل کردار کیا رہا ہے اور امریکہ اسلام آباد کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ رک اسکاٹ نے کہا، ”ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستان وہ ملک ہے جہاں اسامہ بن لادن تقریباً ایک دہائی تک چھپا رہا، جہاں توہینِ مذہب کے قوانین کو مبینہ طور پر مسیحی برادری کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے، اور جہاں کے وزیر اعظم نے ایران کے اس رہنما کی تعریف کی جسے وہ لاکھوں افراد کی ہلاکتوں کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اتنا ہی ثالثی کا اہل ہے جتنا حماس

کی میزبانی کرنے والا قطر۔“ انہوں نے اسلام آباد کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ”پاکستان یہ بات ذہن میں رکھے کہ ہم اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب ایران کے مقدس شہر قم میں منگل کو آیت اللہ خامنہ ای کی آخری رسومات کے چوتھے روز ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن کی نشر کردہ فضائی تصاویر میں شہر کی سڑکوں پر لوگوں کا سمندر دکھائی دیا، جہاں سوگواروں نے مرحوم رہنما کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جمکران مسجد میں منعقدہ دعائیہ تقریب کی امامت 93 سالہ آیت اللہ عبداللہ جوادی آملی نے کی، جبکہ شرکاء نے امریکہ مردہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ ایرانی سرکاری میڈیا نے مرحوم آیت اللہ خامنہ ای اور ان کے خاندان کے چار دیگر افراد کے تابوتوں کی تصاویر بھی نشر کیں، جن میں ایک 14 ماہ کی پوتی بھی شامل تھی۔ اس سے قبل پیر کے روز تہران میں بھی بڑے پیمانے پر جنازے کا جلوس نکالا گیا تھا، جسے ایرانی حکام نے ملکی اتحاد اور استحکام کی علامت قرار دیا۔ اس جلوس کا موازنہ 1989 میں اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی آیت اللہ روح اللہ خمینی کے جنازے سے کیا جا رہا ہے۔ بدھ کے روز عراق میں بھی آیت اللہ خامنہ ای کے جنازے کا جلوس نکالا جائے گا، جبکہ ان کی تدفین جمعرات کو ان کے آبائی شہر مشہد میں کی جائے گی، جہاں وہ تین دہائیوں سے زائد عرصے تک ایران کے سپریم لیڈر رہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی میں پاکستان کے ثالثی کے کردار پر امریکی سینیٹرز کی جانب سے ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے، جس میں شدید تنقید اور حمایت دونوں شامل ہیں۔ امریکی سینیٹر رک اسکاٹ نے پاکستان کے دعوے پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس کی خارجہ پالیسی کو منافقت پر مبنی قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس، بعض دیگر امریکی رہنماؤں اور حکام نے پاکستان کی سفارتی کوششوں کو سراہا ہے۔ امریکی سینیٹر رک اسکاٹ نے ایک ویڈیو بیان میں پاکستان کی تاریخ اور دہشت گردی کے حوالے سے اس کے ماضی کے کردار پر سخت سوالات اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ دنیا کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اسامہ بن لادن ایک دہائی تک پاکستان میں چھپا رہا۔ سینیٹر نے مبینہ طور پر مسیحی برادری کے خلاف توہینِ مذہب کے قوانین کے استعمال پر پاکستان کو نشانہ بنایا۔ رک اسکاٹ نے پاکستان کی ثالثی کی صلاحیت کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اتنا ہی ثالثی کا اہل ہے جتنا حماس کی میزبانی کرنے والا قطر۔

چین کے سرکردہ ماہر معاشیات ۵۴ سال کی عمر میں انتقال کر گئے

انہوں نے سرکاری جی ڈی پی کے اعداد و شمار پر سوال اٹھائے تھے

بیجنگ: چین کے بااثر ماہر اقتصادیات گاؤ شان وین، جنہوں نے چین کے سرکاری نمو کے اعداد و شمار کی معتبریت کو چیلنج کیا تھا اور معیشت کے دوٹوک اندازوں کے لیے جانا جاتا تھا، انتقال کر گئے۔ مقامی میڈیا آؤٹ لیٹس بشمول سرکاری شنگھائی سیکیورٹیز نیوز نے 7 جولائی کو گمنام ذرائع کے حوالے سے گاؤ کی موت کی اطلاع دی۔ شنگھائی سیکیورٹیز نیوز نے ایک بیماری کا حوالہ دیا، جب کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے اس کے نام کے پیغامات کے اسکرین شاٹس ظاہر کرتے ہیں کہ انہیں کینسر ہے۔ رپورٹس میں گاؤ کی عمر 55 سال بتائی گئی ہے، لیکن ایک سرکاری ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ 54 سال کے ہوں گے۔ چائنا پیسیفک انشورنس گروپ کی اسٹاک ایکسچینج فائلنگ کے مطابق، وہ ستمبر 1971 میں پیدا ہوئے تھے، جہاں گاؤ نے ایک آزاد بورڈ ممبر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گاؤ نے ایک بار ملک کے ریگولیٹرز اور اعلیٰ حکام کو مشورہ دیا تھا، اور 2024 کے آخر میں چین کے مجموعی گھریلو پیداوار کے اعداد و شمار پر عوامی سطح پر سوال کرنے کے لیے بین الاقوامی شہرت حاصل کی تھی۔ واشنگٹن میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ معیشت شاید تقریباً 2 فیصد کی اوسط رفتار سے پھیل رہی ہے، جو سرکاری طور پر 5 فیصد کے قریب بتائی گئی رفتار سے بہت کم ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل نے ہفتوں بعد رپورٹ کیا کہ بیجنگ نے گاؤ کے بارے میں تحقیقات کا حکم دیا اور تبصرے کے بعد اسے نظم و ضبط میں ڈال دیا۔ واضح الفاظ میں ماہر معاشیات نے 2024 کے اواخر میں بھی بڑے پیمانے پر بحث چھیڑ دی جب انہوں نے چین کے وبائی امراض کے بعد کے معاشرے کو متحرک بوڑھے لوگوں، بے جان نوجوانوں اور مایوس درمیانی عمر کے لوگوں سے بھرا ہوا قرار دیا۔ نوجوان نسل کے کمزور ملازمتوں کے امکانات کے بارے میں ان کے واضح ریمارکس نے ایک دم توڑ دیا، حالانکہ بعد میں ان کی تقریر کو کچھ چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے صاف کر دیا گیا تھا۔ ان کے ماضی کے کچھ تبصروں نے شدید بحث چھیڑ دی۔ 2018 میں ایک متنازعہ تقریر میں، گاؤ نے دلیل دی کہ چین کا موسمیاتی معاشی عروج بنیادی طور پر امریکہ کے ساتھ اس کے تعاون میں ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ بیجنگ واشنگٹن کے ساتھ بڑھتے ہوئے تنازعات کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں“ ہے، انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ملک نے امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو غلط طریقے سے سنبھالا تو نوجوان چینی اپنی ساری زندگی جمود میں پھنس سکتے ہیں۔ جب کہ کچھ لوگوں نے ان کے ریمارکس کو غیر معمولی طور پر صاف دیکھا، ناقدین نے چین پر زور دیا کہ وہ امریکہ کے سامنے ہتھیار ڈال دے کیونکہ ممالک کے درمیان پہلی تجارتی جنگ شروع ہو رہی ہے۔ بعد میں اس تقریر کو چینی سوشل میڈیا سے ہٹا دیا گیا۔

جاپانی صحافی پر حملے کا تعلق چین کے ”قومی اتحاد قانون“ سے ہوسکتا ہے، تائیوان کے نائب صدر کا دعویٰ

تائی پے: تائیوان کے نائب صدر نے کہا ہے کہ جاپانی صحافی پر حالیہ حملہ ممکنہ طور پر چین کے متنازع ”قومی اتحاد قانون“ سے منسلک ہوسکتا ہے، جس کے تحت بیرونِ ملک ایسے افراد کو بھی نشانہ بنانے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے جو بیجنگ کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق متاثرہ جاپانی صحافی کو ایک عوامی تقریب میں خطاب کے بعد چہرے پر گھونسہ مارا گیا۔ مذکورہ صحافی طویل عرصے سے چین کی پالیسیوں اور تائیوان سے متعلق بیجنگ کے مؤقف پر تنقیدی رپورٹس اور تبصرے کرتے رہے ہیں۔ تائیوان کے نائب صدر نے کہا کہ چین کے حالیہ قوانین اور پالیسیوں کا دائرۂ اثر اپنی سرحدوں سے باہر بھی محسوس کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ایسے اقدامات اظہارِ رائے کی آزادی اور میڈیا کی خودمختاری کے لیے تشویش کا باعث ہیں، جبکہ جمہوری ممالک کو ان خطرات کا مشترکہ طور پر مقابلہ کرنا چاہیے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کے ”قومی اتحاد قانون“ اور اس سے متعلق دیگر قانونی اقدامات پر پہلے ہی انسانی حقوق کے اداروں اور متعدد حکومتوں کی جانب سے خدشات کا اظہار کیا جا چکا ہے، کیونکہ ناقدین کے مطابق ان قوانین کو بیرونِ ملک ناقدین اور تائیوان کے حامیوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاحال جاپانی حکام نے حملے کے محرکات کے بارے میں کوئی حتمی نتیجہ جاری نہیں کیا، جبکہ تحقیقات جاری ہیں۔ تاہم اس واقعے نے چین کے بیرونِ ملک اثر و رسوخ اور اختلافی آوازوں پر دباؤ سے متعلق خدشات کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔

بنگلہ دیش اب بھی بچوں کو متعدی بیماریوں سے کیوں نہیں بچا پا رہا؟

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں بچوں کی حفاظتی ٹیکہ کاری کے پروگرام میں نمایاں پیش رفت کے باوجود متعدی بیماریاں اب بھی پانچ سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں۔ ایک تجزیاتی رپورٹ کے مطابق نمونیا، اسہال، خسرہ اور نوزائیدہ بچوں میں انفیکشن ہر سال ہزاروں بچوں کی جان لے رہے ہیں، جبکہ حالیہ خسرہ کی وبا نے صحت کے نظام کی کمزوریوں کو مزید بے نقاب کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں تقریباً تمام بچے پیدائش کے وقت ابتدائی ویکسین حاصل کر لیتے ہیں، لیکن بعد کی خوراکوں کے دوران بڑی تعداد میں بچے حفاظتی ٹیکہ کاری کا سلسلہ مکمل نہیں کر پاتے۔ ماہرین کے مطابق کووڈ-19 کے بعد پیدا ہونے والی رکاوٹیں، اندرونِ ملک نقل مکانی، معاشی مشکلات، صحت کے عملے کی کمی، ویکسینیشن ریکارڈ اور کارڈز کی قلت، اور انتظامی مسائل اس کی اہم وجوہات ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2023 میں خسرہ اور روبیلا ویکسین کی پہلی خوراک کی کوریج تقریباً 86 فیصد جبکہ دوسری خوراک کی کوریج تقریباً 82 فیصد رہی، جو بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے درکار 95 فیصد ہدف سے کافی کم ہے۔ مارچ سے جون 2026 کے دوران ملک بھر میں مشتبہ خسرہ کیسز کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی، جس کے باعث بچوں کے اسپتالوں پر شدید دباؤ پڑا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مسئلہ صرف ویکسین تک محدود نہیں بلکہ غذائی قلت، غیر صحت مند رہائشی ماحول، بنیادی صحت کی سہولیات کی کمی، علاج میں تاخیر اور مہنگے طبی اخراجات بھی بچوں کو متعدی بیماریوں کے لیے زیادہ حساس بنا رہے ہیں۔ ان کے مطابق بچوں کی صحت صرف خاندانوں کی نہیں بلکہ ریاست کی بھی ذمہ داری ہے، اور مؤثر حفاظتی نظام، بہتر غذائیت اور مضبوط بنیادی صحت کے ڈھانچے کے بغیر صورتحال میں دیرپا بہتری ممکن نہیں۔

امریکہ نے چین کے خلاف ٹیک کریک ڈاؤن کو تیز کیا

کیلیفورنیا: امریکہ نے کیلیفورنیا میں قائم ایک ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کو ان خدشات پر بلیک لسٹ کر کے چینی سے منسلک ٹیکنالوجی فرموں کے خلاف اپنی مہم کو وسیع کیا کہ یہ قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے، جو کہ عالمی مواصلاتی نیٹ ورکس پر بیجنگ کے اثر و رسوخ کو روکنے کے لیے واشنگٹن کی طویل عرصے سے جاری کوششوں میں تازہ ترین اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔ فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن (FCC) نے لاس اینجلس میں قائم ڈیجیٹل سسٹم ٹیکنالوجی کو ان اداروں کی ”گورڈ لسٹ“ میں شامل کیا جو امریکی قومی سلامتی کے لیے ناقابل قبول خطرات پیش کرتے ہیں۔ ریگولیٹر نے ایک چینی شہری کی ملکیت اور بڑے چینی ٹیلی کام آپریٹرز کے ساتھ اس کے کاروباری تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے کمپنی کو بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن سروسز فراہم کرنے کے اختیار سے بھی انکار کیا۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ انتظامیہ نے چینی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر پابندیاں تیز کر دی ہیں، ٹیلی کام آلات کے مینوفیکچررز سے آگے کمیونیکیشن سروسز اور نیٹ ورک انفراسٹرکچر میں کام کرنے والی فرموں تک جانچ کی توسیع کر دی ہے۔ ایف سی سی نے اپنے حکم میں کہا، اس بات کا اہم خطرہ ہے کہ چین کی حکومت اور دیگر دھمکی آمیز عناصر امریکی قومی سلامتی اور قانون نافذ کرنے والے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لیے کسی بھی کمزوری کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

چین نے ۳۲۵ ملین ڈالر رشوت لینے کے جرم میں ایک اہلکار کو سزائے موت سنا دی

ایک سابق اہلکار کو تین دہائیوں کے دوران ۳۲۵ ملین ڈالر کی رشوت لینے کے الزام میں پیر کو موت کی سزا سنائی گئی

بیجنگ: مشرقی چین کے شہر نانجنگ میں اقتصادی ترقی کے ایک سابق اہلکار کو تین دہائیوں کے دوران 325 ملین ڈالر کی رشوت لینے کے الزام میں پیر کو موت کی سزا سنائی گئی۔ یانگ یولن کو حالیہ برسوں میں بدعنوانی کے سب سے زیادہ ڈرامائی کیسوں میں سے ایک میں رشوت کی پیشکش، عوامی فنڈز کے غلط استعمال، اختیارات کے ناجائز استعمال اور منی لانڈرنگ کے الزام میں بھی سزا سنائی گئی تھی۔ ان سے صدر شی جن پنگ کی طویل عرصے سے جاری انسداد بدعنوانی مہم کے ایک حصے کے طور پر تفتیش کی گئی تھی جسے ناقدین کے مطابق جزوی طور پر شی جن پنگ کے سیاسی حریفوں کو ہٹانے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ چانگ زو انٹرمیڈیٹ پیپلز کورٹ نے ایک بیان میں کہا کہ رشوت یانگ کو ”انڈر ٹیکنگ پراجیکٹس، بزنس آپریشنز، لینڈ گرانٹس اور ورکنگ کیپیٹل“ میں مدد کے بدلے دی گئی۔ عدالت نے کہا کہ یانگ نے 1993 سے 2023 تک 2.21 بلین یوآن سے زیادہ مالیت کی ”غیر قانونی طور پر جائیداد اور اثاثے

قبول کیے“۔ جیانگ سو صوبے کی عدالت نے کہا کہ یانگ نے عدالت میں ایک حتمی بیان دیا جس میں اپنے جرم اور پچھتاوے کا اظہار کیا گیا۔ عدالت کی طرف سے جاری کی گئی تصاویر میں، ایک سرمئی بالوں والی یانگ نے گہرے رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی ہے اور دو وردی والے پولیس افسران کے درمیان کھڑا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس کیس کی عوامی سماعت مارچ اور اپریل میں دو دن منعقد کی گئی، جس میں 30 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یانگ کی ذاتی جائیداد ضبط کر لی جائے گی اور حکام رشوت میں وصول کی گئی پوری رقم واپس لینے کی کوشش کریں گے۔ یانگ چین میں حالیہ برسوں میں بدعنوانی کے الزام میں سزائے موت پانے والے تازہ ترین اہلکار تھے۔ 2021 میں، ایک سرکاری کمپنی کے پارٹی سکریٹری لائی ژیاؤمین کو رشوت لینے، غبن اور شادی کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی۔ 2024 میں، اندرونی منگولیا میں ایک مقامی اہلکار لی جیان پنگ کو غبن اور رشوت ستانی کا مجرم پائے جانے کے بعد پھانسی دے دی گئی۔ جی ہاں، یہ بالکل درست خبر ہے۔ جولائی 2026 میں چین کی ایک عدالت نے ایک سابق سرکاری عہدیدار کو 30 برس کے دوران تقریباً 325 ملین امریکی ڈالر (2.2 ارب یوآن) سے زائد کی تاریخی رشوت لینے کے جرم میں سزائے موت سنائی ہے۔ ملزم کا نام اور عہدہ: سزائے موت پانے والے اس سابق عہدیدار کا نام یانگ یولین ہے، جو نانجنگ میں سابق اقتصادی ترقیاتی عہدیدار کے طور پر کام کر رہے تھے۔ مشرقی چین کی عدالت نے قرار دیا کہ ملزم کے جرائم انتہائی سنگین نوعیت کے ہیں، جس سے ریاست اور عوام کے مفادات کو شدید نقصان پہنچا، اس لیے تفتیش میں تعاون کے باوجود سزا میں کوئی نرمی نہیں کی جا سکتی۔

پراتاس جزائر پر چین کی ’گرے زون‘ حکمت عملی، تائیوان پر دباؤ بڑھانے کی نئی کوشش

تائی پے: چین تائیوان پر براہِ راست فوجی حملے کے بجائے ”گرے زون“ حکمتِ عملی کے ذریعے مسلسل دباؤ بڑھا رہا ہے، جس کا ایک نمایاں مرکز جنوبی بحیرۂ چین میں واقع پراتاس (ڈونگشا) جزائر بنتے جا رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بیجنگ ایسے اقدامات اختیار کر رہا ہے جو مکمل جنگ کے دائرے میں تو نہیں آتے، لیکن ان کا مقصد تائیوان پر سیاسی، عسکری اور نفسیاتی دباؤ بڑھانا ہے۔ پراتاس جزائر اگرچہ نسبتاً چھوٹے اور دور افتادہ ہیں، تاہم ان کی جغرافیائی حیثیت انہیں انتہائی اہم بناتی ہے۔ یہ جزائر جنوبی بحیرۂ چین میں اہم بحری راستوں کے قریب واقع ہیں اور تائیوان کی دفاعی حکمتِ عملی میں کلیدی کردار رکھتے ہیں۔ اگر چین ان علاقوں میں اپنی موجودگی مضبوط کرتا ہے تو اسے خطے میں مزید اسٹریٹجک برتری حاصل ہو سکتی ہے۔ تجزیے کے مطابق چین ساحلی محافظ جہازوں، سمندری ملیشیا، ڈرونز، فضائی گشت، معلوماتی جنگ اور مسلسل عسکری موجودگی کے ذریعے تائیوان کے دفاعی وسائل پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد تائیوان کو مسلسل دفاعی ردعمل پر مجبور رکھنا اور اس کی فوجی و معاشی استعداد کو بتدریج کمزور کرنا ہے۔

چین اعلیٰ اے آئی ماڈلز تک

بیرون ملک رسائی کو روکنے پر غور کر رہا ہے: ذرائع

بیجنگ: بات چیت سے واقف تین افراد نے بتایا کہ چینی حکام نے گزشتہ ماہ کے دوران اعلیٰ ٹیک فرموں کے ساتھ میٹنگیں کی ہیں جو ممکنہ طور پر چین کے جدید ترین AI ماڈلز تک بیرون ملک رسائی کو محدود کرنے کے بارے میں ہیں، جن میں ابھی تک جاری نہیں کیا جانا ہے۔ یہ بات چیت بیجنگ کی طرف سے ملک کے اندر آبائی AI کو برقرار رکھنے کے لیے کئی اقدامات کی پیروی کرتی ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کس طرح چین، امریکہ کی طرح اب جدید مصنوعی ذہانت کو ایک اہم قومی اثاثہ کے طور پر دیکھ رہا ہے جس پر کنٹرول کی ضرورت ہے۔ مذاکرات میں موجود کمپنیوں میں ٹیک کمپنیاں علی بابا اور بائٹ ڈانس کے ساتھ ساتھ سٹارٹ اپ Z.ai شامل تھے، نے کہا کہ وہ لوگ، جنہیں میڈیا سے بات کرنے کا اختیار نہیں تھا اور انہوں نے شناخت ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ گزشتہ سال ڈیپ سیک کے R1 ماڈل کے ظہور کے بعد سے، چینی AI ماڈلز نے اپنی کم لاگت اور بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کی بدولت عالمی سطح پر بڑی جگہ بنائی ہے۔ بیجنگ کی طرف سے ان مصنوعات تک رسائی کو محدود کرنے کا کوئی بھی فیصلہ AI مارکیٹوں میں پھیل سکتا ہے کیونکہ بہت سے کاروباروں کی لاگت میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ دو ذرائع کے مطابق، چین کی وزارت تجارت کی سربراہی میں ہونے والی میٹنگوں میں، شرکاء نے جدید ترین AI ماڈلز - بند سورس اور زیادہ اوپن ورژن دونوں پر حدیں لگانے پر تبادلہ خیال کیا۔ ایک ذرائع نے بتایا کہ حکام نے چین کے سخت قومی سلامتی کے قانون کے تحت ملکیتی AI ٹیکنالوجی کے کسی بھی لیک یا چوری کو جرم قرار دینے کی بات کی۔ ذرائع نے مزید کہا کہ حکام نے اس بات کو محدود کرنے کے لیے نئے اقدامات پر عمل درآمد کا امکان بھی اٹھایا کہ کون گھریلو AI اسٹارٹ اپس کو فنڈز فراہم کر سکتا ہے۔ دو ذرائع نے بتایا کہ ممکنہ پابندیوں کے دائرہ کار پر ابھی بھی تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ وہ صرف مستقبل کے ماڈلز پر لاگو ہو سکتے ہیں۔ یہ فوری طور پر واضح نہیں تھا کہ وہ کب نافذ ہوں گے یا نہیں۔ چین کی وزارت تجارت، جو برآمدی ضوابط کی نگرانی کرتی ہے، اور نیشنل ڈویلپمنٹ اینڈ ریفارم کمیشن - ملک کی ریاستی منصوبہ بندی کی ایجنسی جس کے عہدیداروں نے بھی اجلاسوں میں شرکت کی، نے تبصرہ کے لیے رائٹرز کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ علی بابا، بائٹ ڈانس اور زیڈ ائی نے بھی رائٹرز کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ تینوں کمپنیوں کے پاس اے آئی ماڈلز کی ایک رینج ہے، کچھ بند سورس جبکہ دیگر اوپن ویٹ ہیں، یعنی صارفین بنیادی سسٹمز کو ڈاؤن لوڈ، چلا سکتے اور اپنی مرضی کے مطابق بنا سکتے ہیں۔

علاقائی پانیوں میں چین کی آمرانہ توسیع پسندی برقرار: تائیوان

اگر دنیا کام کرنے میں ناکام رہی تو علاقائی پانیوں میں چین کی آمرانہ توسیع پسندی برقرار رہے گی

تاپئی: اگر دنیا کام کرنے میں ناکام رہی تو علاقائی پانیوں میں چین کی آمرانہ توسیع پسندی“ برقرار رہے گی، تائیوان کے ایک سینئر سیکورٹی اہلکار نے بدھ کو خبردار کیا۔ چینی بحری جہاز متنازعہ پانیوں اور جزائر پر بیجنگ کے سمندری دعوؤں پر زور دینے کے لیے مشرقی بحیرہ چین، آبنائے تائیوان اور بحیرہ جنوبی چین میں باقاعدگی سے سفر کرتے ہیں۔ قومی سلامتی کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل لی وین نے ایک بین الاقوامی فورم کو بتایا کہ چین ”سلامی سلائسنگ“ کے بڑھتے ہوئے انداز کے ذریعے حدود کو مسلسل بڑھا رہا ہے۔ لی نے کہا کہ چین کی ”آمرانہ توسیع پسندی“ میں اپنے دعوؤں کو دبانے اور ”بین الاقوامی آبی گزرگاہوں کو اندرونی پانیوں میں تبدیل کرنے“ کی کوشش کرنے کے لیے فوجی، کوسٹ گارڈ، تحقیق اور میری ٹائم ملیشیا کے جہازوں کا استعمال شامل ہے۔ لی نے خبردار کیا، ”اگر دنیا ہمارے تحفظات کا اظہار کرنے یا کارروائی کرنے میں ناکام رہتی ہے، تو یہ توسیع پسندی جاری رہے گی۔ سمندری امور کے وزیر کوان بی لنگ نے فورم کو بتایا کہ تائیوان، جاپان اور فلپائن کو ”اسی طرزعمل کا سامنا کرنا پڑا“ جو جان بوجھ کر روایتی جنگ کی دہلیز سے نیچے رہنے کے لیے کنٹرول کیے گئے تھے۔ کوان نے کہا، جب کارروائیوں کا ایک سلسلہ جمع ہو جاتا ہے، تو یہ بالکل نئی جمود پیدا کر سکتا ہے۔“ کوآن نے کہا کہ بین الاقوامی شراکت داروں کو اسٹیٹس کو کی مشترکہ تفہیم اور اگلا بحران آنے سے پہلے“ مربوط ردعمل کے اقدامات تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ تبصرہ جاپان اور چین کے ساحلی محافظوں کے بحری جہازوں کے درمیان متنازع جزیروں کے قریب آمنے سامنے ہونے کے ایک دن بعد آیا ہے جن کا دعویٰ جاپان میں سینکاکو اور چین میں دیاؤیو ہے۔ ہر فریق نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے دوسرے کے ان جہازوں کو باہر نکال دیا جو ان کے علاقائی پانیوں میں گھس آئے تھے۔ پچھلے مہینے، چین نے پہلی بار تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں گشت شروع کر دی تھی جس کے بعد جاپان اور فلپائن کے درمیان اس علاقے میں ایک حد بندی کے لیے بات چیت ہوئی تھی، جسے بیجنگ نے غیر قانونی قرار دیا تھا۔

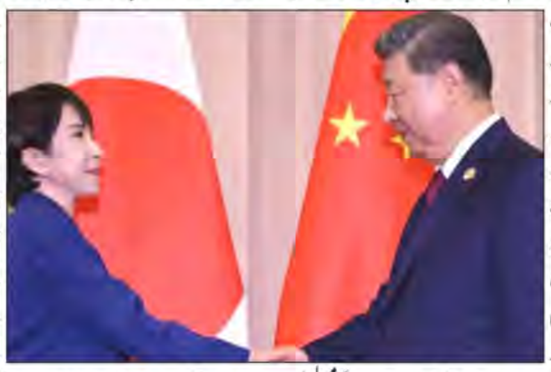

چین کی ابھرتی ہوئی گگ معیشت

ملازمتوں کے بازار کے درد کو چھپا رہی ہے: ماہرین

بیجنگ: باؤ ژانگ نے سافٹ ویئر ٹیسٹر کے طور پر اپنی ملازمت کھونے کے بعد اس سال ایک چینی رائیڈ ہیلنگ ایپ کے لیے گاڑی چلانا شروع کی اور کہا کہ ملازمت کی کمزور مارکیٹ اسے ٹیک سیکٹر میں واپس آنے کی بہت کم امید دیتی ہے۔ اس کی کہانی چین میں تیزی سے عام ہے، جہاں دسیوں لاکھوں لوگ رسمی ملازمت سے گگ اکانومی میں منتقل ہو رہے ہیں کیونکہ بے روزگاری کی بیمہ، گریجویٹوں کی ریکارڈ تعداد اور ملازمتوں کی کمی مواقع کو نچوڑ رہی ہے۔ بیجنگ میں صبح 7 بجے سے تقریباً آدھی رات تک کام کرنے والے 30 سالہ نوجوان نے کہا،” وہ لوگ جو پہلے ٹیکسیاں لیتے تھے، اب انہیں خود ہی چلانا پڑتا ہے۔ گاڑی کے کرایے اور چارجنگ کے اخراجات کے بعد ایک ماہ میں تقریباً 6,000 یوآن کمانے کے لیے۔ چائنا نیو ایمپلائمنٹ فارمز ریسرچ سنٹر، ایک تھنک ٹینک کا تخمینہ ہے کہ لچکدار ملازمت میں لوگوں کی تعداد- بغیر کسی مستقل کل وقتی معاہدے کے- 2025 میں 280 ملین سے بڑھ کر اس سال 320 ملین ہو جائے گی، یہ ایک گروہ تقریباً امریکی آبادی کے برابر ہے اور چین کی افرادی قوت کا تقریباً 44٪۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین کی گمٹم معیشت روزگار کا ایک اہم بفر بن گئی ہے کیونکہ جائیداد کے بحران نے تعمیراتی ملازمتوں کو ختم کر دیا ہے اور صنعت کاروں نے ٹیرف، گنجائش اور قیمتوں کی جنگوں کے درمیان آٹومیشن اور لاگت میں کمی کے ذریعے کارکنوں کو بہایا ہے۔ تیزی سے، یہ تعلیم یافتہ نوجوانوں اور سفید کالر کارکنوں کی خدمات حاصل کرتا ہے جو کمزور گھریلو طلب اور AI اپنانے کی وجہ سے نچوڑے ہوئے ہیں۔ ہانگ کانگ پولی ٹیکنک یونیورسٹی کے ثقافتی بشریات کے ماہر یانگ ژان نے کہا کہ یہ تناسب بہت زیادہ ہے۔ یہ اب دیہی مہاجرین تک محدود نہیں ہے اور متوسط طبقے اور یونیورسٹی سے فارغ التحصیل افراد تک پھیل گیا ہے۔ چین مینوفیکچرنگ کو اپ گریڈ کر رہا ہے، اور بہت سی صنعتیں جو بڑی تعداد میں کارکنوں کو جذب کرتی تھیں، کو مرحلہ وار ختم کیا جا رہا ہے۔ پھر اے آئی ہے۔ چین کی انسانی وسائل کی وزارت اور اسٹیٹ کونسل انفارمیشن آفس، جو کابینہ کی جانب سے میڈیا کے سوالات کا جواب دیتا ہے، نے فوری طور پر تبصرہ کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔

۸ مختلف کارروائیوں میں ۱۴ فوجی اہلکار ہلاک، متعدد زخمی

شاہراہیں بلاک، مواصلاتی پل تباہ اور مرکزی مخبر ہلاک۔ میجر گہرام بلوچ

بلوچستان: بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں 5 جولائی 2026 کو رات 9 بجے، مستونگ شہر میں بس اڈہ، قبرستان اور اسٹیڈیم روڈ کے اطراف معمول کے گشت پر تھے کہ اس دوران پولیس سے ان کا سامنا ہوا۔ پولیس نے سرمچاروں کو دیکھتے ہی فائرنگ شروع کر دی، جس پر سرمچاروں نے پوزیشن سنبھال کر بھرپور جوابی کارروائی سرانجام دی۔ اس جوابی کارروائی کے نتیجے میں پولیس کی گاڑی ناکارہ ہوگئی جبکہ اس میں سوار 3 اہلکار زخمی ہوئے۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ مقامی پولیس اہلکاروں اور دیگر محکموں کے کارندوں کو آخری بار سخت الفاظ میں تنبیہ کرتی ہے کہ وہ قابض ریاست کے آلہ کار بن کر بلوچ قومی تحریک اور سرمچاروں کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائیوں، ناکہ بندیوں یا مخبری سے فوری طور پر باز رہیں۔ مستونگ شہر کا حالیہ واقعہ ان عناصر کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ اگر انہوں نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھانے یا قابض فوج کے فرنٹ لائن کا کردار ادا کرنے کی کوشش کی، تو ہمارے سرمچار ان پر رحم نہیں کریں گے۔ ہماری جنگ بلوچستان کی مکمل آزادی تک جاری

رہے گی اور جو کوئی بھی قوت اس راہ میں رکاوٹ بنے گا، وہ اپنے جانی و مالی نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ پولیس اہلکار اپنی نوکریوں اور وقتی مفادات کی خاطر اپنے ہی لوگوں کے خلاف استعمال ہونا بند کریں، ورنہ ان کے خلاف کارروائیوں میں مزید شدت لائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان لبریشن فرنٹ کے سرمچاروں نے 3 جولائی 2026 کو خضدار کے علاقے نوغے میں پیش قدمی کرنے والے قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو گھات حملے میں نشانہ بنایا۔ دشمن کا یہ قافلہ 18 فوجی گاڑیوں، بکتر بند گاڑیوں اور پیدل گشتی دستوں پر مشتمل تھا۔ اس کارروائی کے دوران سرمچاروں نے قابض فوج کے اس طویل قافلے پر مختلف سمتوں سے بھاری اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں قافلے میں شامل ایک فوجی گاڑی اور پیدل چلنے والے اہلکار حملے کی زد میں آئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں گاڑی میں سوار 2 فوجی اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ سرمچاروں نے قافلے کی دیگر گاڑیوں کو بھی نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ان گاڑیوں میں سوار کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ سرمچاروں کے اس حملے سے قابض فوجی حواس باختہ ہو گئے اور انہوں نے اپنی روایتی بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قریبی علاقوں میں عام آبادی پر مشین گنز سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور مارٹر کے گولے داغے، جس کی زد میں آ کر ایک مقامی خاتون زخمی ہو گئی۔ سرمچاروں کی اس کارروائی کے نتیجے میں قابض فوج پسپا ہونے اور پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی۔ کارروائی کے بعد تمام سرمچار اپنے محفوظ ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

غیر مہذب ہونے کی طرف بڑھتا دیش

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے۔ جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خود مختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

انسان نے جیسے جیسے ترقی کی، اس نے زندگی جینے، رہنے سہنے، کھانے پینے اور باہمی لین دین کے اصول مرتب کیے۔ لیکن جب طاقتور لوگوں نے اپنے ذاتی مفادات، استحصال اور وسائل پر قبضے کی غرض سے سماجی اصول وضوابط کو توڑا، تو انسانوں پر ظلم و بربریت کے پہاڑ ٹوٹے۔ انسانی تاریخ کے اس تاریک دور کو جس کی لاٹھی اس کی بھینس، زمانہ جاہلیت، یا بلیک ٹائم کہا جاتا ہے۔ صدیوں تک اس ظلم و بربریت کا سامنا کرنے کے بعد دنیا بھر کے مفکرین اور حکمرانوں نے ایک مہذب دنیا کا خواب دیکھا۔ غلامی، بندھوا مزدوری، رنگ، زبان اور نسل کی بنیاد پر امتیاز کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ تمام ممالک کو خود مختاری ملی اور یہ بین الاقوامی اصول طے پایا کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر جبر نہیں کرے گا اور انسانی حقوق کا احترام کیا جائے گا۔ انڈیا کو مہذب بنانے کے دعوے کے ساتھ آنے والے انگریز خود غیر مہذب تھے۔ انہوں نے پوری دنیا میں لوٹ مار اور جبر پر مبنی ایسی تہذیب کو فروغ دیا جس کے اثرات سے نجات پانے میں نہ جانے کتنے برس لگیں گے۔

آزادی کے بعد، مہاتما گاندھی اور دیگر بانیانِ ملک نے ایک ایسے رام راجیہ کا تصور پیش کیا تھا جہاں انصاف، رواداری اور مساوات کا دور دورہ ہو۔ تاہم، موجودہ دور میں آر ایس ایس اور اس کا سنگھ پریوار جس ماضی پرستانہ نظریہ اور سناتن دھرم کی بحالی کا پرچار کر رہا ہے، وہ گاندھی کے تصور سے بالکل مختلف اور بعض لحاظ سے انگریزوں کے جبر سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ سنگھ پریوار کا پورا بیانیہ اس تصور پر قائم ہے کہ بھارت میں رہنے والی اقلیتیں (خصوصاً مسلمان اور عیسائی) پرتشدد، ظالم اور غیر مہذب ہیں، اور ان کی حب الوطنی مشتبہ ہے۔ ہندو سماج روادار اور مہذب ہے، لیکن اب وہ "خطرے میں" ہے۔ سوشلزم، کمیونزم، مساوات، آزادی، جمہوریت اور آئین پسندی جیسے نظریات چونکہ یورپ سے آئے ہیں، اس لیے وہ بھارت کے مزاج کے مطابق نہیں ہیں۔

انہی خیالات کی بنیاد پر سنگھ پریوار سماجی، سیاسی اور اقتصادی اہمیت کے تمام ریاستی ڈھانچوں پر قبضہ کر کے ایک نئی سیاسی تہذیب تشکیل دینا چاہتا ہے۔ البتہ اس عمل میں وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جرمنی کے نازی ازم اور اٹلی کی فسطائیت (Fascism) کے لیے اس کے دل میں جو تاریخی قدر موجود ہے، وہ کسی بھی لحاظ سے دیسی یا سناتن نہیں ہے۔ سینئر صحافی ارون ترپاٹھی کے مطابق: سنگھ پریوار کے قیام کو تقریباً سو برس ہو چکے ہیں، اور مرکز میں تقریباً ڈیڑھ دہائی تک اقتدار میں رہنے اور بیشتر ریاستوں میں طویل حکومتوں کے باوجود، ملک کا تہذیبی منظرنامہ مہذب ہونے کے بجائے مزید غیر مہذب ہوتا جا رہا ہے۔ سماجی بے تہذیبی کا سب سے بڑا مظاہرہ اس وقت دیکھنے کو ملتا ہے جب مذہب کو سیاسی اور معاشی فائدے کے لیے استعمال کیا جائے۔ معاملہ صرف ایودھیا کے رام مندر میں نذرانوں کی چوری یا مالیاتی خورد برد کا نہیں، بلکہ اس پر پیش کیے جانے والے بے بنیاد دلائل کا ہے۔ رام مندر کی تعمیر کے لیے عوام سے اکٹھے کیے گئے اربوں روپے کے چندے میں ہیر پھیر اور مندر کے اردگرد زمینوں کی خرید و فروخت کی دھاندلی کو میڈیا اور سرکاری دباؤ کے ذریعے دبانے کی کوشش کی گئی۔

جب اس گھوٹالے کے حقائق سامنے آئے تو سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت رام رام کہتے ہوئے اس معاملے سے کنارہ کش ہوتے دکھائی دیے، جبکہ ان کے نائب دتاتریہ ہوسبولے نے روایتی بیانیہ اپناتے ہوئے کہا کہ ہندو مخالف اور قوم مخالف عناصر اس واقعے کو ہندو عقیدے کو بدنام کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، اس لیے ہندو سماج کو صبر سے کام لینا چاہیے۔ یہاں یہ بنیادی سوال اٹھتا ہے کہ کیا یہی صبر ہندو سماج کو طویل عرصے

تک اپنے اندر موجود اونچ نیچ، ذات پات کی تفریق (Casteism) اور ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے سے روکے رہا؟ جو معاشرہ اپنی اندرونی برائیوں اور اخلاقی گراوٹ کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو، اسے مسلسل غیر مہذب ہوتے جانے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

بھارت میں بے تہذیبی اور قانون شکنی کا مظاہرہ صرف مندروں کے چندوں تک محدود نہیں۔ اب یہ گلی کوچوں میں انسانی خون بہانے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب مسلمان، دلت، آدی واسی یا معاشرے کے کسی کمزور طبقے کے فرد کو گائے کی اسمگلنگ، چوری یا محض مذہبی شناخت کی بنیاد پر بھیڑ کے ذریعے ہلاک نہ کیا جا رہا ہو۔ اس طرح کے 80 فیصد سے زائد واقعات بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں رونما ہو رہے ہیں، جہاں مجرموں کو سزا دینے کے بجائے اکثر پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔ چھوٹی بچیوں کی عصمت دری اور قتل کے واقعات میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو (NCRB) کی 2024 کے اعداد و شمار کے مطابق، خواتین کے خلاف 4.41 لاکھ جبکہ بچوں کے خلاف 1.87 لاکھ جرائم ریکارڈ کیے گیے۔ اس شرح میں یومیہ اضافہ کو کیا کوئی مہذب سماج برداشت کر سکتا ہے؟ عدالتی عمل کو بائی پاس کر کے ملزمان کے گھروں پر بلڈوزر چلانا اب ایک فیشن بن چکا ہے۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے متعدد بار سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ بغیر قانونی عمل کے کسی کا گھر نہیں گرایا جا سکتا، لیکن انتظامیہ نام اور مذہب دیکھ کر یکطرفہ کارروائی کرتی ہے۔ کیا کوئی بھی مہذب سماج اس قسم کے جنگل راج کو قبول کر سکتا ہے؟ مغربی بنگال ہو یا ملک کی دیگر ریاستیں، اقتدار کی ہوس میں سیاسی اخلاقیات کی تمام حدیں پار کر دی گئی ہیں۔ سیاسی مخالفین کے ساتھ جو بدسلوکی کی جا رہی ہے، وہ جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ رہنماؤں کے کپڑے اتار کر، ان کے گلے میں جوتے ڈال کر جلوس نکالنا، ارکانِ پارلیمان کو دھکے دینا اور خواتین ارکان پر انڈے پھینکنا اب معمول بنتا جا رہا ہے۔ اقتدار میں بیٹھے وزراء کے شرمندہ ہونے کے بجائے مضحکہ خیز رویہ جمہوریت کا تمسخر اڑانے اور غیر مہذب معاشرے کی عکاسی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سیاسی بے تہذیبی صرف ارکانِ اسمبلی اور پارلیمان کی خرید و فروخت (Horse Trading) تک محدود نہیں، بلکہ یہ ووٹوں کی چوری اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں یا انتخابی عمل میں دھاندلی تک پھیل چکی ہے۔

مدھیہ پردیش کے نرمدا پورم کی جج تبسم خان، جنہوں نے ماب لنچنگ کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دی، انہیں دائیں بازو کی تنظیموں کی طرف سے کھلے عام دھمکیاں دی گئیں۔ اسی طرح، منی پور کا بحران، جہاں دو برادریوں (میتی اور کوکی) کو آپس میں لڑا کر ریاستی اور مرکزی قیادت نے منہ موڑ لیا، ملک کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ جبکہ چند سال پہلے یہ دعویٰ کیا تھا کہ شمال مشرق (North-East) میں شدت پسندی کا خاتمہ کر کے مکمل امن قائم کر دیا گیا ہے۔ بھارت تاریخی طور پر مظلوموں کا حامی اور عالمی سطح پر امن کا علمبردار رہا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں، غزہ اور فلسطین میں اسرائیلی فوج کے ہاتھوں ہزاروں معصوم بچوں اور شہریوں کے قتلِ عام پر حکومت ہند کی خاموشی اس کی بدلی ہوئی اخلاقی ترجیحات کو ظاہر کرتی ہے۔ تاریخی طور پر، بھارت ہمیشہ اسرائیلی بربریت کے خلاف اور فلسطینیوں کے حقِ خود ارادیت کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ مگر موجودہ حکومت نے اپنے مادی اور عسکری مفادات کی خاطر اسرائیل کے اس غیر انسانی طرزِ عمل کی کھل کر مذمت کرنے سے گریز کیا۔ یہ عالمی سطح پر پھیلتی ہوئی بے تہذیبی کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔ معاشرے کو امید تھی کہ رام مندر کی تعمیر کے بعد ملک میں اس طرح کا کوئی دوسرا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ لیکن آئے دن کسی مسجد یا درگاہ کے نیچے مندر کی تلاش نے پورے سماج کو کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ دراصل سنگھ پریوار کو مذہب کے اخلاقی اصولوں سے زیادہ اس کے ذریعے اسے سیاسی اور معاشی غلبہ حاصل کرنے کی فکر ہے۔ اس کے برعکس گاندھی جی انگریزوں کو ہٹا کر گدی پر ہندوستانیوں کو بٹھانے کے بجائے وہ شہریوں کے کردار کی بلندی کے خواہاں تھے۔ گاندھی جی نے معاشرے کو سات بڑے سماجی گناہوں سے خبردار کیا تھا: اصولوں کے بغیر سیاست، اصولوں کے بغیر سیاست، محنت کے بغیر دولت، ضمیر کے بغیر لذت، کردار کے بغیر علم، اخلاق کے بغیر تجارت، انسانیت کے بغیر سائنس، اور قربانی کے بغیر عبادت۔ آج اگر سنگھ پریوار، اس کی ذیلی تنظیموں اور موجودہ سیاسی نظام پر نظر ڈالی جائے تو کارپوریٹ لوٹ مار سے لے کر انتخابی فنڈنگ (Electoral Bonds)، تشدد اور نفرت انگیز تقاریر میں یہ ساتوں برائیاں صاف نظر آتی ہیں۔

معاشرے میں، گاؤں کے پنچایت فنڈ سے لے کر دارالحکومت کے بڑے منصوبوں تک، عوامی املاک کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنے کی بیماری بہت پرانی ہے۔ سنگھ نے اس ذاتی مفاد کو اپنے تنظیمی مفاد سے جوڑ دیا اور خود کو ایک جواب دہ ادارے کے بجائے ایک ایسے گروہ کے طور پر پیش کیا جو قانون سے بالاتر ہے۔ اس سے بھی بڑا جرم ریاست کے وہ تمام خود مختار اداروں (عدلیہ، الیکشن کمیشن، سی بی آئی)، جن کا کام انصاف فراہم کرنا تھا، کو حکومت کا آلۂ کار بنا ہے۔ اس کی وجہ سے تاریخی ناانصافیوں کو انصاف کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔ ایسی سنگین صورتِ حال میں مایوس ہو جانا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہم نہ تو ریاست کو سڑنے کے لیے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی مذہبی برادریوں کو شدت پسندوں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ گاندھی، رام منوہر لوہیا اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تینوں ہی ان اداروں کے اندر اصلاح اور آئینی مداخلت کے حامی تھے۔ آج بھی مایوسی کے اس اندھیرے میں کئی ایسی روشن مثالیں موجود ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہندوستان کا ضمیر پوری طرح مرا نہیں ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ کے جج مادھو جامدار ایک اقلیتی سیاسی کارکن کی جلاوطنی کا فیصلہ منسوخ کر کے امید پیدا کرتے ہیں۔ نرمدا پورم کی جج تبسم خان اپنی جان خطرے میں ڈال کر ماب لنچنگ کے مجرموں کو عمر قید کی سزا دیتی ہیں۔ کھنڈوا کے جج اکشے دویویدی اپنی سرکاری مراعات ترک کر کے ایک مثال قائم کرتے ہیں۔ جسٹس ایس مرلی دھر اسرائیلی مظالم کو بے نقاب کرتے ہوئے فلسطینی بچوں کی ہلاکت پر دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہیں۔ کانگریس کے راہل گاندھی کی انڈیا اتحاد کے ذریعے سماج کے بنیادی اشوز پر عوامی تحریک چلانے، اور اکھلیش یادو کا ایودھیا میں نذرانے کی چوری کو بے نقاب کرنا، سیاسی جمود کو توڑنے کی کوششیں ہیں۔ وہ نوجوان جو تعلیمی نظام اور پیپر لیک دھاندلی کے خلاف "کاکروچ جنتا پارٹی" بنا کر جنتر منتر پر دھرنا دیے ہوئے ہیں، وہ ملک کا اصل مستقبل ہیں۔ ان کے ساتھ وہ تمام آزاد صحافی، یوٹیوبرز اور سماجی کارکن بھی امید کی علامت ہیں جنہیں مین سٹریم (گودی) میڈیا سے نکال دیا گیا، لیکن وہ آج بھی سچ کو سچ کہنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ شاید یہی لوگ بھارت کو جو غیر مہذب ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے، دوبارہ تہذیب اور انسانیت کی راہ پر لا سکیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۹/جولائی۔۲۰۲۶

اتر پردیش میں سیاسی ماحول کی گرمی

ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں آئندہ سال اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں اور ایسے میں ریاست میں سیاسی سرگرمیوں میں تیزی اور شدت پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے۔ عوامی سطح پر حالانکہ ابھی ان سرگرمیوں کا کوئی خاص اثر دکھائی نہیں دے رہا ہے تاہم در پردہ سرگرمیوں میں تیزی اور شدت آ گئی ہے۔ سیاسی جماعتیں اور قائدین اپنے اپنے طور پر تیاریوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ریاست میں اسمبلی انتخابات میں اصل مقابلہ بی جے پی اور سماجوادی پارٹی میں ہونے والا ہے۔ سماجوادی پارٹی کیساتھ کانگریس اور کچھ مقامی جماعتیں بھی اتحاد کا حصہ ہو سکتی ہیں جبکہ بی جے پی کے ساتھ بھی یہی صورتحال ہے اور کچھ مقامی جماعتیں اس کے ساتھ مل کر مقابلہ کر سکتی ہیں۔ دو بڑی جماعتیں اپنی حلیف جماعتوں کو نشستوں کی فراہمی' کن حلقوں سے مقابلہ کرنا ہے اس کو قطعیت دینے اور اپنے طور پر امیدواروں کی اسکریننگ کرنے میں مصروف ہو گئی ہیں۔ جو امیدوار ٹکٹ کے خواہشمند ہیں وہ بھی اپنے لئے حالات بنانے اور سازگار کرنے میں مصروف ہیں۔ انتخابات کی تیاریوں اور امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے چیف منسٹر آدتیہ ناتھ اور سماجوادی پارٹی سربراہ اکھلیش یادو سرگرم ہو چکے ہیں۔ چیف منسٹر کی جانب سے لگاتار عوامی ریلیوں کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے۔ کئی پروگرامس میں شرکت کی جا رہی ہے۔ کچھ اسکیمات کا بھی اعلان ہو رہا ہے اور عوام سے رابطوں کو بحال کرنے پر توجہ مرکوز کر دی گئی ہے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی سربراہ اکھلیش یادو بھی پارٹی صفوں میں استحکام پیدا کرنے اور قائدین اور کیڈر کو متحرک و سرگرم کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اس طرح سیاسی اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل اس ریاست میں سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں اور آئندہ دنوں میں ان میں مزید تیزی اور شدت پیدا ہونے کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ جو مقامی جماعتیں ہیں وہ بھی اپنے طور پر اپنی صفوں کو سرگرم بنانے کیلئے منصوبہ بندی کرنے لگی ہیں اور تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ جہاں تک اتر پردیش اسمبلی انتخابات کا سوال ہے تو بی جے پی کیلئے بظاہر تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک نظر آ رہا ہے لیکن جملہ حالات پارٹی کے حق میں بہتر دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ خاص طور پر رام مندر میں چندہ چوری کے مسئلہ پر عوام میں ایک طرح کی بے چینی کی فضاء پیدا ہو گئی ہے۔ خاص طور پر گزشتہ پارلیمانی انتخابات میں ریاست میں جس طرح سے بی جے پی کو عوام نے مسترد کیا ہے اس کے بعد سے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کیڈر کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔ رام مندر چندہ چوری کے بعد ایسا تاثر عام ہونے لگا ہے کہ بی جے پی کیلئے ہندوتوا کا مسئلہ اس بار شائد اتر پردیش میں کارگر اور مفید ثابت نہیں ہوگا۔ بی جے پی کا جو تھنک ٹینک ہے اس کیلئے اب یہ ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے کہ وہ دوسرے مسائل کی نشاندہی کرے تا کہ انتخابات کے دوران انہیں موضوع بحث بنایا جا سکے تا کہ رائے دہندوں کو الجھانے میں مدد مل سکے۔ رام مندر چندہ چوری کا مسئلہ آسانی کے ساتھ عوام کے ذہنوں سے محو ہونے کے امکانات نظر نہیں آ رہے ہیں۔ خاص طور پر اس حال میں جبکہ مندر ٹرسٹ کے ذمہ داروں میں مرکزی اور ریاستی دونوں ہی حکومتوں کے نمائندے شامل ہیں۔ ایسے میں بی جے پی اس سے خود کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتی۔ حالانکہ بی جے پی خود کو اس سے دور رکھنے کی کوشش ضرور کر رہی ہے لیکن مختلف گوشوں سے ان دونوں ہی حکومتوں پر ذمہ داری عائد کی جا رہی ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بی جے پی کی جانب سے عوام کی توجہ ہٹانے اور بھٹکانے کیلئے کسی اور مسئلہ کو ہوا دی جا سکتی ہے۔ کچھ نئی منصوبہ بندی اور حکمت عملی تیار کی جا سکتی ہے۔ تاہم اپوزیشن کی جانب سے زیادہ تر چندہ چوری کے مسئلہ کو ہی ہوا دینے کی حکمت عملی بنائی جا سکتی ہے۔ جو سرگرمیاں اب زمین کے نیچے چل رہی ہیں وہ بہت جلد زمین کے اوپر بھی دکھائی دینے لگیں گی۔ اس صورتحال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں مقابلہ دلچسپ اور سخت بھی ہو سکتا ہے۔

روزنامہ ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

تعلیم و تربیت: ایک مثالی شخصیت کی اساس

"جس طرح روح کے بغیر جسم کی کوئی حقیقی اہمیت نہیں رہتی، اسی طرح تربیت کے بغیر تعلیم بھی اپنا معیار و وقار کھو دیتی ہے۔ تعلیم انسان کو عقل و شعور عطا کرتی ہے، جب کہ تربیت اس علم کو کردار، اخلاق اور انسانیت کا زیور پہناتی ہے۔ ... اسلام کے اعلیٰ اور پاکیزہ تعلیمات ہیں، کیوں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانی فطرت، عقلِ سلیم اور عملی زندگی کے عین مطابق ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بچہ فطرتِ سلیمہ اور صحیح عقائد و اعمال کی صلاحیت لے کر دنیا میں آتا ہے۔ اگر والدین اس کی مثبت ذہن سازی کریں اور اسے اسلامی اقدار سے آراستہ کریں تو وہ اخلاق و کردار کا پیکر بنتا ہے اور ایک بہترین مسلمان کی حیثیت سے معاشرے کے لیے مفید اور باکردار فرد ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر صورتِ حال اس کے برعکس ہوئی؛ غلط تربیت اور ماحول میسر ہوئے تو اس کے افکار و عقائد اور اعمال پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نتیجتاً وہ راہِ حق سے دور ہو کر اخلاقی اور عملی گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ علم کی اہمیت اور افادیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ موجودہ دور میں تعلیم انسان کی بنیادی ضرورت بن چکی ہے، جس طرح زندگی کے لیے سانس لینا ناگزیر ہے، اسی طرح تعلیم بھی فرد کی فکری، اخلاقی اور عملی نشوونما کے لیے لازمی ہے۔ ایک بچے کی پہلی درسگاہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے۔ جب وہ اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو معصومیت، پاکیزگی اور بے گناہی کا پیکر ہوتا ہے اور دنیاوی معاملات، مسائل اور پیچیدگیوں سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ... اس کا گھر ہوتا ہے۔ ... میں سیکھتا ہے۔ والدین اسے معاشرے کے مطابق جینا، دوسروں سے حسنِ سلوک کرنا اور اچھے اخلاق اپنانا سکھاتے ہیں۔ میں جہاں تک سمجھتی ہوں، بچے کی تربیت میں سب سے بنیادی اور مرکزی کردار ماں ہوتی ہے۔ کیوں کہ وہی بچے کی پہلی معلمہ اور اس کی شخصیت کی تعمیر میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ماں کی گود کے بعد، اسکول میں داخلے سے پہلے بچہ کا جو مکتبِ ثانی ہوتا ہے، وہ اس کا گھر اور آس پڑوس کا ماحول ہوتا ہے۔ گھر کے باہر کا ماحول بھی بچے کو اتنا ہی متاثر کرتا ہے جتنا کہ اندر کا۔ عموماً بچے گھر کے باہر نازیبا کلمات اور گالی گلوچ سیکھتے ہیں اور اس کا ردِ عمل کم یا زیادہ گھر میں بھی نظر آتا ہے۔ بھائی بہن کی لڑائی میں ان کی زبان سے یہ کلمات نہ چاہتے ہوئے بھی ادا ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بیرونی ماحول سے، اپنے ہم عمر بچوں سے سننے والی باتیں وہ جلد قبول کرتے ہیں۔ تجربات و مشاہدات یہ ثابت کرتے ہیں کہ بچوں کا ذہن و دماغ ایک کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے۔ بچپن میں جو باتیں اور چیزیں انھیں سننے اور دیکھنے کو ملتی ہیں وہ ان کے دماغ میں ثبت ہو جاتی ہیں اور عمر کے ساتھ ان میں پختگی بھی ہو جاتی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔" ... گفتار اور کردار کو بہترین بنائیں۔ بچے اپنے والدین اور دیگر بزرگوں کی باتوں اور اعمال کی نقل کرتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ان کے سامنے والدین کو چاہیے کہ غیر اخلاقی گفتگو، فضول مشاغل اور نامناسب رویوں سے گریز کریں۔ کیوں کہ یہی عادات بچوں کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اگر گھر کا ماحول محبت، احترام، دیانت داری اور دینی اقدار سے آراستہ ہو تو بچے کی شخصیت بھی انہی اوصاف سے مزین ہوتی ہے۔ بچے قوم کا قیمتی سرمایہ اور مستقبل کے معمار ہوتے ہیں، اس لیے ان کی صحیح تربیت ہر والدین کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ بچہ گھر میں والدین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خانہ سے بھی سیکھتا ہے اور جب وہ معاشرے میں قدم رکھتا ہے تو اس کے اخلاق، گفتگو اور کردار سے لوگوں کو اس کے گھرانے کی تربیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ گھر کا ماحول ایسا ہو جو بچہ کی ذہنی، اخلاقی اور سماجی نشوونما میں مثبت کردار ادا کرے۔ بظاہر یہ تمام چیزیں معمولی لگتی ہیں مگر ان تمام چھوٹی چھوٹی باتوں سے انسان خوش اخلاق بنتا ہے اور خوش اخلاق انسان ہر کسی کا دل جیت لیتا ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگرکسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

خاندانی رشتوں میں بڑھتی ہوئی بے اعتمادی اور تشدد

انس

کسی بھی معاشرے کی صحت کا اندازہ اُس کے خاندانی نظام کی مضبوطی سے لگایا جاتا ہے۔ گھر کی چار دیواری، جو کبھی محبت، سکون اور تحفظ کا استعارہ ہوا کرتی تھی، آج بتدریج خوف، شک اور بے اعتمادی کی علامت بنتی جا رہی ہے۔ اخبارات کے صفحات، ٹی وی چینلز کی بریکنگ نیوز اور سوشل میڈیا کی ٹائم لائنیں تقریباً روزانہ ایسی خبروں سے بھری ہوتی ہیں جن میں میاں بیوی، والدین اور اولاد، یا بہن بھائیوں کے درمیان تعلقات اس قدر بگڑ جاتے ہیں کہ نوبت تشدد اور بعض اوقات ناقابلِ تلافی سانحات تک جا پہنچتی ہے۔ یہ صورتِ حال محض چند واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک گہرے سماجی، نفسیاتی اور اخلاقی بحران کی نشاندہی کرتی ہے، جس پر سنجیدہ، ٹھنڈے دل و دماغ اور تحقیقی انداز میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بگڑتے رشتوں کی تصویر: حالیہ برسوں میں گھریلو تشدد سے متعلق رپورٹ ہونے والے واقعات میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہیں شریکِ حیات کے درمیان معمولی نوک جھونک انتہائی نوعیت اختیار کر جاتی ہے، کہیں والدین اور بالغ اولاد کے مابین جائیداد یا زندگی کے فیصلو ں پر اختلافات تلخی میں بدل جاتے ہیں، اور کہیں شک وشبہ کی فضا اس قدر گہری ہو جاتی ہے کہ برسوں کا ساتھ چند لمحوں میں بکھر جاتا ہے۔ ہم یہاں کسی مخصوص واقعے یا شخصیت کا ذکر کرنے سے قصداً گریز کر رہے ہیں، کیونکہ مقصد سنسنی پھیلانا نہیں بلکہ اس رجحان کے پیچھے کارفرما اسباب کو سمجھنا اور اس کا مستقل حل تلاش کرنا ہے۔ یہ امر باعثِ تشویش ہے کہ ایسے واقعات اب کسی ایک طبقے، علاقے یا معاشی حیثیت تک محدود نہیں رہے بلکہ تعلیم یافتہ اور خوشحال گھرانوں میں بھی اسی نوعیت کی اندرونی کشیدگی نظر آتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا غلط نہ ہوگا کہ مسئلہ محض معاشی تنگ دستی یا جہالت کا نہیں بلکہ کہیں زیادہ گہرا، اخلاقی اور نفسیاتی سطح کا ہے۔

اعتماد کیوں کمزور پڑ رہا ہے؟: خاندانی رشتوں کی بنیاد اعتماد پر ہوتی ہے، اور جب یہ بنیاد ہلنے لگے تو پوری عمارت لرزنے لگتی ہے۔ اس بے اعتمادی کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں۔ سب سے پہلے، تیزی سے بدلتا ہوا طرزِ زندگی ہے جس میں مادی کامیابی کو انسانی رشتوں پر فوقیت دی جانے لگی ہے۔ جب دولت اور نمود و نمائش زندگی کا محور بن جائیں تو محبت، ایثار اور قربانی جیسے اوصاف پسِ منظر میں چلے جاتے ہیں۔ دوسرا اہم عامل سوشل میڈیا ہے، جس نے ایک طرف رابطوں کو آسان بنایا تو دوسری طرف موازنے، حسد اور غیر حقیقی توقعات کو بھی جنم دیا۔ دوسروں کی نمائشی زندگی دیکھ کر اپنے گھر سے عدم اطمینان پیدا ہونا، اور نجی معاملات کا سرِ عام تذکرہ، دونوں ہی اعتماد کو کمزور کرتے ہیں۔ تیسرا عامل نفسیاتی دباؤ اور معاشی عدم استحکام ہے۔ روزگار کی غیر یقینی صورتِ حال، مہنگائی اور بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں انسان کو چڑچڑا اور بے صبر بنا دیتی ہیں، اور یہی بے صبری گھر کی چار دیواری میں غصے اور تلخی کی صورت میں پھوٹتی ہے۔ چوتھا عامل مشترکہ خاندانی نظام کی کمزوری ہے۔ پہلے بزرگوں کی موجودگی میں چھوٹے موٹے اختلافات بروقت سلجھا لیے جاتے تھے، مگر اب انفرادیت پسندی کے فروغ سے تنہائی اور مشاورت کا فقدان بڑھ گیا ہے۔ پانچواں اور شاید سب سے بنیادی عامل اخلاقی و روحانی زوال ہے، جس کے باعث صبر، عفو، رواداری اور خوفِ خدا جیسی اقدار کمزور پڑ گئی ہیں، اور ان کی جگہ انا، انتقام اور فوری ردِعمل نے لے لی ہے۔

دونوں فریقین کی ذمہ داری: انصاف اور اعتدال کا تقاضا: یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ گھریلو ناچاقی اور تشدد کا مسئلہ کسی ایک صنف تک محدود نہیں۔ معاشرے میں بعض مرد اپنی قوت اور اختیار کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے شریکِ حیات یا اہلِ خانہ پر جسمانی و ذہنی تشدد روا رکھتے ہیں، جو کسی صورت قابلِ قبول نہیں۔ دوسری طرف بعض گھرانوں میں زبان کی تلخی، طعنہ زنی، بلاجواز شک اور جذباتی تشدد کا رویہ بھی رشتوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ منصفانہ تجزیہ یہی تقاضا کرتا ہے کہ ہم کسی ایک فریق کو مجموعی طور پر موردِ الزام نہ ٹھہرائیں بلکہ ہر انسان، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، کو اپنے قول و فعل کا ذمہ دار سمجھیں۔ حقیقی اصلاح تب ہی ممکن ہے جب مرد اپنی قوت کو تحفظ اور رحمت کے لیے استعمال کریں، اور عورتیں بھی صبر، حکمت اور خوش اسلوبی سے گھر کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ دونوں

کی باہمی مشاورت اور احترام ہی خاندان کو مضبوط بنیادوں پر استوار رکھ سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خاندانی زندگی: اسلام نے خاندانی نظام کو محض ایک سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک عظیم روحانی و اخلاقی رشتہ قرار دیا ہے۔ قرآنِ کریم میں نکاح کے مقصد کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ (سورۃ الروم: 21) اس آیتِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کا اصل مقصد سکون، محبت اور رحمت ہے، نہ کہ خوف، تسلط یا جبر۔ اسی طرح میاں بیوی کے حسنِ سلوک کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔ (سورۃ النساء: 19) یہ حکم مردوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسنِ معاشرت اختیار کریں، چاہے کسی بات پر ناپسندیدگی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اسی آیت میں آگے فرمایا گیا کہ ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو مگر اللہ اسی میں بھلائی رکھ دے۔ نبی کریم ﷺ نے حسنِ سلوک کو ایمان کے ساتھ جوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے سب سے بہتر ہو، اور میں تم سب میں اپنے اہلِ خانہ کے لیے سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی) غصے پر قابو پانے کے حوالے سے آپ ﷺ کی تعلیم انتہائی جامع ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَغْضَبْ یعنی غصہ نہ کیا کرو، اور اسی بات کو آپ ﷺ نے بار بار دہرایا۔ اسی طرح حقیقی طاقتور انسان کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دے، بلکہ حقیقی طور پر طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم) عدل، احسان اور باہمی مشاورت کو بھی قرآن نے خاندانی زندگی کا بنیادی اصول قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (سورۃ النحل: 90)، یعنی اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کو باہمی مشورے سے معاملات طے کرنے کی ہدایت دی گئی ہے: فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ (سورۃ البقرہ: 233)، یعنی اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورے سے کوئی فیصلہ کرنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ اصول محض دودھ چھڑانے کے مسئلے تک محدود نہیں بلکہ خاندانی زندگی کے ہر پہلو پر لاگو ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ازدواجی زندگی اس بات کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے کہ رحمت، نرمی اور خوش طبعی کیسے گھریلو زندگی کا حصہ بنائی جا سکتی ہے۔ آپ ﷺ گھر کے کاموں میں اپنی ازواجِ مطہرات کا ہاتھ بٹاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگاتے اور خوش طبعی سے پیش آتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی زوجہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا، اور صحیح احادیث میں یہ بات واضح طور پر مذکور ہے کہ آپ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت یا خادم پر نہیں اٹھا۔ یہ اسوہ اس بات کی دلیل ہے کہ طاقت اور اختیار کا حقیقی مظہر تحمل اور رحمت میں ہے، نہ کہ سختی اور تشدد میں۔

یہ بات نہایت اہم ہے کہ اسلام کسی بھی صورت میں ظلم، تشدد، انتقام یا خود ساختہ سزا کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ناحق کسی جان کو نقصان پہنچانے کو انتہائی سنگین جرم قرار دیا: مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا (سورۃ المائدہ: 32)، یعنی جس نے کسی جان کو ناحق قتل کیا، گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کر دیا۔ اسلام نے ہر قسم کے نزاع کے حل کے لیے عدل و انصاف اور باقاعدہ طریقۂ کار مقرر کیا ہے، خود ساختہ انصاف یا انتقام کی ہرگز اجازت نہیں دی۔ خاندانی تنازعات کے حل کے لیے بھی قرآن نے ثالثی اور مصالحت کا حکم دیا: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا (سورۃ النساء: 35)، یعنی اگر میاں بیوی کے درمیان اختلاف کا خدشہ ہو تو دونوں طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کیا جائے تاکہ معاملہ افہام و تفہیم سے حل ہو۔

نفسیاتی پہلو: غصہ، دباؤ اور جرائم کا تعلق: جدید نفسیات بھی اسلامی تعلیمات کی تصدیق کرتی ہے کہ بے قابو غصہ، دائمی ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور عدمِ برداشت انسان کے فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کرتے ہیں، جس سے وہ ایسے اقدامات کر بیٹھتا ہے جن پر بعد میں شدید پچھتاوا ہوتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق جب انسان کو اپنے جذبات کے اظہار کا صحت مند ذریعہ میسر نہ ہو، اور وہ اپنے مسائل کسی سے بانٹ نہ سکے، تو دباؤ اندر ہی اندر جمع ہوتا رہتا ہے اور بالآخر کسی نہ کسی صورت میں پھٹ پڑتا ہے۔ اس کے عملی حل میں یہ بات شامل ہے کہ خاندان میں کھلے مکالمے کی روایت پروان چڑھائی جائے، ضرورت پڑنے پر ماہرِ نفسیات یا خاندانی مشیر سے رجوع کرنے کو معیوب نہ سمجھا جائے، غصے کے وقت فوری ردِعمل کے بجائے وقفہ لینے کی عادت اپنائی جائے، اور روحانی مشاغل جیسے نماز، ذکر اور قرآن کی تلاوت کو ذہنی سکون کا ذریعہ بنایا جائے۔ یہ تمام تدابیر مل کر انسان کو اندرونی توازن بخشتی ہیں اور اسے تشدد آمیز ردِعمل سے بچاتی ہیں۔

حکومتی ذمہ داریاں: ادارہ جاتی اصلاح کی ضرورت: اس بحران سے نمٹنے میں حکومت اور ریاستی اداروں کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ سب سے پہلے، ہر ضلعی سطح پر خاندانی کونسلنگ سینٹرز کا قیام ناگزیر ہے جہاں تربیت یافتہ ماہرین مفت یا مناسب فیس پر گھریلو مسائل میں رہنمائی فراہم کریں۔ دوسرا، ذہنی صحت کی سہولیات کو ہسپتالوں اور بنیادی مراکزِ صحت تک وسعت دی جائے، کیونکہ ابھی بھی ہمارے معاشرے میں نفسیاتی علاج کو بدنما داغ سمجھا جاتا ہے۔ تیسرا، گھریلو تشدد کی روک تھام کے لیے موجود قوانین کو محض کاغذی حد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان پر مؤثر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ چوتھا، عدالتی نظام میں خاندانی مقدمات کے لیے تیز رفتار کارروائی کا طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ متاثرہ افراد کو بروقت انصاف مل سکے اور معاملات برسوں تک لٹکے نہ رہیں۔ پانچواں اہم قدم تعلیمی نصاب میں اخلاقیات، جذباتی ذہانت اور خاندانی تربیت سے متعلق مضامین شامل کرنا ہے، تاکہ نئی نسل بچپن ہی سے صبر، برداشت اور احترام جیسی اقدار سیکھے۔ چھٹا، حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کو مل کر عوامی آگاہی مہمات چلانی چاہئیں جو خاندانی تشدد کے نقصانات اور اس کی روک تھام کے طریقوں سے متعلق شعور اجاگر کریں۔ ساتواں، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر تشدد آمیز اور سنسنی خیز مواد کی اشاعت کو محدود کرنے کے لیے مؤثر ضابطہ کاری کی ضرورت ہے، کیونکہ ایسا مواد نہ صرف معاشرتی حساسیت کو کم کرتا ہے بلکہ بعض کمزور ذہنوں کے لیے تقلید کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ علماء، میڈیا، تعلیمی اداروں اور والدین کا کردار: اس اصلاحی عمل میں علماءِ کرام کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ خطباتِ جمعہ اور دینی مجالس میں محض عبادات تک محدود رہنے کے بجائے حسنِ معاشرت، حقوقِ زوجین اور خاندانی مسائل پر بھی باقاعدہ رہنمائی دی جانی چاہیے۔ میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھریلو تشدد کے واقعات کو غیر ضروری تفصیلات اور سنسنی خیزی کے بغیر، ذمہ داری کے ساتھ رپورٹ کرے، اور اصلاحی پہلوؤں کو اجاگر کرے۔ تعلیمی ادارے نصاب کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تربیت کے ذریعے بچوں میں جذباتی توازن اور برداشت پیدا کرنے میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر، والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھروں میں محبت، احترام اور مکالمے کی فضا قائم کریں، کیونکہ بچے وہی سیکھتے ہیں جو اپنے گھر میں دیکھتے ہیں۔ نوجوان نسل پر بھی لازم ہے کہ وہ سوشل میڈیا کی نمائشی دنیا کے دباؤ سے نکل کر حقیقی رشتوں کی قدر کرنا سیکھے۔

اختتامیہ: امید کا چراغ: خاندانی رشتوں میں بڑھتی بے اعتمادی اور تشدد کوئی لاعلاج مرض نہیں بلکہ ایک ایسا چیلنج ہے جس کا حل ہمارے اپنے دین، اخلاقیات اور اجتماعی دانش میں پہلے سے موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر خود احتسابی کا راستہ اپنائیں، صبر اور عفو کو کمزوری نہیں بلکہ حقیقی قوت سمجھیں، اور اپنے گھروں کو رحمت و محبت کا مسکن بنانے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں۔ حکومت، علماء، میڈیا، تعلیمی ادارے اور والدین سب اگر اپنا اپنا کردار خلوصِ نیت سے ادا کریں تو یہ ممکن ہے کہ آنے والی نسلیں ایسے گھرانوں میں پروان چڑھیں جہاں اختلافِ رائے تشدد میں نہیں بلکہ افہام و تفہیم میں بدل جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہمارے سامنے ایک مینارۂ نور کی طرح موجود ہے، جس میں محبت بھی ہے، رحمت بھی، اور عدل بھی۔ اگر ہم اسی روشنی میں اپنے گھروں کو سنوارنے کی کوشش کریں تو یقیناً یہ بحران، جو آج پریشان کن دکھائی دیتا ہے، کل ایک مضبوط اور پُرسکون خاندانی نظام میں بدل سکتا ہے۔ یہی وہ امید ہے جو ہمیں مایوسی کے بجائے عمل کی طرف مائل کرتی ہے۔

کرۂ ارض پر سعودی عرب کی اہمیت و معنویت اور اس کی بدلتی ہوئی تصویر

پروفیسر اختر الواسع

سعودی عرب کا شمار دنیا کے اہم ترین ممالک میں ہے۔ اس کی صرف سیاسی، معاشی اور جغرافیائی اہمیت ہی نہیں بلکہ دینی اہمیت و معنویت بھی ہے جس کی دنیا میں کوئی دوسری نظیر نہیں ہے۔ اسلام کے مقدس ترین مقامات اور دنیا کی سب سے بڑی آبادی کا واحد قبلہ (کعبہ شریف) اسی سرزمین پر واقع ہیں، جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے سعودی عرب ایشیا، افریقہ اور یورپ کے درمیان ایک اہم محلِ وقوع رکھتا ہے۔ اس کے ساحل بحیرۂ احمر اور خلیج عرب سے ملتے ہیں، جو بین الاقوامی تجارت اور بحری نقل و حمل کے لیے نہایت اہم ہیں۔ معاشی اعتبار سے سعودی عرب دنیا میں تیل پیدا کرنے والے سرفہرست ممالک میں شامل ہے اور عالمی توانائی کی منڈی میں اس کا کردار نہایت اہم بلکہ قائدانہ ہے۔ تیل کی دولت نے نہ صرف اس کی معیشت کو مضبوط بنایا بلکہ عالمی معیشت اور بین الاقوامی اقتصادی پالیسیوں پر بھی اس کے اثرات ہیں۔ سیاسی سطح پر بھی سعودی مملکت عرب دنیا اور عالم اسلام کا ایک بااثر ملک ہے۔ یہ متعدد علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور امن، استحکام اور اقتصادی تعاون کے فروغ کے لیے سرگرم رہتا ہے۔ مختصراً سعودی عرب مذہبی تقدس، جغرافیائی محلِ وقوع، قدرتی وسائل، معاشی طاقت اور سفارتی اثر و رسوخ کے باعث کرۂ ارض پر ایک منفرد اور نہایت اہم مقام کا حامل ملک ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں مشرقِ وسطیٰ میں اگر کسی ملک نے اپنی داخلی ساخت، معاشی حکمتِ عملی، سماجی ماحول اور بین الاقوامی کردار میں سب سے زیادہ تبدیلی دیکھی ہے تو وہ مملکتِ سعودی عرب ہے۔ 2016ء میں "ویژن "2030" کے اعلان کے بعد سے سعودی عرب ایک ایسے دور میں داخل ہوا ہے جس نے نہ صرف اس کی داخلی ترجیحات کو نئی جہت دی بلکہ عالمی سطح پر بھی اس کے مقام اور کردار کو از سرِ نو متعین کیا ہے۔ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمان ہر سال اس تبدیلی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ مقدس مقامات کی خدمت، حرمین

شریفین کی توسیع، جدید ٹرانسپورٹ، ڈیجیٹل سہولیات اور زائرین کے لیے آسانیوں میں غیر معمولی اضافہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ سعودی قیادت مذہبی ذمہ داریوں کو جدید انتظامی مہارت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تبدیلی صرف مذہبی خدمات تک محدود نہیں۔ سعودی عرب تیل پر انحصار کم کر کے اپنی معیشت کو متنوع بنانے کے منصوبے پر تیزی سے عمل کر رہا ہے۔ سیاحت، ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، قابلِ تجدید توانائی، تفریح، کھیل اور ثقافت جیسے شعبوں میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری اس بات کا ثبوت ہے کہ مستقبل کی معیشت کے تقاضوں کو سنجیدگی سے سمجھا جا رہا ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی نمایاں پیش رفت دیکھنے کو ملتی ہے۔ دنیا کی ممتاز جامعات سے اشتراک، نوجوانوں کو جدید علوم کی طرف راغب کرنا، تحقیق و اختراع کی حوصلہ افزائی اور خواتین کی تعلیم میں اضافہ، ان اصلاحات کا اہم حصہ ہیں۔ آج سعودی نوجوان عالمی معیار کی تعلیم اور مہارتوں کے حصول کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ مواقع کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سماجی سطح پر بھی کئی ایسی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جنہوں نے سعودی معاشرے کی نئی تصویر پیش کی ہے۔ خواتین کی معاشی اور سماجی سرگرمیوں میں شرکت بڑھی ہے، کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ ملا ہے، اور نوجوان نسل کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے نئے پلیٹ فارم فراہم کیے گئے ہیں۔ اگرچہ ان تبدیلیوں پر مختلف حلقوں میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ سعودی معاشرہ ایک نئے مرحلے سے گزر رہا ہے۔

خارجہ پالیسی میں بھی سعودی عرب نے نسبتاً متوازن اور عملی رویہ اختیار کیا ہے۔ علاقائی کشیدگیوں میں کمی، سفارتی روابط کی بحالی، اقتصادی شراکت داریوں کا فروغ اور عالمی طاقتوں کے ساتھ متوازن تعلقات اس نئی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔ خطے میں امن، استحکام اور اقتصادی تعاون کے لیے سعودی عرب کی کوششیں بین الاقوامی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کے مرکز میں ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی قیادت نظر آتی ہے، جنہوں نے ایک ایسے سعودی عرب کا تصور پیش کیا ہے جو اپنی مذہبی شناخت اور تاریخی ورثے کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ان کی قیادت میں جاری اصلاحات کے حامی اسے ایک نئے دور کی بنیاد قرار دیتے ہیں جبکہ ناقدین اس کے مختلف پہلوؤں پر سوالات بھی اٹھاتے ہیں۔ تاہم یہ امر واضح ہے کہ سعودی عرب اس وقت اپنی جدید تاریخ کے ایک فیصلہ کن مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ہندوستان جیسے ممالک کے لیے بھی اس تبدیلی کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، توانائی اور تعلیم کے شعبوں اور عوامی روابط میں اضافہ مستقبل کے لیے نئی امیدیں پیدا کر رہا ہے۔ لاکھوں ہندوستانی شہری سعودی عرب میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور دونوں ممالک کے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ سعودی عرب آج صرف تیل کی دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی دوراندیش منصوبہ بندی، اصلاحی اقدامات اور مستقبل پر مرکوز وژن کے باعث عالمی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آنے والے برس یہ طے کریں گے کہ یہ اصلاحات کس حد تک اپنے مقاصد حاصل کرتی ہیں لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ یہ مملکت ایک نئے عہد کی دہلیز پر کھڑی ہے۔

غزل

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے درد کی گاہک ہے چشم ناز اس کی
سو ہم بھی اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف
سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بام فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے رات سے بڑھ کر ہیں کاکلیں اس کی

احمد فراز

ایس ایم اشرف فرید، پروفیسر توقیر عالم، ڈاکٹر اشرف النبی قیصر، ڈاکٹر ریحان غنی اور ڈاکٹر انوار الہدیٰ کے ہاتھوں خاموش انقلاب کی رسمِ اجرا

حاجی پور رچہرہ کلاں: ضلع ویشالی کے چہرہ کلاں واقع معروف دینی درس گاہ مدرسہ احمدیہ ابابکر پور میں حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم شمسی سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیہ اماموری، پاتے پور کی حیات و خدمات پر مبنی مولانا اعجاز کریم قاسمی کی تصنیف "خاموش انقلاب" کی پُروقار رسمِ اجرا منعقد ہوئی۔ اس موقع پر اردو ایکشن کمیٹی بہار کے صدر اور کثیر الاشاعت روزنامہ قومی تنظیم کے مدیرِ اعلیٰ جناب ایس ایم اشرف فرید، سابق وائس چانسلر پروفیسر توقیر عالم، اردو ایکشن کمیٹی بہار کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر اشرف النبی قیصر، نائب صدر ڈاکٹر ریحان غنی، سکریٹری ڈاکٹر انوار الہدیٰ، آل انڈیا ملی کونسل بہار کے جنرل سکریٹری مفتی نافع عارفی سمیت علمی، ادبی اور سماجی شخصیات کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب ایس ایم اشرف فرید نے کہا کہ موجودہ دور میں امت جن نازک حالات سے گزر رہی ہے، ان کا تقاضا ہے کہ ہم آپسی اتحاد و اتفاق کو فروغ دیں، مسلکی اختلافات، بغض، حسد اور باہمی کشیدگی سے خود کو محفوظ رکھیں اور ایک صالح، پُرامن اور بااخلاق معاشرے کی تشکیل کے لیے متحد ہو کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ابتدا سے لے کر آج تک حالات بدلتے رہے ہیں، لیکن اہلِ ایمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہر حال میں صبر و استقامت کا دامن تھامے رکھتے ہیں۔ ناامیدی مومن کا شیوہ نہیں، بلکہ امید اور حوصلہ ہی کامیابی کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے اسلامی تاریخ اور ہندوستان کی جنگِ آزادی میں علماء کرام کی بے مثال قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابر نے ہمیشہ دین، ملت اور وطن کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد کے ساتھ تعلیمی، سماجی اور ملی ترقی کی راہ پر آگے بڑھیں۔ انہوں نے مولانا اعجاز کریم قاسمی کی تصنیف "خاموش انقلاب" کو حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی حیات و خدمات پر ایک نہایت اہم، معلومات افزا اور تاریخی دستاویز قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسی کتابیں صرف شخصیات کا تعارف نہیں کراتیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا سرمایہ بھی ثابت ہوتی ہیں۔ ایس ایم اشرف فرید نے کہا کہ ابابکر پور، چک اولیا اور چپیٹھ کا علاقہ میرے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ چپیٹھ میں میرا ننھیال ہے۔ اس وجہ سے اس خطے سے میری ایک جذباتی وابستگی بھی ہے۔ مدرسہ احمدیہ ابابکر پور میں پہلی مرتبہ آنے کا موقع ملا، جس پر مجھے بے حد خوشی ہے۔ انہوں نے مدرسہ کے پرنسپل مولانا شمیم احمد شمسی، مولانا محمد قمر عالم ندوی، مولانا اعجاز کریم قاسمی اور تمام اساتذۂ کرام و منتظمین کو اس کامیاب اور باوقار پروگرام کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس موقع پر اردو ایکشن کمیٹی بہار کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر اشرف النبی قیصر، نائب صدر ڈاکٹر ریحان غنی، سکریٹری ڈاکٹر انوار الہدیٰ، سابق وائس چانسلر پروفیسر توقیر عالم، آل انڈیا ملی کونسل کے جنرل سکریٹری مفتی نافع عارفی، اردو ایکشن کمیٹی ویشالی کے صدر محمد عظیم الدین انصاری، جنرل سکریٹری پروفیسر توقیر سیفی، سکریٹری محمد شاہنواز عطا، اعجاز عادل، عبدالقادر بہاری، کلیم اشرف، ڈاکٹر ذاکر حسین، محمد دلشیر اور دیگر معزز شخصیات کی موجودگی کو پروگرام کی کامیابی کا مظہر قرار دیا۔ پروفیسر توقیر عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس باوقار تقریب میں شرکت میرے لیے باعثِ مسرت ہے۔ طالب علمی کے زمانے میں مجھے مدرسہ احمدیہ ابابکر پور سے فیض حاصل کرنے کا شرف ملا تھا، اس لیے اس ادارے اور اس علاقے سے میری گہری وابستگی ہے۔ بچپن کی بہت سی یادیں اس خطے سے وابستہ ہیں، جنہیں آج تازہ کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ میں نے "خاموش انقلاب" کا ابھی مختصر مطالعہ کیا ہے، لیکن اس کے مطالعے سے یہ احساس ہوا کہ یہ کتاب حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم شمسی کی حیات و خدمات کو محفوظ کرنے والی ایک اہم اور تاریخی دستاویز ہے، جس سے آئندہ نسلیں بھی استفادہ کریں گی۔ انہوں نے مصنف مولانا اعجاز کریم قاسمی، مولانا محمد قمر عالم ندوی، مدرسہ کے ذمہ داران اور حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کے اہلِ خانہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس علمی کاوش کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ اردو ایکشن کمیٹی بہار کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر اشرف النبی قیصر نے کہا کہ حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی ابتدائی زندگی بے شمار مشکلات، آزمائشوں اور جدوجہد سے عبارت رہی۔ انہوں نے عزم، ہمت اور استقامت کے ساتھ تمام دشواریوں کا مقابلہ کیا اور مسلسل علمی سفر جاری رکھا۔ بعد ازاں اپنے علاقے اماموری میں ایک دینی ادارہ قائم کر کے علم و تربیت کی ایسی شمع روشن کی جس کی روشنی آج دور دور تک پھیل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا موصوف نے صرف ایک مدرسہ ہی قائم نہیں کیا بلکہ اپنے شاگردوں اور اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت کے ذریعے ایک روشن علمی روایت بھی قائم کی، جو ان کا عظیم سرمایہ اور صدقۂ جاریہ ہے۔ اردو ایکشن کمیٹی بہار کے نائب صدر ڈاکٹر ریحان غنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کل کتابوں کی اشاعت میں اضافہ ضرور ہوا ہے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مطالعے کا ذوق مسلسل کم ہوتا جا رہا ہے۔ نئی نسل میں اردو زبان اور اردو کتابوں سے دلچسپی پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس، مکاتب اور تعلیمی ادارے نئی نسل میں مطالعے کا شوق بیدار کرنے کے لیے منظم تحریک چلائیں، تاکہ اردو زبان و ادب کا روشن مستقبل محفوظ رہ سکے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی شخصیت اور خدمات پر یہ دوسری اہم کتاب ہے، جو نہایت خوب صورت انداز میں مرتب کی گئی ہے اور اہلِ علم کے لیے قابلِ مطالعہ ہے۔ اس علمی خدمت پر انہوں نے مصنف اور منتظمین کو مبارک باد پیش کی۔ اردو ایکشن کمیٹی بہار کے سکریٹری ڈاکٹر انوار الہدیٰ نے اپنے خطاب میں مدرسہ احمدیہ ابابکر پور کی شاندار عمارت، وسیع و خوب صورت کیمپس، بہترین نظم و نسق اور صاف ستھرے ماحول کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جس ادارے کا انتظام اس قدر منظم ہو، وہاں یقیناً تعلیم و تربیت کا معیار بھی بلند ہوگا۔ انہوں نے مدرسہ کے پرنسپل مولانا شمیم احمد شمسی، مولانا اعجاز کریم قاسمی، مولانا محمد قمر عالم ندوی، مولانا صدر عالم ندوی اور دیگر اساتذۂ کرام و منتظمین کو مبارک باد پیش کی اور تقریب میں شریک تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کا آغاز مدرسہ احمدیہ ابابکر پور کے قاری محمد اخلاق عرفانی کی پُرسوز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ قاری فرحان عرفانی اور حافظ اعجاز کریم نے پیش کی، جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا اور داد و تحسین سے نوازا۔ تقریب کی صدارت مدرسہ احمدیہ ابابکر پور کے سابق پرنسپل حضرت مولانا مظاہر عالم نے فرمائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کتاب "خاموش انقلاب" کے مصنف مولانا اعجاز کریم قاسمی کی علمی محنت، تحقیق اور عرق ریزی کو سراہتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی پوری زندگی علمِ دین کی اشاعت، دینی تعلیم کے فروغ، اصلاحِ معاشرہ اور خصوصاً خواتین کی تعلیم کے لیے وقف رہی۔ آپ نے خاموشی کے ساتھ جو تعلیمی اور اصلاحی انقلاب برپا کیا، وہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے جناب ایس ایم اشرف فرید سے اپنے دیرینہ تعلقات کا تذکرہ بھی کیا، جس سے محفل میں خوشگوار اور جذباتی کیفیت پیدا ہوگئی۔ آل انڈیا ملی کونسل، بہار کے جنرل سکریٹری مفتی نافع عارفی نے اپنے خطاب میں حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی علمی، دینی اور سماجی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے رجالِ علم کی خدمات کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا درحقیقت تاریخ کی حفاظت ہے۔ انہوں نے اس علمی خدمت پر مصنف اور منتظمین کو مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر مولانا نظر الہدیٰ قاسمی نے خاموش انقلاب پر ایک جامع اور مدلل تبصرہ پیش کیا۔ انہوں نے کتاب کی ترتیب، اسلوب، تحقیقی اہمیت اور تاریخی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے حضرت مولانا عبدالقیوم شمسی کی حیات و خدمات کا مستند اور قابلِ قدر سرمایہ قرار دیا، جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ تقریب میں تشریف لانے والے تمام مہمانانِ گرامی کا پھولوں کے ہار اور شال پیش کر کے والہانہ استقبال کیا گیا۔ نظامت کے فرائض اردو ایکشن کمیٹی ویشالی کے سکریٹری سابق ڈاکٹر کلیم اشرف اور مولانا محمد قمر عالم ندوی نے مشترکہ طور پر انجام دیے۔ اسی موقع پر ضلع اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ذاکر حسین کی جانب سے تیار کردہ ایک خوب صورت تعلیمی بینر کی بھی رسمِ اجرا عمل میں آئی۔ بینر پر درج مؤثر تعلیمی نعروں جو پڑھے گا، وہ بڑھے گا، جتنا پڑھے گا، اتنا بڑھے گا اور جب پڑھے گا، تب بڑھے گا نے حاضرین کی بھرپور توجہ حاصل کی اور تعلیم کے فروغ کا ایک مثبت پیغام پیش کیا۔

ٹرمپ کے بیان ایران کے ساتھ سمجھوتے کا دور اب ختم ہو چکا

شیئر مارکیٹ کریش، سینسیکس ۱۹۰۰ ر پوائنٹس گر گیا، شیئر مارکیٹ میں بڑی گراوٹ ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد آئی ہے، جس میں امریکی صدر نے کہا کہ میں ایران کے ساتھ کسی بھی طرح کی نئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا

شیئر مارکیٹ میں اچانک کہرام مچ گیا ہے۔ ہفتے کے تیسرے کاروباری روز بدھ کو گراوٹ کے ساتھ کھلنے کے بعد آخری کاروباری گھنٹے میں بڑا بھونچال آیا اور بامبے اسٹاک ایکسچینج کا 30 شیئرز والا سینسیکس 1900 پوائنٹس سے زیادہ، جبکہ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا 50 شیئرز والا انڈیکس نفٹی 550 پوائنٹس سے زیادہ پھسل گیا۔ لارج کیپ، مڈکیپ سے لے کر اسمال کیپ تک ہر طرف بڑی گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔ اس گراوٹ کا براہ راست ڈونالڈ ٹرمپ سے تعلق نظر آ رہا ہے، جنہوں نے ایران کو لے کر بڑا بیان دیا ہے اور اس کے بعد سے مارکیٹ کریش ہو گئی۔ شیئر مارکیٹ میں بدھ کو کاروبار کا آغاز گراوٹ کے ساتھ سرخ نشان پر ہوا تھا اور مارکیٹ بند ہونے سے گھنٹہ بھر پہلے ہی سینسیکس اور نفٹی کریش ہو گئے۔ بی ایس ای کا سینسیکس اپنے گزشتہ بند 78180 کے مقابلے میں گراوٹ کے ساتھ کھلا اور محض 5 منٹ کے کاروبار کے دوران ہی یہ 550 پوائنٹس سے زیادہ پھسل گیا تھا۔ اس کے بعد کافی دیر تک اس ہلکی گراوٹ میں کاروبار کرنے کے بعد دوپہر 2:37 بجے بی ایس ای سینسیکس تقریباً 1900 پوائنٹس گر کر 76277 کی سطح پر آ گیا۔ سینسیکس کی طرح ہی نفٹی انڈیکس کا بھی برا حال رہا۔ یہ این ایس ای انڈیکس 24398 کے اپنے گزشتہ بند کے مقابلے کھلتے ہی گر کر 24259 پر آ گیا اور اس میں گراوٹ کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔ نفٹی 550 پوائنٹس کی گراوٹ کے ساتھ 23845 پر کاروبار کر رہا تھا۔ شیئر مارکیٹ میں بڑی گراوٹ ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد آئی ہے، جس میں امریکی صدر نے کہا کہ میں ایران کے ساتھ کسی بھی طرح کی نئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا۔ ایران کے ساتھ سمجھوتے کا دور اب ختم ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ بات چیت وقت کی بربادی ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں یہاں تک کہہ دیا کہ ایرانی بیمار لوگ ہیں۔ میں ان سے کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا۔ ایران کے ساتھ کسی نئے معاہدے کی ان کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ میرا ماننا ہے کہ یہ مسئلہ اب ختم ہو چکا ہے۔ ایران کے متعلق ٹرمپ کے دیے گئے بیان کا اثر بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمت پر بھی دیکھنے کو ملا ہے۔ برینٹ کروڈ کی قیمت اچانک 6.50 فیصد کے زبردست اچھال کے ساتھ 79 ڈالر فی بیرل کے قریب پہنچ گئی ہے، تو وہیں ڈبلیو ٹی آئی کروڈ کی قیمت بھی اس تیزی کے ساتھ 75 ڈالر کی سطح ایک بار پھر پار کر گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شیئر مارکیٹ کریش ہونے کے دوران ہر کیٹیگری میں بھونچال دیکھنے کو ملا۔ بی ایس ای کی لارج کیپ کیٹیگری میں شامل تمام 30 شیئرز گراوٹ کے ساتھ سرخ نشان پر کاروبار کرتے ہوئے نظر آئے۔ انڈیگو کے شیئرز (5.50 فیصد)، ماروتی کے شیئرز (4.60 فیصد)، ایچ یو ایل کے شیئرز (3.50 فیصد)، بجاج فنانس کے شیئرز (3.48 فیصد)، ایم اینڈ ایم کے شیئرز (3.20 فیصد)، ایشین پینٹس کے شیئرز (3 فیصد) اور بی ای ایل کے شیئرز (2.90 فیصد) پھسل کر کاروبار کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ایچ ڈی ایف سی بینک، ایکسس بینک، آئی سی آئی سی آئی بینک، ایس بی آئی، ریلائنس، اڈانی پورٹس، ایچ سی ایل اور ٹی سی ایس سمیت تمام بڑے اسٹاکس 2 فیصد سے زیادہ پھسل گئے تھے۔

ای۔۲۰/پٹرول پر اروند کیجریوال کا ۲۹/آٹو کمپنیوں سے جواب طلب

پرانی گاڑیوں کی حفاظت اور معاوضے پر وضاحت کا مطالبہ

نئی دہلی: ای۔20 یعنی 20 فیصد ایتھنول ملا پٹرول کے استعمال پر جاری بحث کے درمیان عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے ملک کی 29 آٹو ساز کمپنیوں کو خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ وہ پرانی پٹرول گاڑیوں میں اس ایندھن کے استعمال کے بارے میں اپنا واضح اور تحریری موقف عوام کے سامنے رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ صارفین کے ذہنوں میں موجود شکوک وشبہات دور کرنا کمپنیوں کی ذمہ داری ہے۔ اروند کیجریوال نے کمپنیوں سے ایک ہفتے کے اندر یہ بتانے کو کہا ہے کہ آیا 2023 سے پہلے تیار ہونے والی پٹرول گاڑیوں میں ای۔20 پٹرول کا استعمال مکمل طور پر محفوظ ہے یا نہیں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ اگر اس ایندھن کے استعمال سے گاڑی کی مائلیج میں کمی آتی ہے یا انجن اور دیگر اہم پرزوں کو نقصان پہنچتا ہے تو کیا کمپنیاں متاثرہ صارفین کو معاوضہ دینے کے لیے تیار ہوں گی۔ انہوں نے بتایا کہ 29 کمپنیوں میں سے تین بڑی آٹو کمپنیاں، ماروتی سوزوکی، ٹویوٹا کرلوسکر موٹر اور ہیرو موٹو کارپ کو الگ سے خطوط بھیجے گئے ہیں۔ ان کے مطابق ان کمپنیوں کے نمائندوں نے 4 جولائی کو ہونے والی ایک سرکاری پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ پرانی گاڑیوں میں ای۔20 پٹرول کا استعمال محفوظ ہے اور اس سے صرف چار سے پانچ فیصد تک مائلیج کم ہوتی ہے، جبکہ گاڑی کو کوئی تکنیکی نقصان نہیں پہنچتا۔ کیجریوال نے دعویٰ کیا کہ ان ہی کمپنیوں کی سرکاری مالکانہ ہدایات پر مشتمل کتابچوں میں 2023 سے پہلے تیار ہونے والی متعدد گاڑیوں کے لیے 10 فیصد سے زیادہ ایتھنول ملا پٹرول استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کمپنیوں کے سرکاری کتابچے اور عوامی بیانات میں فرق ہے تو اس سے صارفین میں الجھن پیدا ہونا فطری ہے، اس لیے کمپنیوں کو تحریری طور پر اصل صورت حال واضح کرنی چاہیے۔ انہوں نے تینوں کمپنیوں سے یہ بھی سوال کیا کہ اگر ای۔20 پٹرول استعمال کرنے کے بعد کسی گاڑی کی مائلیج پانچ سے دس فیصد سے زیادہ کم ہو جائے یا انجن یا کسی دوسرے اہم حصے کو نقصان پہنچے تو کیا کمپنی متعلقہ صارف کو مالی معاوضہ دینے کی ذمہ داری قبول کرے گی۔ باقی 26 آٹو ساز کمپنیوں سے بھی انہوں نے دریافت کیا ہے کہ آیا ان کی پرانی پٹرول گاڑیوں میں ای۔20 پٹرول استعمال کیا جا سکتا ہے، اس سے اوسطاً کتنی مائلیج کم ہوگی، کیا اس کے انجن یا دیگر پرزوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے، اور نقصان کی صورت میں کیا کمپنی صارف کو معاوضہ فراہم کرے گی۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ یہ محض ایک تکنیکی معاملہ نہیں بلکہ کروڑوں گاڑی مالکان اور صارفین کے مفاد سے جڑا مسئلہ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام کمپنیاں ایک ہفتے کے اندر اپنا باضابطہ تحریری جواب دیں گی تاکہ عوام کے درمیان پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت ختم ہو سکے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ جمعرات کو دہلی کے بعض پٹرول پمپوں، گاڑیوں کے سروس مراکز اور مکینکوں سے ملاقات کر کے ای۔20 پٹرول کے بارے میں صارفین اور ماہرین کی آرا بھی جانیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ای۔20 پٹرول کو محفوظ قرار دے رہی ہے، تاہم عوام کے عملی تجربات اور سائنسی حقائق کو بھی یکساں اہمیت دی جانی چاہیے۔

زرعی اسٹارٹ اپس کاشتکاری کے مستقبل کی کلید ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

جس سے زراعت کو کاروباری، روزگار اور دولت کی تخلیق کا ایک بڑا ذریعہ بننے کے قابل بنایا جائے

نئی دہلی: سائنس اور ٹکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) نے ہندوستان کی زراعت میں کئی گنا اضافے کا وعدہ کیا ہے۔ ایگری۔ اسٹارٹ اپس کو ہندوستان کے زرعی مستقبل کی متعین قوت قرار دیتے ہوئے، وزیر نے کہا، ہندوستان کے اسٹارٹ اپ انقلاب کی اگلی لہر صرف ٹکنالوجی کے مرکزوں کے بجائے کھیتوں سے نکلنی چاہیے، جس سے زراعت کو کاروباری، روزگار اور دولت کی تخلیق کا ایک بڑا ذریعہ بننے کے قابل بنایا جائے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نئی دہلی میں فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کی وزارت کے تعاون سے منعقدہ 17 ویں ایگریکلچر لیڈرشپ کانکلیو 2026 سے خطاب کر رہے تھے۔ کنکلیو نے پالیسی سازوں، کسانوں، سائنسدانوں، صنعت کاروں، صنعت کے لیڈروں، اسٹارٹ اپس اور اختراع کاروں کو موضوع کے تحت ہندوستانی زراعت کے مستقبل پر غور وخوض کرنے کے لیے ایک ساتھ لایا۔ زراعت کے ماحولیاتی نظام سے جڑے ہر اسٹیک ہولڈر کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم بنانے کے لیے منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے میں تیزی لانے اور سائنسی اختراعات کو پائیدار معاش کے مواقع میں تبدیل کرنے کے لیے اس طرح کی بات چیت ضروری ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ زراعت آج حکومت، صنعت، تحقیقی اداروں، اسٹارٹ اپس اور کسانوں کے درمیان قریبی تعاون کا تقاضا کرتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ جدت طرازی میدان تک پہنچے اور معاشی فوائد حاصل ہوں۔ تکنیکی ترقی کی تیز رفتاری کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ زراعت کا شعبہ اب روایتی طریقوں پر بھروسہ نہیں کر سکتا، کیونکہ ٹیکنالوجیز پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو عالمی سطح پر مسابقتی رہنے اور طویل مدتی خوراک اور غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے نئی سائنسی پیشرفتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ 2070 تک نیٹ زیرو اخراج کو حاصل کرنے کے ہندوستان کے عزم کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ زراعت ملک کی صاف توانائی کی منتقلی میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے بائیو ایندھن، قابل تجدید توانائی اور دیگر پائیدار توانائی کے متبادلات کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا حوالہ دیتے ہوئے استعمال شدہ کھانا پکانے کے تیل کو بائیو فیول میں تبدیل کرنے کے کامیاب اقدامات کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کوششیں نہ صرف فضلہ سے معاشی قدر پیدا کرتی ہیں بلکہ ماحولیاتی تحفظ اور سرکلر اکانومی کے طریقوں میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

حکومت اسٹیل سیکٹر کی مسابقت کو مضبوط بنانے کیلئے پرعزم ہے: پیوش گوئل

حکومت ہندوستان کے اسٹیل سیکٹر کی مسابقت کو مضبوط بنانے اور صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے ترقی کے نئے مواقع کو کھولنے کیلئے پرعزم ہے۔

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے منگل کو کہا کہ حکومت ہندوستان کے اسٹیل سیکٹر کی مسابقت کو مضبوط بنانے اور صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے ترقی کے نئے مواقع کو کھولنے کیلئے پرعزم ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، گوئل نے کہا کہ انہوں نے مرکزی وزیر برائے بھاری صنعت اور اسٹیل ایچ ڈی کے ساتھ اسٹیک ہولڈر مشاورتی میٹنگ کی۔ وزیر تجارت اور صنعت نے اجلاس کو انتہائی نتیجہ خیز قرار دیا اور کہا کہ بات چیت کا محور اس شعبے کی مسابقت کو بڑھانے اور ترقی کی نئی راہیں پیدا کرنے کے اقدامات پر مرکوز ہے۔ گوئل نے کہا کہ بھاری صنعتوں اور اسٹیل کے وزیر، کمارسوامیا وارو کے ساتھ آج ایک انتہائی نتیجہ خیز اسٹیک ہولڈر مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا۔ اسٹیل، سٹینلیس سٹیل اور میٹلوک صنعتوں کے اہم رہنماؤں کے ساتھ سیکٹر کی مسابقت کو مضبوط بنانے اور ترقی کے نئے مواقع کو کھولنے پر تعمیری بات چیت میں مصروف رہا۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مودی حکومت صنعت کے ساتھ مل کر کام کرنے اور اس کی امنگوں کی حمایت کرنے کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مودی حکومت صنعت کے ساتھ قریبی تعاون کو فروغ دینے، اس کی امنگوں کی حمایت کرنے اور ان اہم شعبوں میں مضبوط ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے تاکہ ایک مضبوط، زیادہ خود انحصار ہندوستان کی تعمیر کی جا سکے۔" یہ میٹنگ ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ہندوستان کے اسٹیل سیکٹر نے مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی کے دوران وسیع البنیاد ترقی کی اطلاع دی ہے۔ پیر کو وزارت اسٹیل کی طرف سے جاری کردہ عارضی اعداد وشمار کے مطابق، تیار اسٹیل کی کھپت اپریل سے جون 2026 کی مدت کے دوران سال بہ سال 8.3 فیصد بڑھ کر 41.6 ملین ٹن ہو گئی۔ اس سہ ماہی کے دوران تیار شدہ اسٹیل کی پیداوار میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو سال بہ سال 9.5 فیصد بڑھ کر 0.41 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ پیداوار کے مقابلے کھپت میں تیزی سے اضافہ گھریلو طلب میں مسلسل مضبوطی کی عکاسی کرتا ہے۔ وزارت کے اعداد وشمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان اس مدت کے دوران تیار اسٹیل کا خالص درآمد کنندہ رہا۔ ماہانہ بنیادوں پر، جون میں تیار اسٹیل کی کھپت سال بہ سال 7.2 فیصد بڑھ کر 14.2 ملین ٹن ہو گئی، جبکہ تیار اسٹیل کی پیداوار 6 فیصد بڑھ کر 13.8 ملین ٹن ہو گئی۔ صنعت کے نمائندوں کے ساتھ اسٹیک ہولڈر کی مشاورت بڑھتی ہوئی گھریلو اسٹیل کی طلب کے پس منظر میں منعقد کی گئی تھی، جس میں حکومت نے مسابقت کو بڑھانے، ترقی کو فروغ دینے اور ہندوستان کے اسٹیل ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کے لیے صنعت کے ساتھ کام کرنے پر اپنی توجہ کا اعادہ کیا تھا تاکہ خود انحصاری معیشت کی تعمیر کے اپنے وسیع وژن کے حصے کے طور پر اسٹیل ایکو سسٹم کو مضبوط کیا جا سکے۔

ایشیا بحرالکاہل میڈٹیک کا عالمی مرکز بننے کی راہ پر

نئی دہلی: بین اینڈ کمپنی کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق ایشیا بحرالکاہل (ایشیا پیسیفک) خطہ آئندہ ایک دہائی میں طبی ٹیکنالوجی (میڈٹیک) میں اختراعات کا ایک بڑا عالمی مرکز بننے کی جانب گامزن ہے۔ تاہم کلینیکل تحقیق، ضابطہ جاتی صلاحیتوں، ماہر افرادی قوت اور تجارتی فروغ میں مسلسل سرمایہ کاری ہی یہ طے کرے گی کہ آیا یہ خطہ عالمی سطح پر مقابلہ کرنے والی میڈٹیک کمپنیاں تیار کر پائے گا یا نہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آئندہ 12 سے 24 ماہ انتہائی اہم ہوں گے، کیونکہ حکومتیں، سرمایہ کار اور کمپنیاں ان بنیادی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جنہوں نے ماضی میں اس خطے کی عالمی رسائی کو محدود رکھا۔ رپورٹ کے مطابق ایشیا بحرالکاہل کے میڈٹیک ماحولیاتی نظام میں بڑی تبدیلی آ رہی ہے۔ یہ خطہ، جو پہلے زیادہ تر عالمی کمپنیوں کے لیے صرف مینوفیکچرنگ کا مرکز سمجھا جاتا تھا، اب تیزی سے نئی طبی ٹیکنالوجی کی تیاری، اس کی جانچ اور عالمی منڈیوں میں برآمد کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ چین، ہندوستان، جنوبی کوریا اور سنگاپور جیسے ممالک کم لاگت والی پیداوار سے آگے بڑھ کر اختراعی ٹیکنالوجی پر توجہ دے رہے ہیں، جبکہ جاپان اور آسٹریلیا اپنے مضبوط تحقیقی اور ضابطہ جاتی نظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بین کے اندازے کے مطابق ایشیا بحرالکاہل کی میڈٹیک مارکیٹ 2030 تک بڑھ کر 132 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ جائے گی، جس کی سالانہ مرکب شرح نمو (سی اے جی آر) 9.6 فیصد ہوگی، جو عالمی اوسط متوقع شرح نمو 5.5 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس وقت یہ خطہ تقریباً 94 ارب امریکی ڈالر کی عالمی میڈیکل ڈیوائس مارکیٹ کا 16 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ صحت کی سہولتوں کی بڑھتی ہوئی طلب، عمر رسیدہ آبادی، دائمی بیماریوں میں اضافہ اور طبی عملے کی کمی اس ترقی کو مزید تقویت دیں گے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی میڈیکل ڈیوائس تحقیق میں ایشیا بحرالکاہل کا حصہ 2012 کے 29 فیصد سے بڑھ کر 2022 میں 36 فیصد ہو گیا، جبکہ 2023 میں عالمی سطح پر دائر کیے گئے پیٹنٹس میں اس خطے کا حصہ دو تہائی سے بھی زیادہ رہا۔

دیہی ترقی کی وزارت نے برکس خواتین وزارتی اجلاس میں

خواتین کی قیادت والے دیہی کاروباری اداروں کی نمائش کی

نئی دہلی: دیہی ترقی کی وزارت دین دیال انتیودیہ یوجنا-قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی-این آر ایل ایم) کے ذریعے 8 اور 9 جولائی 2026 کو کوچی، کیرالہ میں برکس خواتین وزارتی اجلاس میں سائیڈ ایونٹ نمائش میں حصہ لے رہی ہے، جس میں ہندوستان کی برکس صدارت کے تحت ہندوستان بھر کی خواتین کی قیادت والے دیہی کاروباری اداروں کی نمائش کی جا رہی ہے۔ نمائش کا افتتاح محترمہ انا پورنا دیوی، عزت مآب وزیر برائے خواتین واطفال کی ترقی، حکومت ہند اور محترمہ ساوتری ٹھاکر، عزت مآب وزیر مملکت برائے خواتین واطفال کی ترقی، حکومت ہند نے کیا۔ وزارت دیہی ترقی کے پویلین میں معززین کا استقبال وزارت دیہی ترقی کی ڈائریکٹر ڈاکٹر مولیشری نے کیا، جنہوں نے انہیں نمائش اور ملک بھر سے خواتین کی زیر قیادت سیلف ہیلپ گروپ انٹرپرائزز کی نمائش کے بارے میں آگاہ کیا۔ برازیل، روس، چین، جنوبی افریقہ، مصر، ایتھوپیا، ایران، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور انڈونیشیا کے وزراء اور سینئر مندوبین نے بھی پویلین کا دورہ کیا اور دیہی کاروباری اداروں کے ساتھ بات چیت کی۔ یہ نمائش دیہی خواتین کاروباریوں اور سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جی) کاروباری اداروں کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے جبکہ دیہی معاش کو مضبوط بنانے، معاشی اعتبار سے بااختیار بنانے اور روایتی علمی نظام کے تحفظ میں اجتماعی اداروں کے تبدیلی لانے والے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔ ایم او آر ڈی پویلین 21 ریاستی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے اسٹالوں پر مشتمل ہے، اس کے ساتھ ساتھ نیشنل سرس اجیوکا گیلری، خواتین کی قیادت والے ایس ایچ جی کاروباری اداروں کے ذریعہ تیار کردہ مصنوعات کی متنوع رینج کی نمائش کرتی ہے۔ نمائش میں ہینڈلوم، دستکاری، روایتی فنون، قدرتی کھانے، تندرستی کی مصنوعات اور پائیدار طرز زندگی کی مصنوعات شامل ہیں، جو ہندوستان کے دیہی کاروباری ماحولیاتی نظام کی زرخیزی اور تنوع کی عکاسی کرتی ہیں۔

انڈونیشیا کے دورہ سے دفاع، ڈیجیٹل اختراع اور اے آئی سمیت کئی شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع کھلے ہیں: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو کہا کہ ان کے دورے نے ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان دفاع اور سلامتی، سمندری تعاون، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈیجیٹل اختراع اور صلاحیت کی تعمیر جیسے اہم شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع کھولے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے کا ثبوت ہے۔ انڈونیشیا کے اپنے سرکاری دورے کے اختتام پر، وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ وہ ہندوستان-انڈونیشیا شراکت داری کی کامیابیوں اور مستقبل سے بہت مطمئن ہیں۔ انہوں نے انڈونیشیا کے عوام اور صدر پرابوو سوبیانتو کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ صدر سوبیانتو نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے خصوصی گرمجوشی اور ذاتی عزم کا مظاہرہ کیا۔ مودی نے کہا کہ اس دورے کے دوران دفاع اور سلامتی، سمندری تعاون، اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل اختراع اور صلاحیت سازی جیسے شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں کھلی ہیں، جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مزید جامع اور مستقبل پر مبنی بنائیں گی۔ دریں اثنا، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بھی وزیر اعظم کے دورے کو انتہائی کامیاب قرار دیا۔ انہوں نے ایکس پر کہا کہ وزیر اعظم مودی، انڈونیشیا کے اپنے سرکاری دورے کو ختم کرنے کے بعد، اپنے تین ملکوں کے دورے کے دوسرے مرحلے کے لیے میلبورن کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خصوصی دوستی کی علامت کے طور پر صدر پرابوو سوبیانتو نے ذاتی طور پر وزیر اعظم کو ہوائی اڈے پر رخصت کیا۔ جیسوال نے کہا کہ وزیر اعظم کے دورہ انڈونیشیا سے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے کلیدی شعبوں میں اہم نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اس نے ہندوستان-انڈونیشیا کی شراکت داری کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا ہے اور مستقبل کے لیے ایک پرجوش تعاون کا ایجنڈا ترتیب دیا ہے۔

وزیر اعظم مودی عالمی ریاستی اعزازات حاصل کرنے والے نمایاں رہنماؤں میں شامل

جکارتہ/نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کو انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز "بنتانگ آدی پورنا" سے نوازے جانے کے بعد وہ غیر ملکی ریاستی اعزازات حاصل کرنے والے دنیا کے نمایاں موجودہ رہنماؤں میں شمار کیے جا رہے ہیں۔ انڈونیشیا کی جانب سے یہ اعزاز دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک تعلقات اور وزیر اعظم مودی کے کردار کے اعتراف میں دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم مودی کو اب تک کم از کم 35 غیر ملکی ریاستی اعزازات مل چکے ہیں، جو کسی بھی بھارتی وزیر اعظم کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہیں۔ صرف 2026 کے دوران ہی انہیں سلوواکیہ، ناروے، اسرائیل، سیشلز اور انڈونیشیا سمیت مختلف ممالک کی جانب سے چھ اعلیٰ اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایسے اعزازات صرف سفارتی روایات کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور باہمی اعتماد کے اظہار کی علامت بھی سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انڈونیشیا کی جانب سے یہ اعزاز دونوں ممالک کے درمیان دفاع، تجارت، معدنیات، بحری سلامتی اور انڈو پیسیفک تعاون میں تیزی سے بڑھتی شراکت داری کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے اعزاز وصول کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعزاز ان کی ذات کا نہیں بلکہ 140 کروڑ بھارتی عوام کا ہے اور اسے بھارت اور انڈونیشیا کے دیرینہ تعلقات اور دوستی کے نام منسوب کیا۔

توانائی کی منتقلی کے لیے اہم معدنیات پر بھارت اور آسیان کے درمیان اسٹریٹجک تعاون بڑھانے کی کوشش

نئی دہلی: بین الاقوامی ادارہ برائے پائیدار ترقی نے اعلان کیا ہے کہ وہ 16 جولائی کو ایک اعلیٰ سطحی ورچوئل گول میز اجلاس منعقد کرے گا، جس میں بھارت اور آسیان ممالک کے درمیان توانائی کی منتقلی کے لیے درکار اہم معدنیات کے شعبے میں اسٹریٹجک تعاون کو فروغ دینے پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں پالیسی سازوں، صنعت سے وابستہ نمائندوں، محققین اور ترقیاتی شراکت داروں کی شرکت متوقع ہے۔ شرکاء اہم معدنیات کی پائیدار اور مضبوط علاقائی سپلائی چینز، تجارت، سرمایہ کاری، پالیسی تعاون اور تکنیکی معلومات کے تبادلے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ رپورٹ کے مطابق آئی آئی ایس ڈی اجلاس کے دوران بھارت اور آسیان کے درمیان اہم معدنیات کی تجارت سے متعلق اپنی تازہ تحقیق بھی پیش کرے گا، جس کا مقصد ایسے شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے جہاں علاقائی تعاون اور ویلیو چین کی ترقی کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ یہ اقدام ایسے وقت سامنے آیا ہے جب صاف توانائی، الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں اور جدید ٹیکنالوجی کے لیے لیتھیم، نکل، کوبالٹ اور نایاب ارضیاتی عناصر جیسے معدنیات کی عالمی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ ممالک محفوظ اور متنوع سپلائی چینز کے قیام پر زور دے رہے ہیں۔

پوسٹر بوائے کی برسی کے موقع پر کسی بھی

ناخوشگوار واقعے کو روکنے کیلئے انتظامیہ کی جانب سے سکیورٹی کے سخت انتظامات

سرینگر: آج آٹھ جولائی ہے۔ وادیٔ کشمیر کی تاریخ میں یہ تاریخ محض ایک ہندسہ نہیں، بلکہ ایک ایسا اہم موڑ ہے جس نے گزشتہ ایک دہائی میں کشمیر کی سیاست، سکیورٹی اور سماجی تانے بانے کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ آج حزب المجاہدین کے اس وقت کے پوسٹر بوائے اور کمانڈر برہان وانی کی دسویں برسی ہے۔ دس سال قبل جب 2016 میں جنوبی کشمیر کے کوکرناگ علاقے میں ایک سکیورٹی آپریشن کے دوران برہان وانی مارا گیا تھا، تو وادی میں احتجاج اور ہلاکتوں کا ایک ایسا طویل سلسلہ شروع ہوا تھا جس نے مہینوں تک زندگی کو مفلوج کر دیا تھا۔ لیکن آج، ٹھیک دس سال بعد، کشمیر کی فضا، سیاست اور سکیورٹی کی حکمت عملی میں زمین آسمان کا فرق آ چکا ہے۔ سکیورٹی کے غیر معمولی انتظامات اور ہائی الرٹ برسی کے اس حساس موقع پر کسی بھی ناخوشگوار واقعے یا احتجاج کو روکنے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے پورے جموں وکشمیر، بالخصوص وادیٔ کشمیر میں سکیورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ حکام نے سرینگر سمیت تمام حساس اضلاع بالخصوص جنوبی کشمیر کے اضلاع پلوامہ، اننت ناگ، کلگام اور برہان وانی کے آبائی قصبے ترال میں ہائی الرٹ جاری کر دیا ہے۔ اہم چوکوں اور شاہراہوں پر نیم فوجی دستوں اور جموں کشمیر پولیس کی اضافی نفری تعینات کی گئی ہے۔ جگہ جگہ عارضی بنکرز اور چیک پوائنٹس قائم کیے گئے ہیں جہاں گاڑیوں اور راہگیروں کی باریک بینی سے تلاشی لی جا رہی ہے۔ حساس علاقوں میں امن وامان کی صورتحال پر نظر رکھنے کے لیے ڈرون کیمروں اور سی سی ٹی وی نیٹ ورک کی مدد لی جا رہی ہے۔ افواہوں کو پھیلنے سے روکنے اور سکیورٹی کے پیش نظر بعض حساس علاقوں میں عارضی طور پر موبائل انٹرنیٹ کی رفتار کو بھی محدود کیا گیا ہے۔ ایک دہائی: 2016 سے 2026 تک کا سفر گزشتہ دس سالوں میں کشمیر نے امن وامان اور سیاست کے کئی اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ 2016 کا دور وہ تھا جہاں سوشل میڈیا کے ذریعے عسکریت پسندی کو ایک نئی لہر ملی تھی اور سڑکوں پر پتھراؤ کے واقعات روز کا معمول بن چکے تھے۔ تاہم، 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 اور 35A کی منسوخی کے بعد نئی دہلی کی کشمیر پالیسی میں ایک بڑا اور جارحانہ موڑ آیا۔ ان گزشتہ سات سالوں میں، کشمیر کی سکیورٹی صورتحال کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ "زیرو ٹالرنس" کی پالیسی کے تحت عسکریت پسندوں کے نیٹ ورک، ان کی مالی معاونت اور اوور گراؤنڈ ورکرز کے خلاف سخت ترین کریک ڈاؤن کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ماضی کے برعکس اب وادی میں پتھراؤ کے واقعات، ہڑتالیں اور احتجاجی لہریں تقریباً ختم ہو چکی ہیں، اور عام زندگی کا پہیہ مسلسل رواں دواں رہتا ہے۔ بدلتی ترجیحات: "عسکریت پسندی سے جمہوریت اور ترقی تک" آج کا کشمیر 2016 کے کشمیر سے اس لیے بھی مختلف ہے کیونکہ اب عوام کی ترجیحات بدل رہی ہیں۔ حالیہ برسوں میں ہونے والے انتخابات، چاہے وہ لوک سبھا کے ہوں یا مقامی سطح کے، ان میں کشمیری عوام کی بڑی تعداد میں شرکت نے یہ ثابت کیا ہے کہ گولی اور بائیکاٹ کی سیاست کے بجائے اب لوگ اپنے مسائل کا حل جمہوری عمل کے ذریعے چاہتے ہیں۔ ایک طرف جہاں سکیورٹی فورسز کے سخت پہرے ماضی کی شورش پسندی کی یاد دلاتے ہیں، وہیں دوسری طرف امرناتھ یاترا کے لیے آنے والے لاکھوں عقیدت مندوں کا استقبال اور ریکارڈ توڑ سیاحت کشمیر کے ایک نئے رخ کو پیش کرتی ہے۔ سڑکوں کی تعمیر، اسمارٹ سٹی پروجیکٹس اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع اب کشمیر کے بنیادی موضوعات بن چکے ہیں۔ چیلنجز اب بھی برقرار ہیں" اگرچہ وادیٔ کشمیر کی سطح پر بظاہر ایک خاموشی اور امن نظر آتا ہے، لیکن سکیورٹی ماہرین کا ماننا ہے کہ چیلنجز ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئے۔

ہند۔امریکہ خلائی تعاون تجارتی مراحل میں داخل

امریکی اور ہندوستانی کمپنیوں کے لیے نئے مواقع

چنئی: امریکہ۔ہند خلائی تعاون میں ایک نیا مرحلہ تشکیل پا رہا ہے، جواب پالیسی مکالمے کے بجائے نجی شعبے کی سرگرمیوں سے زیادہ متاثر ہے۔اس تبدیلی کا مشاہدہ بینگالورو میں نمایاں طور پر کیا گیا جہاں دونوں ممالک کے پالیسی ساز، صنعتی رہنما اور کاروباری افراد تجارتی خلائی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے یکجا ہوئے۔چنئی میں واقع امریکی قونصل خانہ کی میزبانی میں امریکہ۔ہند اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم (یو ایس آئی ایس پی ایف) کے تعاون سے فروری 2026 میں منعقد ہونے والے امریکہ ۔ہند خلائی بزنس فورم میں دونوں ملکوں کے 200 سے زیادہ سرکاری اور صنعتی نمائندوں نے شرکت کی جس سے تجارتی تعلقات کو وسعت دینے میں گہری دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ فورم ہندوستان کے لیے خلائی شعبے کے لیے مختص پہلی امریکی تجارتی مشن کی نمایاں تقریب بھی ثابت ہوا، جسے امریکی محکمۂ تجارت اور بزنس کونسل فار انٹرنیشنل انڈرسٹینڈنگ نے منظم کیا، اور جس کے تحت 14 نمایاں امریکی خلائی کمپنیوں کے 23 ایگزیکٹو ہندوستان آئے۔اسٹریٹجک ہم آہنگی سے تجارتی عمل درآمد کی جانب منتقلی کا معاملہ ان افراد کی نظر میں پہلے ہی سے واضح تھا جو اس شراکت داری کے مرکز میں کام کررہے ہیں۔قومی سمندری اور ماحولیاتی انتظامیہ کے خلائی تجارت کے دفتر میں بین الاقوامی تعلقات کی ماہر روز کروشیئر، اس فورم کو پالیسی کی رفتار اور صنعت کی تیز رفتار ترقی، دونوں کا ردِعمل قرار دیتی ہیں۔ کروشیئر کہتی ہیں اس فورم کے قیام کی کئی وجوہات تھیں جن میں سے دو سب سے اہم ہیں۔یعنی ہندوستان کے نجی خلائی شعبے کی تیز رفتار ترقی اور امریکہ اور ہندوستان کی قیادت کے درمیان غیر معمولی ہم آہنگی۔ وہ بتاتی ہیں کہ ہندوستان کی خلائی اسٹارٹ اپ کمپنیاں جن کی تعداد اب 400 سے زیادہ ہو چکی ہے، نے ذیلی مدار میں ہونے والی پرواز کا آغاز اور بہت زیادہ طیفی تفصیل کے ساتھ تصویر بندی جیسے شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔یہی پیش رفت امریکہ کے نجی شعبے کو ہندوستان کو ایک مضبوط شراکت دار کے طور پر دیکھنے پر آمادہ کر رہی ہے۔ کروشیئر اس پیش رفت کو وسیع تر ٹرسٹ پہل کے تناظر میں دیکھتی ہیں جو اصل میں حکومتی سطح کے تعاون سے ایک مؤثر تجارتی شراکت داری کی جانب منتقلی ہے۔وہ مزید کہتی ہیں کہ اگر یہ فریم ورک ایک ڈھانچہ فراہم کرتا ہے تو یہ فورم ایک تجارتی محرک کے طور پر کام کرے گا جو پالیسی کی معاون فضا کو صنعت کی عملی سرگرمی اور سرحد پار سرمایہ کاری میں تبدیل کرتا ہے۔امریکہ۔ ہند اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم میں ہندوستان کی جانب سے مینیجنگ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز نویدیتا مہرا کہتی ہیں کہ امریکہ۔ ہند خلائی تعلقات اب پالیسی مکالمے سے آگے بڑھ کر عملی نفاذ کے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ مزید کہتی ہیں، چند سال پہلے تک اس موضوع پر زیادہ تر گفتگو کانفرنس روموں اور مشترکہ بیانات تک محدود تھی مگر آج ہم مشترکہ مہمات، مشترکہ پلیٹ فارموں اور حقیقی تجارتی شراکت داریوں کی شکل سازی کا مشاہدہ کررہے ہیں۔امریکہ اور ہندوستان کا خلائی تعاون اب صرف سرکاری مذاکرات تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ باضابطہ طور پر ایک فعال تجارتی مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جس سے دونوں ممالک کے نجی شعبے اور اسٹارٹ اپس کے لیے اربوں ڈالر کی عالمی خلائی معیشت میں شراکت داری کے بے شمار نئے مواقع پیدا ہورہے ہیں۔حالیہ مہینوں، بالخصوص فروری 2026 میں بینگالورو میں منعقدہ امریکہ۔ہند خلائی بزنس فورم اور امریکی محکمۂ تجارت کے پہلے باضابطہ خلائی تجارتی مشن کے بعد دونوں ممالک کے کاروباری تعلقات کو ایک نئی رفتار ملی ہے۔ پالیسی سے عملی اقدامات کی طرف منتقلی: پہلے یہ تعاون صرف خلائی اداروں کے مشترکہ بیانات تک محدود تھا، لیکن اب یہ عملی نفاذ، مشترکہ مہمات اور حقیقی تجارتی شراکت داری کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

وزیراعظم نریندر مودی تین روزہ

سرکاری دورے پر انڈونیشیا سے آسٹریلیا روانہ

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی آج آسٹریلیا کے وزیراعظم انتھنی البانیز کی دعوت پر تین روزہ سرکاری دورے پر آسٹریلیا روانہ ہوں گے۔ 8 سے 10 جولائی تک جاری رہنے والے اس دورے سے بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی توقع کی جارہی ہے۔دورے کے دوران وزیراعظم مودی میلبرن میں وزیراعظم انتھنی البانیز کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کریں گے، جبکہ وہ آسٹریلیا کی گورنر جنرل سیم موسٹن سے بھی ملاقات کریں گے۔ ان ملاقاتوں میں دفاع، تجارت، ٹیکنالوجی، علاقائی سلامتی اور ہند-بحرالکاہل خطے میں تعاون کے فروغ پر تبادلہ خیال متوقع ہے۔وزیراعظم مودی انڈیا-آسٹریلیا سی ای او فورم میں بھی شرکت کریں گے، جہاں وہ دونوں ممالک کے ممتاز صنعت کاروں اور کاروباری لیڈروں سے خطاب کریں گے۔اس کے علاوہ وہ میلبرن میں مقیم بھارتی برادری کے ایک بڑے اجتماع سے بھی خطاب کریں گے۔دورے سے قبل آسٹریلوی وزیراعظم انتھنی البانیز نے بھارت کو آسٹریلیا کا اہم اقتصادی شراکت دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔ان کے مطابق بھارت دنیا کی چوتھی بڑی اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے، جبکہ دونوں ممالک کی شراکت داری ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام اور خوشحالی کے فروغ میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔البانیز نے کہا کہ انہیں اپنے دوست وزیراعظم نریندر مودی کا سالانہ لیڈرز سمٹ کے لیے آسٹریلیا میں خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے اور وہ دوطرفہ تعلقات کو مزید وسعت دینے کے خواہاں ہیں۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ میلبرن میں بھارتی برادری نے وزیراعظم مودی کی آمد سے قبل ان کے استقبال کے لیے ویدک ہون کی تقریب کا انعقاد کیا۔آسٹریلیا میں بھارت کے ہائی کمشنر ناگیش سنگھ نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں میں وزیراعظم مودی کا یہ تیسرا دورۂ آسٹریلیا دونوں ممالک کے تعلقات میں آنے والی غیر معمولی پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ بدلتی ہوئی عالمی صورتحال نے بھارت اور آسٹریلیا کو مزید قریب لایا ہے اور دونوں ممالک کے اسٹریٹجک مفادات ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی اپنا تین روزہ دورہ مکمل کر کے انڈونیشیا سے آسٹریلیا کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ روانگی ان کے 6 سے 11 جولائی 2026 تک کے طے شدہ تین ملکی دورے (انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ) کا حصہ ہے۔اعلیٰ ترین اعزاز: انڈونیشیا کے صدر پرابووسوبیانتو نے پی ایم مودی کو ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز بنتانگ آدی پورنا سے سرفراز کیا۔دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید فروغ دینے کے لیے اعلیٰ سطحی مذاکرات ہوئے۔

آسٹریلیا میں مقیم بھارتی برادری کو

وزیراعظم کے دورہ سے دوطرفہ تعلقات کے مزید مستحکم ہونے کی امید

میلبورن (آسٹریلیا): وزیرِاعظم نریندر مودی کے آسٹریلیا میں طے شدہ مصروفیات سے قبل وہاں مقیم بھارتی برادری اور مختلف سماجی رہنماؤں نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کا یہ دورہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرے گا، تجارتی مواقع کو فروغ دے گا اور دونوں ممالک کے عوام کے درمیان روابط کو نئی جہت عطا کرے گا۔ میلبورن میں واقع گیلارڈ انڈین ریسٹورنٹ کے مالک شیوراج سنگھ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وزیرِ اعظم مودی کا دورہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے تعلقات کے لیے انتہائی مثبت ثابت ہوگا۔انہوں نے کہا،"ہمیں یقین ہے کہ وزیرِاعظم مودی کا یہ دورہ تجارت سمیت دوطرفہ تعلقات کے تمام شعبوں میں نمایاں پیش رفت کا باعث بنے گا۔ہم اس کے لیے پُرامید ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اس کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔"انہوں نے مزید کہا کہ آسٹریلیا میں بھارتی کھانوں اور ثقافت کی مقبولیت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ان کے مطابق بیرونِ ملک رہتے ہوئے یہ بات واضح طور پر محسوس ہوتی ہے کہ وزیرِاعظم مودی کے دورِحکومت میں عالمی سطح پر ہندوستان کا وقار مزید بلند ہوا ہے۔اے آئی ایس وی کی صدر انوخا نیجومیک فرسن نے کہا کہ وزیرِ اعظم مودی کا یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مزید گہرا کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔انہوں نے کہا، یہ وزیرِ اعظم مودی کا آسٹریلیا کا تیسرا دورہ ہے، جو یقیناً دونوں ممالک کے درمیان مضبوط ہوتے تعلقات کی علامت ہے۔ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے تجارت، سرمایہ کاری اور باہمی دوستی کے نئے دروازے کھلیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وزیرِاعظم اپنے دورے کے دوران سی ای او فورم اور مختلف کمپنیوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات کریں گے، جو آنے والے برسوں میں دونوں ممالک کے درمیان معاشی تعاون کا مضبوط پل ثابت ہوسکتی ہے۔انو میک فرسن کے مطابق ہندوستان اور آسٹریلیا ایک دوسرے کی صلاحیتوں کی تکمیل کرتے ہیں۔انہوں نے کہا، ہندوستان کے پاس وسیع پیداواری صلاحیت اور مینوفیکچرنگ کا مضبوط ڈھانچہ موجود ہے، جبکہ آسٹریلیا ڈیزائن، تحقیق اور دانشورانہ املاک کے شعبوں میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کو بہت کچھ دے سکتے ہیں۔تعلیم اور فنونِ لطیفہ سے وابستہ مدھوکھنہ نے بھی وزیرِاعظم مودی کے دورے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دوروں سے آسٹریلیا میں بھارتی برادری کا وقار بڑھتا ہے۔انہوں نے کہا، 2014 میں وزیرِاعظم مودی کے دورے پر بھی ہمیں بے حد خوشی ہوئی تھی۔ان کے ہر دورے کے بعد یہاں بھارتی برادری کو زیادہ احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔"مدھوکھنہ نے بتایا کہ وہ آسٹریلوی شہریوں اور بچوں کو بھارتی روایتی فنون جیسے رنگولی، وارلی آرٹ اور لپن آرٹ کی تربیت دیتی ہیں۔

بھارتی فضائیہ نے عالمی درجہ بندی میں چین، پاکستان اور جاپان سب کو پیچھے چھوڑا

ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کی حصولیابیوں میں ایک اور بڑی کامیابی درج کی گئی ہے

نئی دہلی: ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کی حصولیابیوں میں ایک اور بڑی کامیابی درج کی گئی ہے۔گلوبل ایئر پاورس رینکنگ 2026 میں ہندوستانی فضائیہ نے چین، جاپان اور پاکستان جیسے ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور ٹاپ 6 میں جگہ بنالی ہے۔ٹاپ 10 کی فہرست میں امریکی افواج کا دبدبہ قائم ہے اور اس کی 4 افواج لسٹ میں شامل ہیں۔ ورلڈ ڈائرکٹری آف ماڈرن ملٹری ایئر کرافٹ (ڈبلیو ڈی ایم ایم اے) دنیا بھر میں فضائی طاقت کی صورتحال کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتی ہے۔ جس میں عالمی ملٹری ایوی ایشن کی خوبیوں اور خامیوں کو بھی واضح کرتی ہے۔ ڈبلیو ڈی ایم ایم اے کئی اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹس تیار کرتی ہے۔ اس سے وابستہ وسائل جدید جنگ میں فوج کے موجودہ حالات کی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ڈبلیو ڈی ایم ایم اے فی الحال 103 مختلف ممالک کی 129 ملٹری ایئر یونٹس میں کل 48082 ایئر کرافٹ پر نظر رکھتا ہے۔ ڈبلیو ڈی ایم ایم اے رینکنگ کا طریقہ ایک پیچیدہ فارمولے کا استعمال کرتا ہے۔ جو پوری دنیا کی مختلف ایئر یونٹس کی مجموعی لڑنے کی صلاحیت کے مخصوص پیرامیٹرز کا اندازہ لگاتا ہے اور اسی حساب سے صحیح قدر کی درجہ بندی (ٹی وی آر) ملتی ہے۔ یہ ریٹنگ صرف ایئر کرافٹ کی کل تعداد کی بنیاد پر نہیں، بلکہ تکنیکی جدید کاری، لاجسٹک سپورٹ، حملہ کرنے اور دفاع کرنے کی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک کی طاقت کو الگ الگ کرتی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ فوجی طاقت کا اندازہ صرف اس کے طیاروں کی کل تعداد سے نہیں، بلکہ اس کے بیڑے کے اصل معیار اور عمومی توازن سے لگایا جاتا ہے۔اس درجہ بندی میں سب سے زیادہ ٹی وی آر اسکور 242.9 ہے، جو یونائیٹڈ اسٹیٹس ایئر فورس کے پاس ہے اور وہ نمبر ایک پر ہے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ڈبلیو ڈی ایم ایم اے انڈیکس میں 103 ممالک اور 129 ایئر فورس شامل ہیں۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس ایئر فورس کے بعد اس فہرست میں دوسرے مقام پر یونائیٹڈ اسٹیٹس نیوی کو رکھا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر روسی فضائیہ اور چوتھے نمبر پر یونائیٹڈ اسٹیٹس آرمی کو جگہ ملی ہے۔ پانچویں مقام پر امریکہ کی ایک اور فورس یونائیٹڈ اسٹیٹس مرین کارپس کو رکھا گیا ہے۔ ہندوستان کے لیے فخر کا مقام یہ ہے کہ وہ چین اور جاپان کی فضائیہ سے آگے ہے۔ چینی فضائیہ 7ویں، جبکہ جاپانی فضائیہ 8ویں مقام پر ہے۔ اسرائیلی فضائیہ بھی ٹاپ-10 ممالک میں جگہ بنانے میں کامیاب رہی اور اس درجہ بندی میں وہ 9ویں مقام پر ہے۔ اسی طرح فرانسیسی فضائیہ کو 10واں مقام حاصل ہے۔

آسٹریلیا کا اصل امتحان بھارت پر اعتماد بڑھانا ہے

مودی کا دورہ اسی مقصد کی جانب اہم قدم

کینبرا: وزیرِاعظم نریندر مودی کا آسٹریلیا کا دورہ محض دوطرفہ ملاقاتوں یا علامتی سفارت کاری تک محدود نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد آسٹریلیا میں بھارت کے لیے وسیع تر سیاسی، معاشی اور اسٹریٹجک اعتماد پیدا کرنا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق دونوں ممالک کے تعلقات میں گزشتہ چند برسوں کے دوران نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، تاہم اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس شراکت داری کو عملی منصوبوں، سرمایہ کاری اور طویل المدتی حکمتِ عملی میں تبدیل کیا جائے۔ ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت اب صرف ایک بڑی منڈی یا چین کے متبادل کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہتا بلکہ وہ خود کو ایک قابل اعتماد اقتصادی، ٹیکنالوجی اور سکیورٹی شراکت دار کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ آسٹریلیا کے لیے بھی یہ موقع ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ دفاع، اہم معدنیات، صاف توانائی، تعلیم، سپلائی چینز اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرے۔ تجزیے کے مطابق اگرچہ دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری اور تجارتی معاہدوں نے مضبوط بنیاد فراہم کی ہے، لیکن آسٹریلوی کاروباری اداروں اور سرمایہ کاروں کو بھارت کی طویل المدتی صلاحیت پر مزید اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی اعتماد مستقبل میں دونوں معیشتوں کے تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جاسکتا ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ بدلتے ہوئے ہند-بحرالکاہل کے ماحول میں بھارت اور آسٹریلیا کے مشترکہ مفادات پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہو چکے ہیں۔ ایسے میں مودی کا دورہ اس وسیع تر مقصد کا حصہ ہے جس کے ذریعے دونوں ممالک ایک ایسے تعلقات کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں جو صرف حکومتی سطح تک محدود نہ رہے بلکہ کاروبار، صنعت، تعلیمی اداروں اور عوامی روابط تک بھی پھیلے۔

وینزویلا نے زلزلہ امداد کیلئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

وزارت خارجہ امور نے پائیدار دوستی کا حوالہ دیا

نئی دہلی: وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بدھ کے روز وینزویلا کا 24 جون کے دوہرے زلزلے کے بعد ہندوستان کی انسانی امداد کو تسلیم کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ امدادی مشن دونوں ممالک کے درمیان پائیدار دوستی کی عکاسی کرتا ہے۔ آپریشن امستاڈ کے ذریعے وینزویلا کے عوام کی خدمت کرنا اعزاز کی بات ہے، جو ہمارے دونوں ممالک کے درمیان پائیدار دوستی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ ردعمل وینزویلا کی وزارت خارجہ کی جانب سے منگل (مقامی وقت) کو وینزویلا انڈین ریسکیورز کا ان کی مدد کیلئے شکریہ کے عنوان سے ایک پریس ریلیز جاری کرنے کے بعد سامنے آیا، جس میں زلزلے کے بعد ہندوستان کی امدادی اور طبی ٹیم کا شکریہ ادا کیا گیا۔ وزارت نے کہا، وینزویلا کی بولیویریا حکومت نے اس منگل کو جمہوریہ ہند کی فوج کے 41 ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو الوداع کیا، جو 27 جون کو بین الاقوامی بریگیڈ کے حصے کے طور پر پہنچے تھے جو جنوبی امریکی ملک کو 24 جون کے دوہرے زلزلے کے بعد موصول ہوئے تھے۔ ہندوستانی دستے کے انسانی ہمدردی کے کام کے اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے، ریلیز میں کہا گیا، انسانی ہمدردی کی پیشگی ٹیم نے لارینا ڈا، کراکس میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ریس ٹریکس میں ایک فیلڈ ہسپتال قائم کیا، جہاں 1,900 سے زیادہ متاثرہ افراد کا علاج کیا گیا۔ وینزویلا کی حکومت کے مطابق، لاگویرا کے سائمن بولیوار انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ایک الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جہاں بین الاقوامی مواصلات کے نائب وزیر رینڈر پینا نے تقریب میں شرکت کرنے والے ہندوستانی طبی عملے اور وینزویلا میں ہندوستان کے سفیر پی کے اشوک بابو کا شکریہ ادا کیا۔

نیوزی لینڈ میں وزیرِاعظم نریندر مودی کے تاریخی دورے کی تیاریاں

ویلنگٹن: بھارتی وزیرِاعظم نریندر مودی کے نیوزی لینڈ کے تاریخی دورے سے قبل وہاں کی حکومت نے غیر معمولی سکیورٹی انتظامات کیے ہیں۔ یہ تقریباً 40 برس بعد کسی بھارتی وزیرِاعظم کا نیوزی لینڈ کا پہلا دورہ ہوگا، جس کے لیے مسلح سفارتی تحفظ فراہم کرنے والے افسران، خصوصی تفتیشی ٹیمیں اور حساس مقامات کی نگرانی کرنے والے ماہر اہلکار تعینات کیے جارہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے وزیرِاعظم کرسٹوفر لکسن نے اس دورے کو ایک "تاریخی موقع" قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، سمندری سلامتی، تعلیم، ٹیکنالوجی، سیاحت، کھیل اور علاقائی و عالمی امور پر تفصیلی بات چیت ہوگی۔ یہ دورہ دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی سمت دینے کے لیے اہم سمجھا جارہا ہے۔ وزیرِاعظم مودی آکلینڈ میں بھارتی برادری کے ایک بڑے عوامی اجتماع سے بھی خطاب کریں گے، جس میں ہزاروں افراد کی شرکت متوقع ہے۔ سکیورٹی [illegible]

بھارت فلسطین کیلئے دو ریاستی حل کی حمایت کرتا ہے: مودی

جکارتہ: وزیراعظم نریندر مودی نے منگل کو اسرائیل فلسطین تنازعہ کے دو ریاستی حل کے لیے ہندوستان کی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی تنازعات کے حل کے لیے بات چیت اور سفارت کاری سب سے مؤثر راستہ ہے۔ انڈونیشیا کے دو روزہ دورے کے دوران بات کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ ہندوستان بڑھتے ہوئے عالمی عدم استحکام کے درمیان سفارت کاری کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مسئلہ فلسطین کے پرامن حل کی وکالت جاری رکھے ہوئے ہے۔ مودی نے کہا،"عالمی بحران کے اس دور میں، ہندوستان کا ماننا ہے کہ بات چیت اور سفارت کاری کا کردار پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ اسرائیل۔فلسطین تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے نئی دہلی کے دیرینہ موقف کو دہراتے ہوئے کہا، فلسطین کے موضوع پر، ہم دو ریاستی حل اور طویل مدتی امن کی حمایت کرتے ہیں۔" مودی نے کہا کہ پائیدار امن صرف بات چیت کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اور بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ تنازعات کو تصادم کے بجائے مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کے لیے سفارتی کوششوں کو مضبوط کرے۔ ان کے یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب مشرق وسطیٰ اور اس سے آگے کی حکومتیں مہینوں سے بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی اور امن کی کوششوں میں تعطل کے بعد نئے سرے سے سفارتی اقدامات کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ ہندوستان روایتی طور پر مذاکرات کے ذریعے دو ریاستی حل کی حمایت کرتا ہے جس میں اسرائیل اور ایک آزاد فلسطین کا تصور کیا جاتا ہے جو امن اور سلامتی کے ساتھ شانہ بشانہ رہتے ہیں۔ جہاں نئی دہلی نے حالیہ برسوں میں اسرائیل کے ساتھ اسٹریٹجک اور اقتصادی تعلقات کو نمایاں طور پر بڑھایا ہے، وہیں اس نے فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ سفارتی روابط کو بھی برقرار رکھا ہے اور مستقل طور پر مذاکراتی تصفیے کی حمایت کی ہے۔ مودی کے تبصرے تنازعہ پر ہندوستان کی دیرینہ خارجہ پالیسی کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور یہ ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب بین الاقوامی کوششیں مذاکرات کو بحال کرنے کے لیے جاری ہیں جس کا مقصد خطے میں مسلسل تشدد کے بعد ایک دیرپا سیاسی حل حاصل کرنا ہے۔

بھارت نے ۱۳/ویں آسیان

بھارت تجارتی معاہدے کی مشترکہ کمیٹی کی میٹنگ کی میزبانی کی

نئی دہلی: ہندوستان نے اے آئی ٹی آئی جی اے، کے جائزے کے تحت مذاکرات کی پیش رفت کا جائزہ لینے کی خاطر، 6 سے 10 جولائی 2026 تک نئی دہلی کے وانجیا بھون میں 13 ویں آسیان۔انڈیا ٹریڈ ان گڈز ایگریمنٹ (اے آئی ٹی آئی جی اے) کی مشترکہ کمیٹی (جے سی) اور متعلقہ میٹنگوں کی میزبانی کی ۔یہ میٹنگیں ہائبرڈ موڈ میں منعقد کی جارہی ہیں۔اے آئی ٹی آئی جی اے کی مشترکہ کمیٹی کے تحت آٹھ ذیلی کمیٹیوں میں سے تین کے اجلاس فی الحال 13 ویں مشترکہ کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر ہو منعقد ہورہے ہیں۔ان میں کسٹمز کے طریقہ کار اور تجارتی سہولت سے متعلق ذیلی کمیٹی (ایس سی۔سی پی ٹی ایف)، قومی ٹریٹمنٹ اور مارکیٹ تک رسائی سے متعلق ذیلی کمیٹی (ایس سی۔این ٹی ایم اے) اور رولز آف اوریجن سے متعلق ذیلی کمیٹی (ایس سی۔آر او او) شامل ہیں۔ یہ ملاقاتیں تعاون کو وسیع کرنے، باہمی افہام و تفہیم کو مستحکم کرنے اور ہندوستان اور آسیان کے درمیان تعمیری بات چیت کو آگے بڑھانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کررہی ہیں۔مشترکہ کمیٹی نے ذیلی کمیٹیوں کو ان کے کام کے متعلقہ شعبوں میں اہمیت کی حامل رہنمائی فراہم کی اور ان پر زور دیا کہ وہ اے آئی ٹی آئی جی اے کے جائزے کے تحت بقایا چیپٹرز کو حتمی شکل دینے میں تیزی لائیں۔ مذاکرات کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے، ذیلی کمیٹیوں کو مقررہ وقت کے اندر فراہمی کے لیے تفویض کیا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ طے شدہ مقررہ وقت کے اندر ٹھوس نتائج حاصل کرنے کے لیے مل کر کام کریں۔ 13 ویں اے آئی ٹی آئی جی اے مشترکہ کمیٹی کا اجلاس جو 7 جولائی 2026 کو منعقد کیا گیا، کی مشترکہ صدارت تجارت وصنعت کی وزارت کے تجارت کے محکمے کے ایڈیشنل سکریٹری جناب نتن کمار یادو اور ملائیشیا کی سرمایہ کاری، تجارت وصنعت کی وزارت کی ڈپٹی سکریٹری جنرل (تجارت) محترمہ مستورا احمد مصطفیٰ نے کی۔ اجلاس میں آسیان کے تمام رکن ممالک-برونائی، کمبوڈیا، انڈونیشیا، لاؤ پی ڈی آر، ملائیشیا، میانمار، فلپائن، سنگاپور، تھائی لینڈ اور ویت نام کے وفود نے حصہ لیا۔ آسیان۔ ہندوستان کے کلیدی تجارتی شراکت داروں میں سے ایک ہے، جو ہندوستان کی عالمی تجارت کا تقریباً 11 فیصد ہے۔ ہندوستان اور آسیان کے درمیان دوطرفہ تجارت 26-2025 کے دوران 128 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی۔

بھارت اور انڈونیشیا میں پرمبانن مندر کی بحالی کے منصوبے کا آغاز کیا

وزیراعظم اور انڈونیشیا کے صدر پرابووسوبیانتو نے بدھ کے روز انڈونیشیا کے یوگیا کارتا میں عالمی شہرت یافتہ پرمبانن مندر کمپلیکس کے تحفظ اور بحالی کے منصوبے کا مشترکہ طور پر آغاز کیا

یوگیا کارتا: وزیر اعظم نریندر مودی اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے بدھ کے روز انڈونیشیا کے یوگیا کارتا میں عالمی شہرت یافتہ پرمبانن مندر کمپلیکس کے تحفظ اور بحالی کے منصوبے کا مشترکہ طور پر آغاز کیا۔مندر کمپلیکس، جو یونیسکو کا عالمی ثقافتی ورثہ ہے، انڈونیشیا کا سب سے بڑا ہندو مندر کمپلیکس ہے۔بھگوان شیو کے لیے وقف، 10ویں صدی کا یہ تاریخی ورثہ مقام ہندوستان-انڈونیشیا کے مشترکہ ثقافتی تعلقات کی ایک اہم علامت سمجھا جاتا ہے۔ پروجیکٹ کے آغاز کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں اپنی زندگی میں بار بار بھگوان شیو سے وابستہ مقدس مقامات کی خدمت اور تحفظ کا موقع ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ گجرات کے وڈنگر میں پیدا ہوئے تھے، جہاں ہٹکیشور مہادیو کی مشہور زیارت ہے۔ بارہ جیوترلنگوں میں سے پہلا سومناتھ بھی گجرات میں واقع ہے اور اسے اس کی ترقی میں براہ راست کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔انہوں نے کہا کہ ان کی سیاسی زندگی کا مرکز کاشی وشوناتھ بھی رہا ہے، جہاں انہیں مسلسل بابا وشوناتھ کا آشیرواد حاصل ہوتا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کیدارناتھ دھام کی تعمیر نو، اجین میں [illegible]

ورثے کے احیا کے کام کا آغاز کرنا ان کا بڑا اعزاز ہے، جو تقریباً 1000 سے 1200 سال پرانا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ خود کو خوش قسمت سمجھتے [illegible] اپنے دورے کے تیسرے دن بھی وہ اس جگہ ہندوستانی ثقافت کی وہی خوشبو محسوس کر سکے جو ہندوستانی سرزمین پر محسوس ہوتی ہے۔انہوں نے [illegible]

1200 سال تک اس ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے مختلف ادوار میں یہاں حکومت کی۔وزیراعظم نے کہا کہ چاہے لہاسا سے کیلاش مانسروور تک کا سفر ہو یا انڈونیشیا کا مقدس پرمبانن مندر، مہامرتیونجے منتر اور اوم نماہ شیوے کا نعرہ ہر جگہ سنا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ منظر انتہائی جذباتی تھا۔انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ اس شاندار مندر کمپلیکس کو عالمی ثقافتی ورثے کے طور پر بحال کرنے کے بعد، ہندوستانی عقیدت مندوں اور سیاحوں کی ایک بڑی تعداد اس کا دورہ کرے گی۔انہوں نے کہا کہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا کا کون سا حصہ جائے، کوئی بھی ہندوستان کے ثقافتی ورثے کی جھلکیاں دیکھ سکتا ہے۔ پرمبانن مندر جنوب مشرقی ایشیا میں ہندوستانی ثقافتی ورثے کے سب سے اہم نشانات میں سے ایک ہے۔بھگوان شیو، ماں درگا اور بھگوان گنیش کی مورتیاں مندر کے احاطے میں نصب ہیں اور صدیوں سے گہرے عقیدت کے ساتھ ان کی پوجا کی جاتی رہی ہے۔وزیراعظم مودی نے کہا کہ انہیں خود اس مندر میں جانے اور پوجا کرنے کا اعزاز حاصل ہوا، جسے انہوں نے اپنی زندگی کا سب سے متحرک اور ناقابل فراموش لمحہ قرار دیا۔انہوں نے ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی کو مزید مستحکم کرنے [illegible]

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

انگلینڈ کے خلاف شکست کے پانچ بڑے ذمہ دار

فلاپ بیٹنگ سے لیکر مہنگی بولنگ نے ٹیم انڈیا کو کرایا ناکامی کا سامنا

انگلینڈ کے خلاف تیسرے ٹی 20 میچ میں ٹیم انڈیا کو 125 رنز کی تاریخی اور شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس

یکطرفہ ہار کے بعد شائقین کرکٹ شدید ناراض ہیں۔ آیئے جانتے ہیں ان پانچ بڑے کھلاڑیوں کے بارے میں، جو اس بدترین کارکردگی اور ٹیم کی شکست کے سب سے بڑے ذمہ دار ثابت ہوئے۔ بھارتی کرکٹ شائقین کے لیے میدانِ کرکٹ سے ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جس نے سب کا دل توڑ دیا۔ ٹیم انڈیا کو انگلینڈ کے خلاف ٹی 20 انٹرنیشنل کی تاریخ کی سب سے بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا، جہاں میزبان ٹیم نے بھارت کو یکطرفہ مقابلے میں 125 رنز سے ہرا دیا۔ اس میچ میں نہ بیٹنگ چلی اور نہ ہی بولرز کوئی خاص اثر چھوڑ سکے۔ میچ کے بعد شائقین کے درمیان اس بات پر بحث چھڑ گئی ہے کہ اس بدترین شکست کے اصل ذمہ دار کون رہے۔ آیئے ان پانچ کھلاڑیوں پر نظر ڈالتے ہیں جن کی کارکردگی ٹیم کے لیے مایوس کن ثابت ہوئی۔ گزشتہ میچ میں جارحانہ اننگز کھیلنے والے ابھیشیک شرما سے ایک بار پھر دھماکہ خیز آغاز کی امید تھی، لیکن تیسرے ٹی 20 میں وہ صرف 10 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ ان کی جلد وکٹ گرنے سے ٹیم کی شروعات بکھر گئی اور دیگر بلے باز بھی دباؤ میں آ گئے۔ حالیہ عرصے میں شاندار فارم میں نظر آنے والے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے صرف پانچ گیندوں پر دو چھکوں کی مدد سے 13 رنز بنائے، مگر جب ٹیم کو ان کے کریز پر رکنے کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، وہ غیر ذمہ دارانہ شاٹ کھیل کر اپنی وکٹ گنوا بیٹھے، جس کا خمیازہ پوری ٹیم کو بھگتنا پڑا۔ جب بھارت نے 41 رنز پر اپنے تین اہم بلے باز گنوا دیے تھے تو تجربہ کار شریاس آئیر سے ذمہ دارانہ اننگز کی توقع تھی۔ تاہم وہ بڑی شاٹ کھیلنے کی کوشش میں جیکب بیتھل کو کیچ دے بیٹھے۔ ان کی وکٹ گرنا میچ کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ نائب کپتان تلک ورما بھی اس میچ میں مکمل طور پر ناکام رہے۔ مسلسل وکٹیں گرنے کے باوجود وہ دباؤ کم کرنے میں ناکام رہے اور 11 گیندوں پر صرف 3 رنز بنا سکے۔ بعد ازاں ول جیکس کی گیند پر اسٹمپ آؤٹ ہو گئے۔ آل راؤنڈر اکشر پٹیل کے لیے بھی یہ میچ کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں تھا۔ بولنگ میں وہ سب سے مہنگے بولر ثابت ہوئے اور 12.25 کی اکانومی سے 49 رنز دے ڈالے۔

ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوگیا

ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کے خلاف ۲۳ ر سال بعد ٹیسٹ سیریز جیت لی

ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوگیا۔ اس ڈرا کے ساتھ ہی ویسٹ انڈیز نے دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز ۰-۱ر سے اپنے نام کر لی ہے۔ ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے درمیان کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوگیا۔ اس ڈرا کے ساتھ ہی ویسٹ انڈیز نے دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز ۰-۱ر سے اپنے نام کرلی ہے۔ سری لنکا کے خلاف ہوم گراؤنڈ پر ویسٹ انڈیز کی یہ گزشتہ ۲۳ر برس میں پہلی ٹیسٹ سیریز جیت ہے۔ میچ کے آخری دن سری لنکا نے اپنی دوسری اننگز ۹۲ر رنز ۲ر کھلاڑی آؤٹ سے آگے بڑھائی اور انتہائی جارحانہ انداز اپنایا۔ کپتان دھننجیا ڈی سلوا (۳۴)، سونال دنوشا (۱۷ر رن) اور ملان رتنائکے (ناٹ آؤٹ ۲۰ر رن) نے تیز رفتار اننگز کھیلیں جبکہ کامنڈو مینڈس ۴۴ر رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ سری لنکا کا مقصد ایک ایسا بڑا ہدف دینا تھا جسے ویسٹ انڈیز عبور نہ کر سکے اور ساتھ ہی ان کے بولرس کو میچ جیتنے کے لیے پورا وقت مل جائے۔ ویسٹ انڈیز نے دفاعی لائن اپ کے ساتھ انہیں روکنے کی کوشش کی، تاہم سری لنکا نے صبح کے سیشن میں ۷۹،۵ر کے رن ریٹ سے ۱۳۹ر رنز بنا ڈالے۔ جارحانہ مزاج کی وجہ سے لنکن ٹیم کی وکٹیں تو گریں لیکن وہ ایک بڑا ہدف سیٹ کرنے میں کامیاب رہے اور دوسری اننگز ۲۵۱ر رنز ۹ر کھلاڑی آؤٹ پر ڈکلیئر کر کے ویسٹ انڈیز کو جیت کے لیے ۳۰۰ر سے زائد رنز کا ہدف دیا۔ جب ویسٹ انڈیز نے دوسری اننگز کا آغاز کیا تو سری لنکن پیسرز کو پچ سے غیر معمولی باؤنس ملا، لیکن ویسٹ انڈیز کے اوپنرز جان کیمپ بیل اور برینڈن کنگ نے انتہائی نپی تلی بیٹنگ کی۔ چائے کے وقفے کے دوران دو بار ہلکی بارش نے کھیل میں خلل ڈالا، لیکن کھیل جلد ہی دوبارہ شروع ہو گیا۔ کھیل کے دوران سری لنکن اسپنر پر بھات جے سوریا کی ایک گیند پر امپائر نے برینڈن کنگ کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ قرار دیا تاہم بلے باز نے ریویو لیا جس میں امپائر کا فیصلہ غلط ثابت ہوا اور کنگ ناٹ آؤٹ رہے۔ آخری سیشن میں دونوں اوپنرز، برینڈن کنگ (ناٹ آؤٹ ۵۱ر رن) اور جان کیمپ بیل (ناٹ آؤٹ ۵۱ر) نے اپنی نصف سنچریاں مکمل کیں، جس کے بعد دونوں کپتانوں نے باہمی رضامندی سے میچ ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور میچ ڈرا ہو گیا۔ جی ہاں، ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کے خلاف اپنی ہوم گراؤنڈ پر ۲۳ سال بعد ٹیسٹ سیریز جیت کر ایک نئی تاریخ رقم کر دی ہے۔ نارتھ ساؤنڈ (اینٹیگا) میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ہائی اسکورنگ مقابلے کے بعد پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوا، جس کی بدولت ویسٹ انڈیز نے دو ٹیسٹ میچوں کی یہ سیریز ۰-۱ سے اپنے نام کر لی۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز نے آخری بار ۲۰۰۳ء میں سری لنکا کے خلاف اپنے ہوم گراؤنڈ پر ٹیسٹ سیریز جیتی تھی۔ ویسٹ انڈیز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلا ٹیسٹ میچ اننگز اور ۲۱۷ رنز کے بڑے مارجن سے جیتا تھا۔ یہ میچ اینٹیگا کے سر ویوین رچرڈز اسٹیڈیم میں کھیلا گیا جو پانچویں دن ڈرا پر ختم ہوا۔ سری لنکا نے اپنی دوسری اننگز میں جارحانہ کھیل پیش کیا۔ کپتان دھننجیا ڈی سلوا نے ۳۴، سونال دنوشا نے ۱۷، کامنڈو مینڈس نے ۴۴ اور ملان رتنائکے نے ناٹ آؤٹ ۲۰ رنز بنائے۔ پہلا میچ جیتنے کی وجہ سے ویسٹ انڈیز نے یہ سیریز اپنے نام کی اور آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (WTC) کے پوائنٹس ٹیبل پر بھی اپنی پوزیشن کو بہتر بنایا۔ نارتھ ساؤنڈ میں کھیلا گیا یہ دوسرا ٹیسٹ میچ ڈرا ہونے کے ساتھ ہی ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز 1-0 سے اپنے نام کر لی ہے۔ ہوم گراؤنڈ پر سری لنکا کے خلاف ویسٹ انڈیز کی یہ گزشتہ 23 برسوں میں پہلی ٹیسٹ سیریز جیت ہے۔ بار بار بارش کی مداخلت اور ہائی اسکورنگ میچ کے باعث یہ مقابلہ آخری دن ہار جیت کے بغیر ختم ہوا۔

ٹیسٹ کے بعد بابر اعظم کو مل سکتی ہے پاکستان کی ٹی ۲۰ر ٹیم کی قیادت

ایک بار پھر بن سکتے ہیں تینوں فارمیٹس کے کپتان

نئی دہلی: بابر اعظم کو وائٹ بال کرکٹ میں پاکستان کے سب سے قابلِ اعتماد بلے بازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کا تجربہ، قائدانہ صلاحیت اور کپتانی کے تقاضوں سے واقفیت وہ اہم عوامل ہیں جن کی بنیاد پر بورڈ ایک مرتبہ پھر انہیں مختصر فارمیٹ کی قیادت سونپنے پر غور کر رہا ہے۔ پاکستان کی ٹیسٹ ٹیم کی قیادت ملنے کے بعد اب بابر اعظم کو ٹی 20 ٹیم کی کپتانی بھی سونپی جا سکتی ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق، پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) قومی ٹیم کی حالیہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد مختصر فارمیٹ میں قیادت تبدیل کرنے پر غور کر رہا ہے۔ پاکستانی اخبار ڈیلی اوصاف کی رپورٹ کے مطابق، اگر بابر اعظم کو ٹی 20 ٹیم کا کپتان مقرر کیا جاتا ہے تو وہ موجودہ کپتان سلمان علی آغا کی جگہ لیں گے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بابر اعظم کو ٹیسٹ ٹیم کی قیادت سونپنے کے بعد انہیں ٹی 20 ٹیم کی باگ ڈور دینے پر بھی سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ ان کے وسیع کپتانی تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ انہیں ایک مرتبہ پھر پاکستان کی تینوں فارمیٹس کی قیادت سونپی جا سکتی ہے۔ تاہم، پی سی بی کی جانب سے اس معاملے پر ابھی تک کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی بابر اعظم کے نام کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 میں پاکستان کی مایوس کن کارکردگی کے بعد پی سی بی آئندہ بین الاقوامی سیریز اور آئی سی سی ٹورنامنٹس کی تیاری کے لیے نئی حکمت عملی مرتب کر رہا ہے۔ بابر اعظم اس سے قبل پاکستان کی تینوں فارمیٹس میں قیادت کر چکے ہیں اور ٹی 20 کرکٹ میں بطور کپتان ان کا ریکارڈ نمایاں رہا ہے۔ ان کی قیادت میں پاکستان 2021 کے ٹی 20 ورلڈ کپ کے سیمی فائنل تک پہنچا تھا، جبکہ 2022 کے ٹی 20 ورلڈ کپ میں قومی ٹیم نے فائنل کھیلتے ہوئے رنر اپ کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ پی سی بی موجودہ ٹی 20 کپتان سلمان علی آغا کو مستقبل کے منصوبوں میں ایک اہم کھلاڑی کے طور پر دیکھتا ہے اور وہ ٹیم کا حصہ برقرار رہیں گے۔ بابر اعظم کو وائٹ بال کرکٹ میں پاکستان کے سب سے قابلِ اعتماد بلے بازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کا تجربہ، قائدانہ صلاحیت اور کپتانی کے تقاضوں سے واقفیت وہ اہم عوامل ہیں جن کی بنیاد پر بورڈ ایک مرتبہ پھر انہیں مختصر فارمیٹ کی قیادت سونپنے پر غور کر رہا ہے۔ جی ہاں، میڈیا رپورٹس کے مطابق بابر اعظم کو ٹیسٹ ٹیم کی کمان سنبھالنے کے بعد اب پاکستان کی ٹی 20 ٹیم کی کپتانی بھی دوبارہ سونپے جانے کا قوی امکان ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) قومی ٹیم کی حالیہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد مختصر فارمیٹ کی قیادت میں تبدیلی لانے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ اگر یہ فیصلہ حتمی ہوتا ہے، تو وہ موجودہ ٹی 20 کپتان سلمان علی آغا کی جگہ لیں گے اور ایک بار پھر تینوں فارمیٹس میں پاکستان کی قیادت کرتے نظر آ سکتے ہیں۔

ارجنٹینا کی شاندار واپسی مصر کو ۲-۳ر سے شکست دے کر کوارٹر فائنل پہنچی

دو گول سے پیچھے ہونے کے باوجود ارجنٹینا نے ہمت نہیں ہاری

نئی دہلی: دو گول سے پیچھے ہونے کے باوجود ارجنٹینا نے ہمت نہیں ہاری۔ باوجود ارجنٹینا نے ہمت نہیں ہاری۔ 79ویں منٹ میں لیونل میسی نے بہترین موو

79ویں منٹ میں لیونل میسی نے بہترین موو ترتیب دیتے ہوئے کرسچیئن رومیرو کے گول میں اہم کردار ادا کیا، جس سے اسکور 2-1 ہوگیا۔ اس کے صرف چار منٹ بعد لاؤتارو مارٹینیز کی لمبی پاس پر میسی نے شاندار فنش کرتے ہوئے گیند کو نیٹ میں پہنچا دیا اور مقابلہ 2-2 سے برابر کر دیا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے راؤنڈ آف 16 کے ایک سنسنی خیز مقابلے میں دفاعی چیمپئن ارجنٹینا نے دو گول سے پیچھے رہنے کے بعد سے شاندار واپسی کرتے ہوئے مصر کو 2-3 سے شکست دے کر کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔ اٹلانٹا میں کھیلے گئے اس میچ میں لیونل میسی نے ایک گول میں معاونت کرنے کے بعد خود بھی ایک گول اسکور کیا، جبکہ اینزو فرنانڈیز نے اسٹاپج ٹائم کے تیسرے منٹ میں فاتحانہ گول داغا۔ میچ کے آغاز میں مصر نے جارحانہ کھیل پیش کیا اور 15ویں منٹ میں یاسر ابراہیم نے ہیڈر کے ذریعے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔ دوسرے ہاف میں 62ویں منٹ پر مصطفیٰ زیکو نے دوسرا گول کر کے ارجنٹینا کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔ دو گول سے پیچھے ہونے کے باوجود ارجنٹینا نے ہمت نہیں ہاری۔ 79ویں منٹ میں لیونل میسی نے بہترین موو ترتیب دیتے ہوئے کرسچیئن رومیرو کے گول میں اہم کردار ادا کیا، جس سے اسکور 2-1 ہوگیا۔ اس کے صرف چار منٹ بعد لاؤتارو مارٹینیز کی لمبی پاس پر میسی نے شاندار فنش کرتے ہوئے گیند کو نیٹ میں پہنچا دیا اور مقابلہ 2-2 سے برابر کر دیا۔ میچ جب اضافی وقت میں داخل ہوا تو 90+3 منٹ پر اینزو فرنانڈیز نے زبردست گول اسکور کر کے ارجنٹینا کو 2-3 کی فیصلہ کن برتری دلائی، جو آخر تک برقرار رہی۔ اس سے قبل ارجنٹینا نے 2018 کے ورلڈ کپ میں فرانس کے خلاف راؤنڈ آف 16 کے بعد پہلی مرتبہ ورلڈ کپ کے کسی میچ کے پہلے ہاف میں گول کھایا۔ گزشتہ 11 ورلڈ کپ مقابلوں میں وہ پہلے ہاف میں گول کھانے سے محفوظ رہے تھے۔ مصر کے گول کیپر مصطفیٰ شوبیر نے بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میسی کی پنالٹی سمیت کئی خطرناک حملے ناکام بنائے، تاہم ارجنٹینا کے مسلسل دباؤ کے سامنے مصری دفاع آخرکار ٹوٹ گیا اور دفاعی چیمپئن نے یادگار کم بیک کرتے ہوئے کوارٹر فائنل میں اپنی جگہ یقینی بنالی۔

امیتابھ بچن نے ایودھیا میں ۱۵ ر کروڑ کا پلاٹ کیسے خریدا؟

بالی ووڈ کے لیجنڈری اداکار امیتابھ بچن کی ایودھیا میں سرمایہ کاری سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ سامنے آیا ہے

بالی ووڈ کے لیجنڈری اداکار امیتابھ بچن کی ایودھیا میں سرمایہ کاری سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ سامنے آیا ہے۔ رئیل اسٹیٹ کاروباری شخصیت ابھینندن لودھا نے انکشاف کیا کہ انہیں آسٹریلیا میں رات تین بجے متعدد مس کالز موصول ہوئیں، جن کے بعد معلوم ہوا کہ کال خود امیتابھ بچن کی تھی۔ اداکار نے ایودھیا میں زمین خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور قیمت معلوم کرنے کے بعد اگلے ہی دن تقریباً ۱۵ر کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی۔ بالی ووڈ کے سپر اسٹار امیتابھ بچن ایودھیا میں اپنی رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ جنوری ۲۰۲۴ء میں رام مندر کے افتتاح سے قبل سریو پروجیکٹ میں پلاٹ خریدنے کے بعد اب ان کی اس سرمایہ کاری سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ بھی سامنے آیا ہے۔ ہندوستان ٹائمز انڈیا نیکسٹ رئیل اسٹیٹ سمٹ ۲۰۲۶ء سے خطاب کرتے ہوئے معروف رئیل اسٹیٹ کاروباری شخصیت ابھینندن لودھا نے بتایا کہ ۲۰۲۳ء میں جب وہ آسٹریلیا میں موجود تھے تو انہیں صبح تقریباً تین بجے متعدد مس کالز موصول ہوئیں۔ بعد میں ایک پیغام آیا جس میں لکھا تھا کہ "میں امیتابھ بچن ہوں، مناسب وقت پر براہِ کرم واپس کال کریں۔" لودھا نے بتایا کہ پیغام دیکھتے ہی انہوں نے فوری طور پر واپس فون کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو یاد کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے لفظی طور پر کھڑے ہو کر انہیں ریٹرن کال کیا۔" لودھا کے مطابق امیتابھ بچن نے فون پر اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ وہ اتر پردیش سے تعلق رکھتے ہیں اور ایودھیا میں زمین خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ امیتابھ بچن نے کہا کہ "ابھینندن جی، میں اتر پردیش کا ہوں اور مجھے ایودھیا میں زمین خریدنی ہے۔" لودھا کے مطابق انہوں نے جواب دیا کہ "ہم ضرور آپ کے لیے یہ انتظام کریں گے۔" انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ اداکار نے خریداری سے قبل پلاٹ کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا۔ لودھا نے پہلے قیمت بتانے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی، تاہم جب امیتابھ بچن نے بتایا کہ وہ تقریباً ۱۵ر ہزار مربع فٹ کا پلاٹ خریدنا چاہتے ہیں تو انہیں آگاہ کیا گیا کہ اس کی قیمت تقریباً ۱۵ر کروڑ روپے ہوگی۔ لودھا کے مطابق، اگلے ہی دن امیتابھ بچن نے مکمل رقم منتقل کر دی۔ انہوں نے کہا کہ "انہوں نے قیمت پوچھی۔ میں نے کہا کہ آپ سے قیمت کی بات کیسے کروں؟ لیکن جب انہوں نے ۱۵ر ہزار مربع فٹ زمین لینے کی خواہش ظاہر کی تو میں نے اندازاً ۱۵ر کروڑ روپے قیمت بتائی، اور اگلے ہی دن رقم موصول ہوگئی۔

جکارتہ: وزیر اعظم نریندر مودی کے "کچھ کچھ ہوتا ہے" کے ذکر پر کرن جوہر کا ردعمل

وزیر اعظم نریندر مودی نے انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں ہندوستانی برادری سے خطاب کے دوران بالی ووڈ کی مقبول فلم "کچھ کچھ ہوتا ہے"

وزیر اعظم نریندر مودی نے انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں ہندوستانی برادری سے خطاب کے دوران بالی ووڈ کی مقبول فلم "کچھ کچھ ہوتا ہے" اور اس کے مشہور گانے کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستان اور انڈونیشیا کے تعلقات کو منفرد انداز میں بیان کیا۔ مودی کے اس تبصرے پر فلم کے ہدایت کار کرن جوہر نے خوشی اور اعزاز کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ محبت ایک ایسی زبان ہے جو تمام سرحدوں سے بالاتر ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے تین روزہ دورۂ انڈونیشیا کے دوران جکارتہ میں ہندوستانی برادری سے خطاب کرتے ہوئے دونوں ممالک کے تاریخی اور ثقافتی تعلقات کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بالی ووڈ کی کلاسک فلم "کچھ کچھ ہوتا ہے" کے معروف گانے کا حوالہ دے کر حاضرین کی توجہ حاصل کر لی۔ اپنی تقریر میں وزیر اعظم نے کہا کہ "کچھ کچھ ہوتا ہے" انڈونیشیا میں بھی بے حد مقبول ہے، اور جب ہندوستان اور انڈونیشیا ایک ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو صرف "کچھ کچھ" نہیں بلکہ "بہت کچھ" حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ہندوستان کا گانا" کچھ کچھ ہوتا ہے" بہت ہی لوک پریہ ہے۔ آج میں کہتا ہوں کہ جب ہندوستان اور انڈونیشیا ساتھ مل کر چلتے ہیں تو "کچھ کچھ" سے بھی آگے بڑھ کر "بہت کچھ" ہوتا ہے۔" وزیر اعظم کی تقریر کے بعد فلم کے ہدایت کار کرن جوہر نے سوشل میڈیا پر اس کلپ کو شیئر کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ کرن جوہر نے لکھا کہ "ہمارے معزز وزیر اعظم نریندر مودی جی کا جکارتہ میں "کچھ کچھ ہوتا ہے" کا ذکر کرنا میرے لیے باعثِ اعزاز ہے۔ محبت واقعی ایک ایسی زبان ہے جو ہر سرحد سے بالاتر ہے۔ اس گانے کو اپنانے اور اسے ہمیشہ زندہ رکھنے کے لیے آپ کا شکریہ۔" واضح رہے کہ "کچھ کچھ ہوتا ہے" کرن جوہر کی بطور ہدایت کار پہلی فلم تھی، جس میں شاہ رخ خان، کاجول اور رانی مکھر جی نے مرکزی کردار ادا کیے تھے، جبکہ سلمان خان بھی خصوصی کردار میں نظر آئے تھے۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ریلیز ہونے والی یہ فلم نہ صرف باکس آفس پر بڑی کامیابی ثابت ہوئی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اسے بالی ووڈ کی کلٹ کلاسک فلموں میں شمار کیا جانے لگا۔ فلم کے گیت، مکالمے، فیشن اور کردار آج بھی شائقین میں مقبول ہیں۔ اس فلم میں ارچنا پورن سنگھ، انوپم کھیر، ثنا سعید، فریدہ جلال، ریما لاگو اور جانی لیور نے بھی اہم کردار ادا کیے تھے۔ دوسری جانب، وزیر اعظم مودی نے انڈونیشیا کے دورے کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات کو فروغ دینے میں کردار کے اعتراف میں انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز "بنتانگ اڈی پورنا" سے بھی نوازا گیا۔ انڈونیشیا کے بعد وزیر اعظم اپنے تین ملکی دورے کے اگلے مرحلے میں آسٹریلیا روانہ ہو گئے، جبکہ ان کے غیر ملکی دورے کا اختتام نیوزی لینڈ کے دورے پر ہوگا۔

کیا اللو ارجن کی 'راکا' میں سری لیلا بھی نظر آئیں گی؟

ہدایت کار ایٹلی اور اللو ارجن کی آنے والی بڑے بجٹ کی فلم "راکا" سے متعلق نئی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جن کے مطابق اداکارہ سری لیلا فلم کی کاسٹ میں شامل ہوسکتی ہیں

ہدایت کار ایٹلی اور اللو ارجن کی آنے والی بڑے بجٹ کی فلم "راکا" سے متعلق نئی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جن کے مطابق اداکارہ سری لیلا فلم کی کاسٹ میں شامل ہوسکتی ہیں۔ اگر یہ خبریں درست ثابت ہوئیں تو "پشپا ۲" کے گانے "کسک" کے بعد اللو ارجن اور سری لیلا ایک بار پھر ایک ساتھ پردۂ سیمیں پر دکھائی دیں گے۔ ہدایت کار ایٹلی اور سپر اسٹار اللو ارجن کی مجوزہ سائنس فکشن ایکشن فلم "راکا" ایک بار پھر خبروں میں آ گئی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق اداکارہ سری لیلا اس فلم کا حصہ بن سکتی ہیں، جس کے بعد شائقین کو "پشپا ۲" کے بعد اللو ارجن اور سری لیلا کی جوڑی ایک مرتبہ پھر بڑے پردے پر دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے مداحوں میں خاصا جوش پایا جا رہا ہے، تاہم فلم کے پروڈیوسرز یا ہدایت کار ایٹلی کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق سری لیلا کو حال ہی میں "راکا" کے سیٹ پر دیکھا گیا، جہاں اللو ارجن فلم کی شوٹنگ میں مصروف تھے۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اداکارہ نے فلم کی شوٹنگ میں چند روز گزارے، جس کے بعد ان کی فلم میں شمولیت کی قیاس آرائیاں زور پکڑ گئیں۔ تاہم ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ ابھی کسی کردار یا معاہدے کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی، اس لیے اس خبر کو فی الحال محض صنعتی حلقوں میں گردش کرنے والی اطلاعات ہی سمجھا جا رہا ہے۔ اگر سری لیلا واقعی "راکا" کا حصہ بنتی ہیں تو یہ اللو ارجن کے ساتھ ان کا دوسرا اشتراک ہوگا۔ اس سے قبل دونوں نے بلاک بسٹر فلم "پشپا ۲: دی رول" کے مقبول خصوصی گانے "کسک" میں ایک ساتھ پرفارم کیا تھا، جسے شائقین کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی تھی۔ اسی کامیاب کیمسٹری کے باعث مداح اب انہیں ایک مکمل فلم میں بھی ایک ساتھ دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ "راکا" پہلے ہی سال کی سب سے زیادہ زیرِ بحث آنے والی فلموں میں شمار کی جا رہی ہے۔ فلم میں اللو ارجن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ اداکارہ دیپیکا پڈوکون پہلے ہی مرکزی کاسٹ کا حصہ بن چکی ہیں۔ موسیقی کی ذمہ داری نوجوان موسیقار سائی ابھینکر کے سپرد کی گئی ہے، جنہوں نے حال ہی میں انکشاف کیا تھا کہ اللو ارجن کے سامنے اپنی دھنیں پیش کرتے وقت وہ خاصے گھبرائے ہوئے تھے کیونکہ اداکار موسیقی کی گہری سمجھ رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ناظرین کو کیا پسند آئے گا۔ فلم کی کہانی اور دیگر کرداروں کے بارے میں فلمسازوں نے سخت رازداری برقرار رکھی ہوئی ہے۔ فلم کا پہلا پوسٹر جاری ہونے کے بعد ہی اس کے بصری انداز اور بڑے پیمانے پر تیار کیے جانے والے سائنس فکشن ایکشن منصوبے نے مداحوں کی توجہ حاصل کر لی تھی۔ فلم کو پین انڈیا سطح پر ریلیز کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے اور اسے ایٹلی کے کریئر کے سب سے بڑے منصوبوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ فلمی مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر سری لیلا کی شمولیت کی خبریں درست ثابت ہو جاتی ہیں تو "راکا" کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم اس وقت تک اس خبر کو حتمی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ فلم سازوں کی جانب سے کوئی باضابطہ اعلان یا کاسٹ کی مکمل فہرست جاری نہیں کی گئی۔ شائقین اب اس انتظار میں ہیں کہ آیا فلمساز مستقبل قریب میں اس حوالے سے کوئی باضابطہ اعلان کرتے ہیں یا نہیں۔ فلم سازوں کی طرف سے ابھی تک سری لیلا کی شمولیت کی باقاعدہ تصدیق نہیں کی گئی ہے، تاہم شوبز انڈسٹری میں ان کی اس فلم کا حصہ بننے کے قوی امکانات کی افواہیں گرم ہیں۔ رپورٹس اور میڈیا ذرائع کے مطابق حال ہی میں اداکارہ سری لیلا کو فلم 'راکا' (RAAKA) کے سیٹ پر دیکھا گیا ہے جہاں اللو ارجن مسلسل کئی دنوں سے شوٹنگ میں مصروف تھے۔ اس دورے کے بعد سے ہی میڈیا اور مداحوں میں یہ قیاس آرائیاں تیز ہو گئی ہیں کہ وہ اس فلم میں کسی اہم کردار یا گانے کا حصہ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ افواہیں سچ ثابت ہوتی ہیں تو پشپا ۲ کے سپر ہٹ گانے "کسک" کے بعد یہ اللو ارجن اور سری لیلا کی ایک ساتھ دوسری پرفارمنس ہوگی۔ اللو ارجن کے ساتھ مرکزی ہیروئن کے طور پر دیپیکا پڈوکون پہلے ہی کاسٹ کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان کے علاوہ رشمیکا مندانا، مرنال ٹھاکر اور جھانوی کپور کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ نوعیت (Genre): یہ ایک بڑے بجٹ کی سائنسی فکشن اور ایکشن سے بھرپور فلم ہے۔ اداکارہ راشمیکا مندانا جلد ہی اپنی بلاک بسٹر فلم 'پشپا' کے ساتھی اداکار الوارجن کے ساتھ ہدایت کار ایٹلی کی نئی سائنس فکشن فینٹسی ایکشن فلم 'راکا' کی ممبئی میں شوٹنگ کا آغاز کریں گی۔ ویریٹی انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق، فلم کا ممبئی شیڈول جلد شروع ہونے والا ہے، جو اس بڑے بجٹ کے منصوبے کے اگلے مرحلے کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ راشمیکا مندانا اس فلم میں منفی کردار (ولن) ادا کریں گی، جو ان کے اب تک کے فلمی کیریئر سے مختلف ہوگا۔ تاہم، فلم سازوں نے ابھی تک ان کے کردار کی باضابطہ تصدیق نہیں کی۔ ہدایت کار ایٹلی کی اس فلم میں دیپیکا پڈوکون بھی اہم کردار میں نظر آئیں گی۔ اطلاعات کے مطابق فلم کو بڑے پیمانے پر تیار کیا جا رہا ہے اور اس کی سینما گھروں میں نمائش 2027 کے آخر میں متوقع ہے، تاہم کاسٹ، کہانی اور ریلیز کی تاریخ سے متعلق باضابطہ اعلان ابھی ہونا باقی ہے۔ راشمیکا مندانا ان دنوں تیلگو اور ہندی فلم انڈسٹری میں متعدد منصوبوں پر کام کر رہی ہیں۔ 'پشپا'، 'اینیمل' اور 'چھاوا' میں ان کی اداکاری کو خوب سراہا گیا۔ ان کے آئندہ منصوبوں میں 'راکا' کے علاوہ 'میسا'، 'رنابالی'، 'پشپا 3' اور 'اینیمل پارک' بھی شامل ہیں، جن میں سے بعض کا باضابطہ اعلان ہو چکا ہے جبکہ دیگر مختلف مراحل میں ہیں۔ فلم 'راکا' سے متعلق مزید تفصیلات اور راشمیکا مندانا کے مبینہ منفی کردار کی باضابطہ تصدیق کا شائقین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔